297

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اصلی

میلادِ شریف اکبر

کلاں

گرگ اینڈ کو کھاری باولی دہلی

خاوند و بیوی کی پہلی رات کے دلچسپ نظارے

سہاگ رات

ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ اسمیں چار قسم کے مردوں اور عورتوں نے اپنی سہاگ رات (شب وصل) کے رنگین تجربات بڑے دلکش پیرائے اور پُرلطف انداز میں اور تفصیل کیساتھ بیان کئے ہیں۔ سارا مضمون اتنا دلچسپ اور رومان پرور ہے کہ دل میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ اُمنگیں جاگ اٹھتی ہیں۔ ایک عجیب نشہ ساطاری ہو جاتا ہے اور ارمان مچلنے لگتے ہیں۔ اسمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بے جوڑ شادیاں کس طرح تباہی کا باعث ہوتی ہیں۔ یاد رکھئیے یہ کتاب اس موضوع پر چھپی دوسری کتابوں سے بالکل مختلف اور اتنی دلچسپ ہے کہ ایکبار شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر نہ چھوڑینگے۔ اس پر بھی قیمت معہ ڈاکخرچ ۹ عہ

دلچسپ و عجیب و غریب قصہ جات

سیکڑوں برس پرانے یہ قصے اتنے دلچسپ اور حیرت انگیز ہیں کہ اتنا عرصہ بعد بھی ان کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ان کے پڑھنے سے عقل اور تجربہ بڑھتا ہے اور انسان پھر [illegible]

قصہ حاتم طائی عہ
آرائش محفل عہ
قصہ چہار درویش عہ
یعنی باغ و بہار

قصہ طوطا مینا مکمل آٹھ حصے عہ
قصہ گل بکاؤلی ۱۲؍
قصہ گل صنوبر ۱۲؍

بیتال پچیسی ۱۲؍
سنگھاسن بتیسی ۱۲؍
بیربل نامہ ۸؍
مثنوی ماہ پیکر ۵؍

اسلامی کتب :

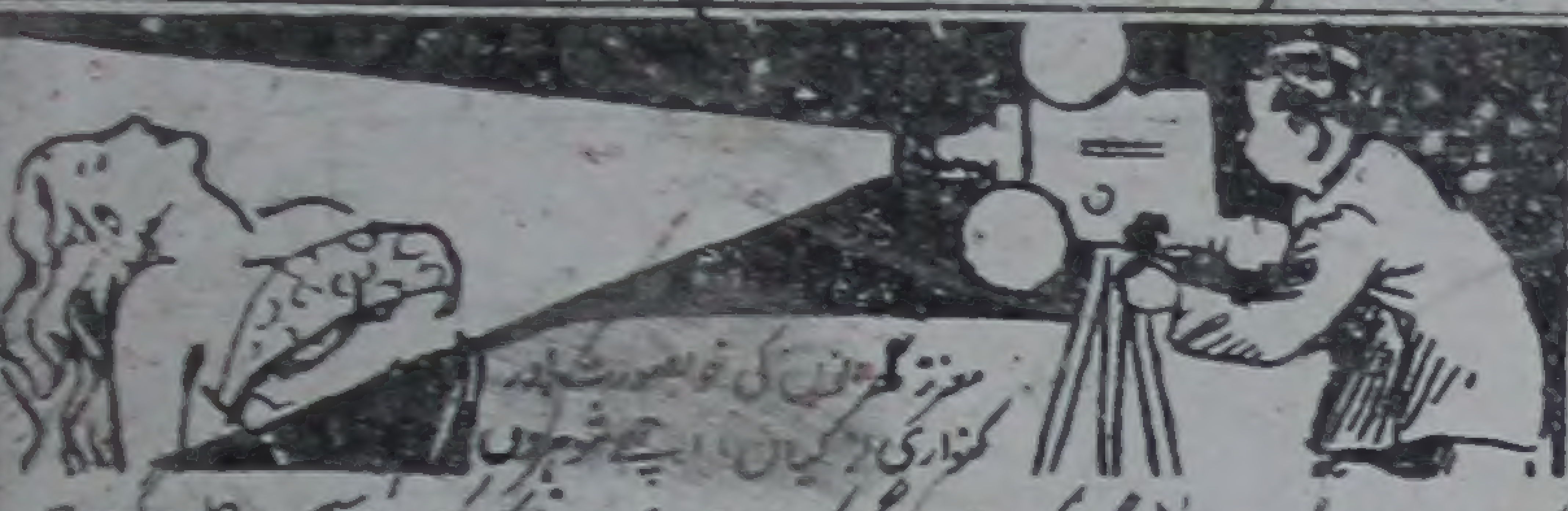
میلاد اکبر عہ
میلاد گوہر عہ
مولود شریف ۸؍

اسلام کھنڈ جنگ توران ۸؍
جنگ بابل ۸؍
جنگنامہ حضرت علی ۱۲؍

جنگنامہ زیتون ۸؍
نقش سلیمانی ۸؍
قرآن شریف بڑا : چار روپیہ

گرگ اینڈ کو ٹائگسلاز و بلشرز کھاری باؤلی دہلی

حسین فلمی پریوں اور دنیائے فلم کے راز بے نقاب کردیئے



کی بیویاں اور پردہ نشین گھرانوں کی لڑکیاں گھر کی چار دیواری سے نکل کر پردۂ سیمیں پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ انہیں کن کن مصیبتوں اور امتحانوں سے گذرنا پڑا۔ کب دنیائے فلم میں قدم رکھا۔ کہاں تعلیم پائی۔ کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ کس کے ساتھ شادی ہوئی ہے؟ کن کن فلموں میں کام کیا۔ اسٹوڈیو میں کیا تجربات کئے۔ ایکٹنگ و موسیقی کس طرح اور کہاں سیکھی۔ ان کے محبوب مشاغل کیا ہیں؟ یہ سب راز ملک کے مایہ ناز افسانہ نگار

لکشمی چندر یاس ایم اے نے اپنی تصنیف — **فلمی ستارے**

میں بے نقاب کئے ہیں۔ اسمیں بتایا گیا ہے کہ سینما کب ایجاد ہوا۔ کن کن مرحلوں سے گذرا اور ابھی کیا ترقی ہونی باقی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسمیں مشہور ایکٹروں اور نامور ڈائرکٹروں کے سوانح حیات، فلم کمپنیوں، ڈائرکٹروں، ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے مکمل پتے وغیرہ بھی مندرج ہیں۔ کتاب کیا ہے ہندوستانی صنعت فلمسازی کا مختصر انسائکلوپیڈیا ہے۔ علاوہ ازیں خوبصورت بلاک کی چوالیس ۴۴ حسین ایکٹرس اور ایکٹروں کی تصویروں نے اسے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس پر بھی قیمت صرف دو روپیہ ایک آنہ معہ محصول ڈاک۔ فوراً منگائیں ورنہ نئے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا

ملنے کا پتہ : گرگ اینڈ کو پبلشرز کھاری باؤلی دہلی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اصلی

میلاد اکبر وارثی

ناشر

نیا کتاب گھر جامع مسجد دہلی

(فاروقی پریس دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کس سے توحیدِ کبریا ہو رقم — سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
فرش سے تا بعالم بالا — غل ہے سبحان ربی الاعلےٰ
رُوح قالب میں ڈالنے والا — دامِ غم سے نکالنے والا
جنگلوں میں وہ بیکسوں کا رفیق — مشکلوں میں وہ بےبسوں کا شفیق
غمزدوں کا ولی غریب کا یار — سب کا بگڑی اڑی میں کھیونہار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی — بھیجا اُس نے محمدؐ عربی
نورِ حق سے ہوا جہاں معمور — ظلمتِ کفر ہوگئی کافور
رِشتہ عشق حق سے جوڑ دیا — کلمہ پڑھکر بتوں کو توڑ دیا
آگئے راہ پر جو تھے گمراہ — پڑھ لیا لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
ڈھانکا رحمت کے شامیانے میں — دین پھیلا دیا زمانے میں
واہ آنِ محمدؐ عربی — واہ شانِ محمدؐ عربی
اُس کی محفل کی دھوم دھام ہے آج — کیا فرشتوں کا اژدہام ہے آج
پڑھتے صل علیٰ یہاں آؤ — شربتِ وصل نوش فرماؤ
بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ — دِل لگاؤ شہِ عرب کے ساتھ

جہاں اکبر درود ہوتا ہے — رحمتوں کا درود ہوتا ہے!

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلوم وجہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اگر تمام جہان کے دریاؤں کی روشنائی بنجائے اور دنیا بھر کے درختوں کے قلم تراشے جائیں اور اللہ پاک کی حمد وثنا لکھنا چاہیں تو یہ سب سامان روشنائی وغیرہ ختم ہو جائیں بلکہ اگر اتنے ہی دریا اس روشنائی کی مدد کیلئے اور لائے جائیں تو بھی ختم ہوتے جائیں لیکن اللہ پاک کی حمد وثنا

ہرگز نہیں لکھی جاسکتی اور میرے اِس دعوے کے ثبوت میں یہ شہادت کافی ہے کہ اللہ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرماتا ہے کہ جتنے یہ ہماری حمد و ثنا لکھنے والے ہیں اُن سے کہدو۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۵ اتنی تو اعلیٰ شان اور اس پر یہ قُرب اور یہ احسان کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ یعنی ہم تو تمھاری رگِ گلو سے بھی نزدیک تر ہیں جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ اب کیا تلاش کریں اور کہاں ڈھونڈھنے جائیں ؎

غزل

تجھے ڈھونڈھتا تھا میں چارسو تری شان جلّ جلالہٗ
تو ملا قریب رگِ گلو، تری شان جلّ جلالہٗ

تری یاد میں ہے کلی کلی ہے چمن چمن میں ہوالعلی
تو بسا ہے پھول میں ہو بہو تری شان جلّ جلالہٗ

تری جستجو میں ہے فاختہ، کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اُسے وِرد کُو کُو ہے کُو بہ کُو، تری شان جلّ جلالہٗ

گرے قطرے ابر سے خاک پر، تو یہ بولا سبزہ اُٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے، ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری ذات عم نوالہٗ۔ تری شان جلّ جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی، تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو، ہے رحیم تو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے، تری پتّے پتّے پہ حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ دونوں جہان میں ہے، ترا نور کون و مکان میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے دُعائے اکبرِ ناتواں نہ تھکے قلم نہ رُکے زباں | میں لکھوں پڑھوں یہی با وضو تری شان جلّ جلالہٗ

ھُوَ الاَوَّلُ ھُوَ الاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ البَاطِنُ۔ یعنی اوّل بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے

غزل

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالو سے زباں اللہ ہی اللہ ہے
کرو اللہ ہی اللہ دمبدم، اللہ خوش ہو گا
وہاں رحمت برستی ہے، جہاں اللہ ہی اللہ ہے
گزرتی ہے شہادت پنج گانہ، اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقین سُن لو اذان اللہ ہی اللہ ہے
الف حرف لام شاخیں ہ ثمر تشدید گل مد سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے
ہیں آٹھ اللہ دست و پا، انگشت میانہ سے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو انگلیاں اللہ ہی اللہ ہے

جو گوش ہوش ہوں اکبر چمن میں سرو پر سُن لو | کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں، اللہ ہی اللہ ہے

الحمدللہ کہ اُس نے اپنے برگزیدہ رسولوں اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی کے لئے مامور فرمایا۔ جن کی ہدایت کے پرتو نے ہم کو سیدھی راہ سُجھائی جن کی رسالت کے جلووں نے ہمارے دِل کے فانوسوں میں معرفت کی شمع چمکائی۔ جس کی روشنی میں ہم نے اپنے آپکو فانی اور

اُس کو باقی جانا جس کے اُجالے میں ہم نے اپنے آپ کو بندہ اور اُس کو معبود پہچانا جنکی دعاؤں کے صلہ میں ایک نعمتِ عظمیٰ ہمارے ہاتھ آئی۔ جن کی خوشخبریوں کے نتیجے میں ایک دولتِ بے زوال ہم نے پائی۔ وہ نعمتِ عظمیٰ کہ جس کے صدقہ میں نورِ ایمان سے نہال اور وہ دولتِ بیزوال کہ جس کی بدولت متاعِ دین و اسلام سے مالامال ہو گئے۔ وہ کون باعثِ دو کون بے یاروں کا یار بے مددگاروں کا مددگار۔ بے وسیلوں کا وسیلہ، بے بھروسوں کا بھروسہ، بے بسوں کا بس، بیکسونکا کس، ٹوٹے دلوں کا سہارا۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا جس نے ہم گنہگارونکو نباہا جس کو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے چاہا۔ تمام رات یادِ الٰہی میں نہ سونے والا ہم گنہگارونکی خطاؤں پر زار زار رونے والا۔ دونوں جہان کا مختار، مدینہ کا تاجدار جسکی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں جس کے اشاروں پر چاند سورج پھریں۔ جن کو فرشتے جھولا جھلائیں جن کے در پر جبرئیل آئیں سب حور و ملک جن و بشر اُنہیں کا دم بھرتے ہیں اکثر چرند پرند، شجر حجر اُن کو سجدہ کرتے ہیں۔ کل کائنات میں اُنہیں کا ڈنکا بجا ہے اور بجے گا۔ شفاعت کا تاج اُنھیں کے سر پر سجا ہے اور سجے گا۔ برائی سے بھلائی اور بھلائی سے برائی کے یہی چھانٹنے والے۔ خدائی بھر کے سب ظاہری و باطنی خزانوں کے یہی بانٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے دلانے والے اور اللہ تعالیٰ سے ملانے والے۔

غزل

خراب آئینوں پر جلا دینے والے
دلونکی کدورت مٹا دینے والے

ادھر بھی کوئی ریزہ خوانِ نعمت
خدائی کی دولت لٹا دینے والے

خدارا ادھر بھی نگاہِ کرم ہو
جہنم کو جنّت بنا دینے والے

سخی کچھ عطا ہو نواسوں کا صدقہ
صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے

ملے کچھ کہ ہیں تیرے در کے بھکاری
فقیروں کو سلطاں بنا دینے والے

کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو
ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے

طالب ہوں تو کرو دین دنیا کی دولت	ہیں سب کو حبیبِ خدا دینے والے
میں عاصی ہوں مجھ پر بھی ہو چشمِ رحمت	گنہگاروں کو بخشوا دینے والے
اس اکبر کی بھی شرم محشر میں رکھنا	غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے
درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمد و آلِ محمد

درودِ تاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

اے خدا رحمت کاملہ نازل فرما اور سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے مالک ہمارے محمد صاحب

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ

کے صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں دور کرنے والے سختی اور وبا کال اور بیماری اور درد کے

وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ

نام ان کا لکھا گیا ہے، بلند کیا گیا ہے، شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے بیچ لوح و قلم کے

وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی

سردار ہیں عرب اور عجم کے جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن بیچ خانہ کعبہ اور

الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی

حرم کے آفتاب چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور راہ راست کے

کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ

پناہ مخلوق کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں والے بخشوانے والے امتوں کے صاحب بخشش اور بزرگی کے

وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ

اور اللہ نگہبان ہے ان کا اور جبرائیل خدمت گزار ہے اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج سفر ہے ان کا

وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ

اور سدرۃ المنتہی (جو بیری ہے آسمان پر) مقام ہے اُن کا اور قاب قوسین وصال الٰہی مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ

مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے۔ سردار رسولوں کے ختم کرنے والے نبوت کے بخشوانے والے

الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ

گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے رحمت واسطے عالموں کے موجب آرام عاشقوں کے مراد

الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ

مشتاقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

دوست رکھنے والے محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن و انس کے نبی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس

وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے بیچ دنیا اور آخرت کے صاحب مرتبہ مقدار دو کمانوں کے معشوق پروردگار دو مشرقوں اور دو مغربوں

وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ

کے نانا امام حسن اور حسینؓ کے مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے کنیت ابوالقاسم نام محمد بیٹے عبداللہ کے ایک نور ہیں

نُّوْرِ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اللہ کے نور سے اے عاشقو نور جمال آنحضرت کے درود بھیجو ان پر اور ان کی اولاد پر اور یاروں پر اور

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

سلام بھیجو جو حق ہے۔ سلام بھیجنے کا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو! | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو!

فضائل درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور فرشتے اس کے درود شریف بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام اب اس سے زیادہ اور کونسی فضیلت ہوگی کہ یہ خود خدا کا فعل ہے۔ اور ہمارے لئے حکم ناطق ہے ایک تو تقلید خدا۔ دوسرے تعمیل حکمِ خدا۔ جو شخص ایک بار درود شریف پڑھے۔ اِس پر دس رحمتیں نازل ہوں۔ دس گناہ دُھل جائیں، دس نیکیاں اعمال نامہ میں لکھی جائیں دس مراتب بلند ہوں۔ اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ اللہ پاک جلّ شانہٗ اپنے پیارے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظمت و رفعت قدر و منزلت سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درود بھیجتا ہوں میں اپنے ملائکہ کے ساتھ اور مومنوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ تم بھی درود بھیجو اس سے کس قدر توقیر و تعظیم و اعزاز و تکریم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پتہ ملتا ہے۔ نہ کسی نبی کیلئے ایسا حکم آیا۔ نہ کسی فرشتے نے یہ اعزاز پایا۔ چاہیئے کہ کوئی بات بھول جائے۔ یا کوئی چیز کھوئی جائے تو درود شریف پڑھے بات یاد آجائے گی اور گم شدہ شے مل جائے گی۔ گھر سے نکلنے کے وقت سواری پر سوار ہونے کے وقت بازار جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں۔ خادم غلام کے بھاگ جانے میں۔ ہر دُکھ درد میں وبائی امراض میں ہر قسم کے رنج و غم میں ہر طرح کی تکلیف و مصیبت میں آگ سے جل جانے یا پانی میں ڈوب جانے کے خوف میں۔ بھوک پیاس میں۔ کوئی چیز اللہ سے مانگنے میں کھانا کھانے پانی پینے میں مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک ہونے کے وقت کلام اللہ کے شروع میں اور ختم میں اور احادیث پڑھانے اور پڑھنے اور وہ علم جو شرعاً جائز ہو اُس کے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعاً کھنی جائز ہو اور بھلی معلوم ہو بُوئے گل و عطر عمدہ خوشبو اور اعمال و وظائف کے اول و آخر میں ہر نیک کام میں درود پڑھنا ہزاروں برکات اور حسنات اور بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صلِ علیٰ محمدؐ
تعویذ ہر بلا ہے صلِ علیٰ محمدؐ

محبوب کبریا ہے صلِّ علیٰ محمد ۔۔۔ کیا نقش خوشنما ہے صلِّ علیٰ محمد
قربِ خدا ہو حاصل جنت میں ہو وہ داخل ۔۔۔ جسنے لکھا پڑھا ہے صلِّ علیٰ محمد
جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا ۔۔۔ گر دل پہ لکھ لیا ہے صلِّ علیٰ محمد
اِس کی نجات ہوگی رحمت بھی ساتھ ہوگی ۔۔۔ جو پڑھ کے مر گیا ہے صلِّ علیٰ محمد
جو درد لا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو ۔۔۔ کیا نسخۂ شفا ہے صلِّ علیٰ محمد
کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو ۔۔۔ پڑھتے چلو روا ہے صلِّ علیٰ محمد
جانے بھی دے ارم کو رضوان روک ہم کو ۔۔۔ سینے پہ لکھ رہا ہے صلِّ علیٰ محمد
منزل کا ہے بھروسہ اکبر بغل میں توشہ ۔۔۔ کیا خوب لے چلا ہے صلِّ علیٰ محمد

حکایت

محمد بن سعد بن مطرب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد بن سعد جس منہ سے تو درود پڑھتا ہے میرے پاس لا کہ میں بوسہ لونگا۔ انکو شرم آئی کہ ایسے پاک منہ کے سامنے ایسا گندہ منہ کسطرح سے لاؤں لیکن لیکن چونکہ حکم ادب پر فوق رکھتا ہے ناچار اپنا رخسار سامنے کیا حضور نے کمال محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرف پایا جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبو سے معطر و معنبر تھا اور آٹھ روز تک رخسار و مکان انکی خوشبو سے مہکتا رہا۔

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمد مصطفےٰ کہ جو سوئے عرشِ علےٰ گئے
حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے

کہیں حُسن بن کے قبول ہیں کہیں رنگ بنکے وہ پھول ہیں
کہیں نور بن کے رسول میں وہ جمال اپنا دکھا گئے

ہو درود تم پہ ہزار ہا، مرے رہنما مرے ناخدا
میرا پار بیڑا لگا گئے مری ڈوبی کشتی ترا گئے

تری چھوٹی گھونٹی بچی کھچی جو ملی تو اکبر وارثی
وہ بکھرے نشے کی ترنگ میں کہیں کہیں کی سنا گئے

حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے صبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اُسے ڈھونڈھ لیگی۔

حدیث۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دِن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا۔ اُس کے اسّی برس کے گناہ بخشے گئے۔

حدیث۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر ستّر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں وہ جنتی ہوجاتا ہے حضرت نے فرمایا مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِی۔ یعنی جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ درود نہ پڑھے تو اُس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا اور فرمایا وَشَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بدبخت ہوا وہ بندہ جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور نہ درود بھیجے وہ مجھ پر۔ غرضکہ اقوال صادقہ اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درود سلام دنیا میں وسیلہ خیر و برکات اور عقبیٰ میں ذریعہ بخشش و نجات ہے شفا دیتا ہے بیماروں کو چھڑا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو اس کی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبت کامل جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوجاتی ہے اور آپکی محبت اللہ پاک کی محبت ہے۔ بس یہی اسلام اور مدار اسلام ہے۔ شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہو درود پڑھو

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروح محمد و آلِ محمد

مومن ہے جس نے ربط ہے ڈالا درود کا
مدفن میں ہوگا اُس کے اُجالا درود کا

واللیل جسکی زلف ہے والشمس جس کا رُخ
ہو ایسے چاند کے لیئے ہالا درود کا

دِل خانۂ خدا ہے اُس کے لئے ضرور
کنجی نبی کے نام کی تالا درود کا

ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے مُصطفٰے کی دھوم
اس انجمن میں ہے یہ اُجالا درود کا

لکھ لکھ دے جابجا خطِ طغرا سے دوستو
میرا کفن بنادو دوشالہ درود کا

چل کر حضور قبلۂ کونین سب پڑھیں
بخشش کیواسطے ہے قبالہ درود کا

اکبر غریقِ رحمت رحمان ہو کہ تو ہے
عاشق نبی کا چاہنے والا درود کا

درود و سلام اے خدا بھیج بیحد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

آدابِ محفلِ میلاد شریف

جگہ پاک صاف ہو پیسہ حلال کمائی کا صرف کیا جاوے۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ جس قدر ممکن ہو بہتر ہے نمود وریا کو بالکل دخل نہو منبر یا چوکی اونچی ہو۔ اس پر مسند یا کوئی کپڑا پاک ہو آرائش زیب و زینت کا اظہار مسرت کے واسطے جتنا بن پڑے اہتمام کرے۔ غربا و مساکین کے واسطے میسر ہو تو کھانیکا بھی انتظام کرے۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان کے ہاں کی بنی ہوئی شیرینی ہو اور روشنی کے واسطے موم بتی ہوں تو اچھا ہے کیونکہ مٹی کے تیل وغیرہ کی بدبو سے یہ مجلس مبارک پاک ہونی چاہیئے۔ سامعین و حاضرین پاک صاف باوضو ہوں اور ادب سے بیٹھیں میلاد شریف کے پڑھنے والے متبع شریعت ہوں درود خوانی کی بار بار تاکید ہو۔

فضائل میلاد شریف

عِندَ ذِکرِ الصَّالِحِینَ تنزل الرحمۃ یعنی ذکرِ صالحین کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے

پھر جائیکہ تمام صالحین اور مرسلین کے پیشوا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور اس پر یہ بھی خوبی کہ درود شریف کی صدائیں بلند ہوں وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت کا نزول ہو سامعین کو کیوں نہ نقد مدعا وصول ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے اُس پر سال بھر تک رحمت کا مینہ برستا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و اماں میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شاملِ حال رہتی ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تو یہ حال ہے کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے یا بیماری سے صحت پائے ہر قسم کی تقریبوں میں محفل میلاد ہوتی ہے اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ اپنے گھروں کو اور مجالس کو ذکر محمدی سے منور کریں اور تمام رسومات خرافات مثل ناچ رنگ یا باجہ وغیرہ سے بچتے رہیں آمین! ایک بزرگ نے خواب میں حضرت کو دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ مولود شریف کی محفل کیسی ہے کیونکہ بعض لوگ اس میں کلام کرتے ہیں۔ تو حضرت نے فرمایا جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ قربان ان پیارے الفاظ کے ثابت ہوا کہ یہ محبت کے سامان ہیں اور واقعی یہ بغیر کسی محبت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے ؛

قصیدہ

محمد مصطفےٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم
کہ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

وضو سے آئیں بیٹھیں با ادب کھینچیں درود اُن پہ
جہاں کے رہنما صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گل بٹتے
بٹیں گے مصطفےٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے جس کے نور سے رنگ و بہار گلشن ہستی
اُسی رنگیں ادا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

فرشتے عالمِ بالا سے سن سنکر یہ کہتے ہیں
چلو نورِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حضوری میں کریں سب پیش صلی اللہ کی نذریں
کہ کل کے پیشوا صل علیٰ کی آج محفل ہے

ہوئے ہیں جسکے فیض نور سے دونوں جہاں روشن
اسی شمس الضحےٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوا ہے جس کے رخ سے داغ دلمیں ماہ کامل کے
اسی بدر الدجیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے ادنیٰ مرتبہ قوسین کا درگاہ میں جس کی
اسی شاہ دنی صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

نکالا جس نے چشمہ آب کا انگلی سے جنگل میں
اسی بحر سخا صل علیٰ کی آج محفل ہے

دعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبر
ترے مشکل کشا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حکایت ۔ ملک حجاز کے شہروں میں سے ایک مقام پر محفل میلاد شریف تھی اور ایک عالم باعمل بیان فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ میں آل رسول غریب الوطن ہوں اللہ کے واسطے مجھے بھی کچھ ملے وہ صاحب جو بیان فرما رہے تھے انھوں نے حاضرین سے کہا کہ جو سید سائل کو ایک روپیہ دے خدا اُس کی ایک بڑی مراد پوری کرے اُس وقت محفل مقدس میں ایک یہودی کا غلام بھی حاضر تھا۔ جلدی سے کھڑے ہو کر عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے۔ اور سید صاحب کو دیکر میری تین مرادیں خدائے پاک سے پوری کرا دیجئے عالم صاحب نے اُس سے تین روپے لیکر سید صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ اور اُس غلام سے کہا کہ ہاں بھائی بیان کرو کہ تمہاری کیا کیا مرادیں ہیں۔ غلام نے کہا اول مراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھ کو آزاد کردے یہ سن کر عالم صاحب نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائیو سب دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اِس ذکر خیر کی برکت سے اِس غلام کو آزاد کردے سب نے دُعا مانگی پھر عالم صاحب نے اِس غلام سے پوچھا کہ بھائی تمہاری دوسری مراد کیا ہے اُس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور آقا دوزخ کی طرف روانہ ہونگے اِس کا ملال ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے اور دونوں جنت میں ساتھ ہی جائیں عالم صاحب نے سب حاضرین سے بھی یہ دُعا کرائی اور خود بھی کی اور فرمایا کہ اب بیان کرو تیسری مراد کیا ہے غلام نے کہا

تیسری مراد یہ ہے کہ میرے آقا کے اور میرے سب گناہ بخشے جائیں پھر عالم صاحب نے خود بھی دعا
کی اور حاضرین سے دعا کرائی پھر مولود شریف ختم ہوا اور سب لوگ حصے لیکر اپنے اپنے گھر گئے وہ غلام بھی اپنے
آقا کے پاس حاضر ہوا اُس نے غلام سے دریافت کیا تو کہاں گیا تھا بڑی دیر میں آیا۔ غلام نے کہا جناب میں
آج بڑی بھاری سوداگری میں تھا۔ آج میں نے بڑے انمول سودے خریدے ہیں اسوجہ سے دیر ہوگئی۔
یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہوئی کہ یہ ایک مفلس قلاش آدمی تھا اُس نے کہاں ایسی تجارت
کی خیر بھائی ہمیں بھی تو بتادو کہ کیا قیمتی مال خریدا ہے پھر تو اُس غلام نے اُس محفل میلاد شریف کا
حال اور سید صاحب کا آنا۔ اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا اور کہا کہ میرے پاس اُسوقت تین روپے
تھے وہ تینوں روپے تین مرادیں پوری ہونیکے لئے دیدیئے۔ یہودی نے کہا اچھا بتاؤ وہ کیا مرادیں
تم نے مانگیں۔ غلام نے کہا اوّل مراد تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں تیری خدمت
کرنی ضروری ہے اور خداتعالیٰ میرا خالق اور مالک ہے۔ اُسکی عبادت بھی لازم ہے اس لئے چاہتا
ہوں کہ اس آقائے حقیقی کا غلام ہوجاؤں اور تو مجھے آزاد کردے چونکہ وہ مقبول وقت میں دعا مانگی گئی
تھی اسلئے اثر کا تیر پہلے ہی نشانہ اجابت پر پہنچ چکا تھا۔ یہودی نے کہا اے بھائی جا میں نے تجھے آزاد کیا
اب دوسری مراد بتا کیا ہے۔ غلام نے سلام عرض کیا اور عرض کی کہ اے آقائے نامدار دوسری مراد
میری یہ ہے کہ میں نے مدتوں تک حضور کا نمک کھایا ہے اور میں مومن ہوں اور تو کافر ہے قیامت
کے دن میں جنت کی طرف اور تو دوزخ کی طرف روانہ ہوگا اس لئے میں نے دوسرا روپیہ دیا کہ دعا
کیجئے کہ میرا آقا بھی مسلمان ہوجائے میں اور میرا آقا دونوں جنت کی طرف ساتھ ساتھ جائیں یہودی
نے کہا اگر یہی تیری مراد ہے تو میں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ۔ اب بیان کر کہ وہ تیسری مراد کیا ہے۔ غلام نے کہا وہ تیسری مراد یہ ہے
کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جل شانہ بخش دے یہ سن کر خوش ہوا پھر اُسی رات کو وہ نومسلم
خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اللہ پاک جل شانہ عم نوالہ ارشاد فرماتا ہے کہ شاباش تجھ کو جو بات
تیرے اختیار میں تھی یعنی غلام آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا وہ تو تو نے کیا اور تیسری مراد

غلام کی یہ ہے کہ تیرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں۔ وہ میرے اختیار میں ہے نے یہ تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی کہ میں نے اپنے حبیب کے ذکر خیر کی برکت سے تجھکو اور تیرے غلام کو اور اس عالم صاحب کو اور سید صاحب سائل کو اور تمام حاضرین کو بخشا اور جنت الفردوس عطا فرمائی یہودی جب بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا مجمع عام میں بیان کیا اور اپنے ایمان میں خوب مستحکم ہو گیا ؎

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا	تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا
سمائے نظر میں کھنچے میرے دل میں	یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا
حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم	پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
قیامت میں چھوٹیں گے سستے وہ تاجر	خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا
تم آقا ہو کس کے ہمارے ہمارے	ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا	میں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا
جو تم سے نہ ملنگے یہ اس کی خطا ہے	سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا
جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے	بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا
سیہ کاریوں سے نہ گھبراو یارو	کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا
مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے	ہے مکہ سے افضل مدینہ تمہارا

تمنا ہے اکبر کی روز قیامت
اٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

وہ کلمہ یہ ہے اسرار افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ شعر

محمد سے صفت پوچھو خدا کی	خدا سے پوچھئے شان محمد

اللہ جل جلالہٗ کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ سکتا ہے ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہہ جاتا ہے۔ یہ دو جملے ہیں ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر اس کلمہ کا تمام کائنات میں ڈنکا بجوا دیا دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونے کا سب سے پہلا سبق یہی ہے تیسرے یوں تو اس کلمہ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں جن کا ذکر بخوف طوالت نہیں کیا جاتا اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لا اِلٰہ اِلا اللہ کیوں ہے یہ اس لئے کہ اس کے پڑھنے سے قلب صاف ہو جاتا ہے مشیت الٰہی یہ چاہتی ہے کہ پہلے اِس سے اپنے دلوں کو صاف کر لو اس وقت میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مُحَمَّد رسول اللہ دل نشین کر لو تاکہ انوار تجلیات الٰہی دلوں کے پاک صاف حجروں میں کماحقہ جلوہ گر ہوں چوتھے یہ کہ اپنے دو ناموں کے درمیان میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے یعنی اوّل جملہ لَآ اِلٰہ اللہ میں اللہ موجود ہے اور دوسرے جملہ میں محمد رسول اللہ موجود ہے اور بیچ میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں سبحان اللہ۔ پانچویں یہ کہ اوّل جملہ میں اگر بارہ حرف ہیں تو دوسرے میں بھی بارہ ہی ہیں۔ چھٹے یہ کہ اپنے جملہ کے تمام حرف غیر منقوط ہی رکھے ہیں تو محبوب کے جملہ کے بھی تمام حروف غیر منقوط رکھے ہیں۔ ساتویں یہ کہ کتنا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے جاؤ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو گے۔ داخلِ اسلام نہ ہو گے۔ شعر

درود و سلام اے خدا بھیج بحد	بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

قصیدہ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے
بس حد ہے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے

ہو جلوہ محبوبؐ کے کیا ماہ مقابل
اِس چاند کے دھبہ رُخِ انور میں نہیں ہے

کُل خُوبیاں اللہ نے حضرت کو عطا کیں
یہ بات کسی اور پیمبر میں نہیں ہے

ہو کیوں نہ خدائی کو گدائی کی تمنا
کیا چیز ہے جو اُن کے بھرے گھر میں نہیں ہے

اعمال بُرے ہیں مری امداد کو آؤ
حامی کوئی جُز آپ کے محشر میں نہیں ہے

میں ہوں وہ گنہگار جسے کہتے ہیں نیکی
یہ لفظ میرے جُرم کے دفتر میں نہیں ہے

ہیں عیب ہزاروں تو جسے چاہے نبا دے
اللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

آٹھویں یہ کہ اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان دو ہی ناموں سے یہ کلمہ طیب ہے یوں تو اللہ کے بہت سے نام ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ جیسے اسم ذات ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم ذات ہے۔ نوٹ: اب ہر اسم کی خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اللہ میں چار حروف ہیں۔ الف۔ لام۔ لام۔ ہ۔ ان چاروں حرفوں میں سے ایک کو الگ کر کے دیکھئے تو بے معنی نہ ہوگا کچھ نہ کچھ اچھے معنی ضرور ہوں گے۔ الف کو الگ کیجئے تو دو لام اور ایک ہ رہ گئے ان سے لفظ بنایئے تو للہ رہا با معنی ہے۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اب ایک لام بھی الگ کیجئے۔ باقی رہا لام۔ ہ۔ ان کا لفظ لہٗ ہوا۔ اب بھی با معنی لفظ ہے یعنی لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اب پھر دوسرا لام بھی الگ کر دیجئے باقی رہا حرف ہ۔ اس کے معنی یوں لیجئے کہ اس کو مضموم کیجئے (ہُ) ہوا۔ با معنی ہے یعنی اس کے معنی ہیں (ذہ) اب بھی اشارہ اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور یہ مخفف ہے۔ ہو الاوّل۔ ہو الآخر۔ ہو الظاہر ہو الباطن کا۔ جو اللہ پاک کی ہی صفت ہے۔ اور اسی کے واسطے شایاں اور موزوں ہے

عیاں تُو ہی تُو ہے نہاں تُو ہی تُو ہے
یہاں تُو ہی تُو ہے وہاں تو ہی تو ہے

ہر اک رنگ ہر رگ میں ہے تُو نمایاں
یہ نیرنگ کون و مکاں تو ہی تو ہے

ہے تو مایۂ شادمانی سراپا
وہاں غم کہاں ہے جہاں تُو ہی تو ہے

چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل
کہ پھولوں میں اللہ میاں تُو ہی تُو ہے

شریعت طریقت ہے ہیں سب تیری موجیں
حقیقت میں بحرِ رواں تو ہی تو ہے

ازل تُو ابد تُو، احد تُو صمد تُو
اِس اکبر کی گویا زباں تُو ہی تو ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسم ذات ہے اِسی طرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں اِس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک تو ہم تعداد حروف ہونے کی دوسری نسبت چاروں حروف غیر منقوطہ ہونے کی ہے۔ یعنی اللہ میں جیسے چاروں حروف بے نقطہ کے ہیں۔ ایسے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چاروں حروف بے نقطہ کے ہیں اگر اللہ کے نام میں ایک حرف مشدّد ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں بھی ایک حرف مشدّد ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حرف جُدا کرنے سے بھی بامعنی رہتا ہے۔ یعنی م۔ ح۔ م۔ د۔ اب پہلے میم ہی کو الگ کیجئے ح۔م۔ د باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو حمد ہوا۔ بامعنی ہے۔ اِس کے معنی تعریف کے ہیں۔ جو اللہ کے لئے شایاں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ایسے ہی ح کو الگ کیجئے۔ م۔ د باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو مَد ہوا یعنی ہمیشہ اور پھیلاؤ یہ بھی اللہ ہی کی ذات کو زیبا ہے۔ اب دال باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں اور چار ہی لفظ ہو الاوّل۔ ہو الآخر۔ ہو الظاہر ہو الباطن، یہ چاروں صفات بھی اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کی ذات پاک کے لئے ہی موزوں ہیں جس کا مشرق و مغرب۔ جنوب و شمال چار حد عالم میں ظہور ہے اور چاروں حرف ہی حضور کے نام پاک میں ہیں اور چار ہی حروف اللہ کے ہیں اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے

ہیں اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صورت میں کر سکتا ہے کہ دیگر مذاہب کے معبودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا کوئی حرف کم و بیش کر کے دیکھو کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے اچھے معنی ثابت ہوں گے۔ اُن کے نام لکھکر بتانا مصلحت نہیں سمجھتا نہ میرا یہ مشرب ہے، اب پھر اسی حرف دال کے چار عدد بحساب ابجد حروف لیجئے۔ یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر حرف ہے۔ ان چار عدد کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملایئے جو (ا) ہے اور اس کا ایک عدد ہے ایک اور چار کو ملایئے تو پانچ ہوئے اور پانچ ہی (ہ) کے ہیں جو اللہ کے آخر میں ہے۔ جس سے ہو الاول ہو الآخر کی مظہریت کا کافی ثبوت ملتا ہے اور شانِ پنجتن پاک کا پتہ ملتا ہے۔

درود سلام اے خدا بھیج بحمد
بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

غزل

تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد
کیا نام ہے اے صلِ علیٰ نام محمد

قرآن میں جنت میں سر عرش سر لوح
کس شان سے خالق نے لکھا نام محمد

مزمل و مدثر کہہ کے پکارا
کس پیار سے لیتا ہے خدا نام محمد

ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی
غافل تو کہیں بھول گیا نام محمد

اِن ناموں کے انعام میں ملجاتی ہے نعمت
لو صبح و مسا نامِ خدا نامِ محمد

اللہ کرے اُس پہ حرام آتش دوزخ
جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نام محمد

کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہوں افعی و کژدم
ہے اُمتِ عاصی کا عصا نامِ محمد

آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پہ آئے
طیبہ کی فضا یادِ خدا نامِ محمد

اکبر تو بچا چاہے اگر نارِ سقر سے
سینے کے نگینے پہ کھُدا نام محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیک یا رسول اللہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک میں نکات ملاحظہ ہوں۔ میم سے اشارہ ہے اس بات
کی طرف کہ نبوت کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہوا۔ قدرتی دلیل اس کی یہ ہے کہ جس طرح
مخرج میم کا لب ہیں اور لب خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے
اس سے پہلے کسی حروف سے یہ حرکت ابتدائی سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ میم کے
چالیس عدد ہیں اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ کو نبوت چالیسویں برس ہوگی واہ کیا پیارا نام ہے
جس کا ہر حرف ذوق و شوق والوں کو مزا دیتا ہے۔ شعر:۔

لبوں پر جب یہ پیارا نام آتا ہے محمد کا	محبت دیکھئے ایک دوسرے کو چوم لیتا ہے

اور یہ کہ جس طرح لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف
ہے اسی طرح حضور کی ذات اقدس سے ابتدائی آفرینش ہے اور لفظ اللہ جل جلالہٗ کے آخر میں (ہ)
ہے اور ہائے ہوز انتہائی مخرج حروف ہے لہٰذا ہر شے کی انتہا فنا ت وحدہٗ لاشریک پر ہے
کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط چونکہ مبدا سے انتہا جدا نہیں
ہوئی یہ فرق اعتباری ہے اس لئے یہ مضمون انا احد بلا میم ذوق بخش عرفا ہے۔

احد سے ہوگیا احمد جو باندھا میم کا پٹکا	بشر کی شکل میں آیا تکلف کی ضرورت تھی

اب میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور لام اللہ کے عدد دیکھیے تو ستر ہوتے ہیں جس سے اشارہ ہے
چہرۂ محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ محبوب ہیں اسلئے ستر ہزار پردے ڈالکر دنیا میں بھیجا ورنہ
بے پردہ حسن محمدی کا سوائے خدائے پاک کے کوئی نظارہ نہیں کر سکتا تھا۔ تمام عالم پر موسیٰ علیہ السلام
سے زیادہ غشی ہو جاتی اور عالم فنا ہو جاتا اسی سبب سے ستر ہزار حجاب ڈال کر معشوق کی اصل چھپن
دنیا کو دکھائی۔ قربان ہو جاؤں۔

اُس چاند سی صورت پر مرجاؤں فدا ہو کر
اُن نرگسی آنکھوں کا بیمار ہی رہنے دو
ہوں خاک تو نکلے گی یہ حسرتِ پابوسی
توصیف میں ہے جس کی واللیل اذا یغشیٰ
زلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی سنگھا دیجئے
اب موج میں لہراتا پھرتا ہے ہوا کھاتا

حسرت ہے کہ دم نکلے دیدارِ خدا ہو کر
کیا لو گے دوا دے کر کیا ہوگا شفا ہو کر
بچھ جاؤنگا قدموں میں نقشِ کفِ پا ہو کر
مر جاؤں میں ان کالی زلفوں پہ فدا ہو کر
کیا لطف جو بے برسے کھلجائے گھٹا ہو کر
مل جائے گا یہ قطرہ دریا میں فنا ہو کر

ایمان کی کہتا ہوں تم جان ہو اکبر کی
رہ سکتا نہیں زندہ تم سے یہ جدا ہو کر

مثلے ہست کہ الجنس الی الجنس یمیل
بہرِ دل بردن من صورتِ انساں داری

پھر (ح) محمدی اور (لام) اللہ کا لو اور اُن کے عدد ملاؤ ۳۸ ہوں گے جس سے یہ مطلب ہے کہ سات طبق آسمان اور سات دوزخ اور آٹھ بہشت اور تین کرہ آگ ہوا پانی اور کرسی عرش ملائکہ جنات انسان حیوانات یہ اڑتیس موجودات علوی اور سفلی سب نورِ محمدی سے پیدا ہوئے ایسا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ چنانچہ یہی لام اللہ کا لولاک لما خلقت الافلاک کے سر تلج بن کر چمک رہا ہے۔ پھر میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور (ہ) اللہ جل شانہ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے اِس سے یہ دلیل روشن ہے کہ بموجب قاعدہ حکمت کے خلقت کی انتہائی مدت تکمیل صورتِ انسان ۴۵ یوم ہے۔ پس یہی عدد کمال صورتِ انسانی کا باعث اور خاتمہ حروف اللہ جل شانہ اور آغازِ حروف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میم کے چالیس عدد ہیں اور پیر طریقت طالب حقیقت و معرفت کو جب ایک اربعین۔ یعنی چلہ پورا کرتا ہے تب کمالِ انسانی اس میں پیدا ہوتا ہے۔

پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمد کی صورت پیدا کیا ہے اور اس کا اظہار اُس وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کروٹ پر سر کے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر لیٹتا ہے۔ اِس

کی ہیئت کذائی سے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیاں ہوتا ہے ورنہ اسی میں نہاں رہتا ہے، اور یہ کہ میم بروئے علم طبائع الحروف کے آتشی ہے اور دال خاکی۔ پس ابتدائی حروف محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتشی ہے اور انتہائی خاکی ہے چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا ہے اور خاک کی خاصیت ہے کہ حضیض کی طرف مائل ہوتی ہے اس سے ثابت ہے کہ حضور وہ بحرِ اعظم قدرت ہیں کہ جزر و مد کی ہر دو شانیں آپ میں موجود ہیں یا یوں سمجھیے۔

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل		خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

اور بروئے علم حکمت و فلسفہ مزاج آگ کا گرم خشک ہے جس کی قوّت جاذبہ زبردست ہے۔ علو کی جانب اور مزاج خاک کا سرد خشک ہے جس کی قوتِ جاذبہ حضیض کی طرف پس آپ عالم علوی و سفلی دونوں کے جاذب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں کہ دونوں عالم اُن کی طرف بروئے عشق و محبّت اور کھنچے آتے ہیں اور شیفتہ و فریفتہ ہیں۔ اور یہ کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم مرکز ہیں۔ آفرینش کے۔ کیونکہ ہر خط جو دائرے سے شروع ہو جائے وہ مرکز ہی پر رجوع ہے اور یہ کہ آپ کی ولادت شریف اس وقت میں ہوئی جب کہ آفتاب برج حمل میں تھا اور برج حمل آتشی مزاج ہے اور اُسی سے ابتدائے بروج آغاز سال و موسم بہار ہوتی ہے۔ لہذا حرف اوّل میں جو میم اور آتشی ہے اس کی نسبت حمل سے ہے اور آپ کی ذات عالی سے ابتدائے آفرینش ہے۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد		بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
خاتم الانبیا حق کا پیارا نبی		سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبی
اشرف الانبیا ہے ہمارا نبی		وہ نبی کون اُمّت کا پیارا نبی
بُلبُلوں نے جو دیکھی ملاحت تیری		گل کو صدقہ میں تجھ پر اُتارا نبی

تم ہو وہ حسن والے کہ اللہ نے — اپنا محبوب کہکر پکارا نبی
اور نبیوں کی مخصوص تھیں اُمتیں — دونوں عالم کا ہادی ہمارا نبی
آج یوسف ع بھی اُن کی غلامی میں ہیں — تو نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی
ہے شفاعت کے سہرے کی سر پر پھبن — آج دولہا بنا ہے ہمارا نبی
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے — عرشِ اعظم پہ پہنچا ہمارا نبی
شافع المذنبیں ہے لقب آپ کا — کیجئے دردِ عصیاں کا چارا نبی
بحرِ عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے — ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبی
مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے — عیب میرے نہ ہوں آشکارا نبی

کوچ اکبر کا جس وقت دُنیا سے ہو
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی

تمہید پیدائش نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جب اُس معشوق حقیقی نے جو بہت سے بے نام ونشانِ حجابوں میں پردہ نشین اور بے انتہا عدم نما پردوں میں حجلہ گزیں تھا۔ یہ چاہا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے حسن وجمال وقدرت کے گوں ناگوں جلوے اور کمال اداؤ ناز وعظمت کے بوقلموں کرشمے دیکھوں تو اُس وقت یہ نورانی خیال بہ شکل آئینہ روبرو ہوا یعنی شعر:-

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا روبرو — تو اُسی شکل کا دوسرا ہوگیا
عکس ذاتِ الٰہی تھا آئینے میں — نام اُس عکس کا مصطفےٰ ہوگیا
ایسی صورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو — آپ پر حُسن کا خاتمہ ہوگیا
ہیں اُسی ایک مشعل سے سب مشعلیں — جس سے روشن زمیں تا سما ہوگیا

تفصیل اُس کی ارباب خبر اور اصحاب معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی خلاقِ مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجودات سے ایک کروڑ چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا حضرت ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اِس نور سے اللہ پاک نے فرمایا کُونِی مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ یعنی اِس سے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو جا بس وہ ایک نور کا ستون ہو گیا اور بلند ہوا کہ حجابِ عظمت تک پہنچ گیا پھر سجدہ کیا اور الحمدُ للہ کہا۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ اور تجھ سے خلق کی ابتدا اور پیغمبروں کی انتہا کروں گا۔ پھر اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصے کیے ہیں جن سے عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ چاند، سورج، ستارے اور فرشتے، جنت، دوزخ، زمین و آسمان شجر و حجر جمیع مخلوقات اور تمام موجودات بنے۔ اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کُونِی حَبِیْبِی مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہو جا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب میرا یہ سنکر نورِ محمدی شاد ہوا۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو طاؤس کی شکل میں پیدا کیا اور ہری زمرد کی قندیل میں رکھکر شجرۃ الیقین میں لٹکا دیا نو ہزاروں برس تک عبادت معبود عالم تجرد میں مشغول رہا۔ پھر حق تعالے نے آئینہ حیا پیدا کر کے اس طاؤس کے مقابل کیا۔ جس وقت اس طاؤس نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل و جمیل تھی اتنا خوش ہوا کہ وجد میں آگیا اور جھوما اور سر سجدۂ معبود میں رکھ کر پانچ بار سبحان ربی الاعلےٰ کہا۔ اسی وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ فَطَافَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِالْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ وَیَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام سے پچاس ہزار برس پہلے عرش مجید کے طواف میں مشغول رہا اور الحمد للہ کہتا تھا حق سبحانہ تعالے

نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے حبیب جس طرح سب رسولوں پر تم کو فضیلت ہے اسی طرح تمہاری اُمت کو تمام اُمتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا۔ اور فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ کہدو بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے محمدؐ کا منکر ہو کر ملاقات کرے گا تو میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ اپنے نزدیک میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا۔ اور زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے اس کا نام اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا اور اُس کے اور اُس کی امت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا۔ فرمایا اُس کی اُمّت کون کون ہیں؟ فرمایا بڑے حمد کرنے والے ہوں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے اور میں اُن کا تھوڑا سا عمل بہت قبول کروں گا۔ اور اُن کو جنّت میں داخل کروں گا۔ تو موسیٰ علیہ السلام عرض کیا کہ اے خداوندا! اُس اُمّت کا تو مجھے نبی بنادے۔ فرمایا کہ اے موسیٰ اُس اُمّت کا نبی تو میرا پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ جب یہ عرض قبول نہ ہوئی تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اُس نبی کی اُمّت میں پیدا کر۔ الغرض! شعر:-

اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں	موسیٰ سے کوئی پوچھے رتبے تری اُمّت کے

فرمایا اللہ پاک نے یہ کبھی نہ ہوگا۔ لیکن اے موسیٰ میں تم کو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اکٹھا کروں گا ظاہر ہے کہ:-

مخمس

کسی کا بلند ایسا رتبہ نہیں ہے	سرِ عرش تعلیوں کوئی پہنچا نہیں ہے
یہاں لن ترانی کا کھٹکا نہیں ہے	درِ مصطفیٰ سنگِ موسیٰؑ نہیں ہے

یہاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

عطائیں سخا میں نعم میں کرم میں کلیسا میں آتش کدہ میں حرم میں		گلستاں میں صحرا میں جنت میں یم میں زمیں پر فلک پر عرب میں عجم میں

کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے

کجا لن ترانی کجا شان اسرٰے کجا طور سینا کجا عرش اعلٰے		کجا دشت ایمن کجا نور ادنٰے کجا سیر احمدؐ کجا سیر موسٰےؑ

یہاں چرخ نیلی ہے دریا نہیں ہے

تجھے حق نے قرآن میں ہے سراہا اس اکبر کو بھی انتہا تک نباہا		کیا بھی وہی تو نے جو دل سے چاہا رکھے کس سے اُمید الطاف شاہا

یہاں کا کوئی اور موسٰے نہیں ہے

روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور عطا کروں گا۔ ایک نور قرآن کا دوسرا ماہِ رمضان المبارک کا اور دو تاریکیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریکی قبر دوسری تاریکی قیامت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھکو تین چیزیں عطا کیں۔ اوّل میری اُمت کی جنت مشتاق ہوگی اَللّٰھُمَّ اِسْکُنْ ایاتی دوسرے میری اُمت سے دوزخ پناہ مانگے گی اور کہے گی:۔ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ تیسرے جو درود بھیجے گا مجھ پر فرشتے مجھ پر برابر پہنچاتے رہیں گے

حدیث شریف میں آیا ہے۔ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اُمت کیوں کر خراب ہوگی کہ جس کے اوّل میں ہوں اور بیچ میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں عیسٰی علیہ السلام۔ غرضکہ اس اُمت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ خود خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اور یہ کس کا صدقہ ہے۔ اُسی پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا

جیسا اللہ پاک شفیق رحیم و کریم ہے ویسا ہی اُس کا حبیب شفیق رحیم و کریم ہے اور کیسا رحیم کیسا کریم کہ کرمِ عام نے عذابوں کو بھی ثواب بنا دیا کیا کہنا۔

قصیدہ

ترے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا — ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا
تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ — رسولِ پاک تمہاری کتاب کیا کہنا
ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے — تمہارے قرب کا عالیجناب کیا کہنا
خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے — تمہاری چاہ کا رحمت مآب کیا کہنا
خدا کا مان کے کہنا کیا ہے کیا کہنے — تمہارے کہنے کا عالیجناب کیا کہنا
شفیع حشر، رسولِ کریم، ختم رسل — حبیب پاک تمہارے خطاب کیا کہنا
حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہوئے — تمہارا حُسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا
گنہگاروں نے جب رو کے یا غفور کہا — برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
تکیں گے اور نبی اُن کا مُنہ جو اُمت کو — وہ بخشوائیں گے روزِ حساب کیا کہنا

سُنا کے نعت نکیرین کو کیا خاموش
تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا

جس وقت اللہ پاک نے چاہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے پاس وہ مٹی لاکر جو زمین کا نورانی دل ہے پس جبرئیل علیہ السلام بموجب ارشاد ربّانی مع فرشتگان جنت الفردوس و رفیق الاعلیٰ زمین پر آئے ایک مُشت خاک مدینہ منورہ کے اُس مقام سے لی کہ جس مقام میں اب مزارِ مقدس حضور ہے اور مٹی نہایت روشن چمکیلی تھی۔ اُس میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملایا اور عطریات اور تسنیم جنت کے پانی میں اُس کا خمیر کیا اور بڑے موتی کی شکل بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا اور پھر زمین و آسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں

پر پکارا گیا۔ ھذا طینۃ حبیب رب العالمین وخاتم النبیین تاکہ پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کو سب پہچان لیں۔ پھر اہل عرش وکرسی کے ملائکہ نے اس کو پہچانا اور اُس کا طواف کیا اور تمام فرشتگان زمین وآسمان نے بھی پہچانا۔ پھر معبود حقیقی نے اس کو ریاضت کیواسطے مامور فرمایا۔ تو وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قیام کبھی رکوع کبھی سجود کبھی قعود میں اللہ جل شانہٗ وعم نوالہ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہاں تک ریاضت میں مشغول رہا کہ عرق عرق ہوگیا اور اس سے قطرے قطرے ٹپکنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اول قطروں کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک نبی آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیدا کئے۔ اب فرشتوں نے پکارا اے زمین والو خوش ہو کہ یہ مادۂ نورانی محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمۃ العالمین مشہور فی الاولین ومذکور فی الآخرین ہے اور پہاڑوں اور زمین وآسمانوں میں یہ صدا بلند ہوئی کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی لیاقت رکھ سکتا ہو وہ بارگاہ رب الجلیل میں درخواست دے

قطعہ

اس امانت کا طلبگار کوئی ہوئے تو — کون لینے کو ہے تیار کوئی ہوئے تو
اسکی قیمت ہے کہ دونوں جہاں کی قیمت — کون ہے اسکا خریدار کوئی ہوئے تو

جب اس امانت باکرامت کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی تو سب خاموش ہوگئے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔۔۔

قطعہ

بولے آدم یہ امانت تو مجھے ملجائے — ہے بڑی چیز یہ دولت تو مجھے مل جائے
بے بہا ہے جہاں کوئی نہیں لے سکتا — اس کی کوئی نہیں قیمت تو مجھے ملجائے

حکم ہوا۔ آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھو۔ تو یہ ودیعت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم خاکی کو عطا کی گئی
روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا تو روح کو ارشاد ہوا

کہ قالب آدمؑ میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے بدن کے اندر اندھیرے
کو دیکھکر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا کہ اے روح! آدم کی پیشانی کیطرف
تو دیکھ جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کی طرف دیکھا تو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
پر شیفتہ اور فریفتہ ہوگئی اور بے اختیار عاشقِ زار کی طرح ہزار جان و دل سے قالب میں داخل
ہوئی۔ لکھا ہے کہ روح کے داخل ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھولدیں اور عرش پر
جنت کے دروازوں پر اور ستونوں پر اور قبوں پر دیکھا لکھا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے روشن ہوگیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے اور اللہ
پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت پر بٹھایا جس کے سات سو
پائے تھے۔ پھر اس تخت کو حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل مقرب فرشتوں
نے کاندھوں پر اٹھایا اور آسمانوں اور عجائبات جنت کی سیر کرانے پھرے اور سب سے بڑھ کر یہ
توقیر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ سب نے
کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور سر جھکانے سے انکار کر دیا اس پر اللہ پاک غصہ

ہوا تو۔ شعر:۔

اِس جگہ سے اُسے نکال دیا	طوقِ لعنت گلے میں ڈال دیا

اور جنہوں نے سجدہ تعظیمی کیا۔ ان کو جداگانہ اکرام و انعام مرحمت فرمائیے۔ اُن مقربین
فرشتوں نے بڑے بڑے مراتب پائے یعنی کچھ اس تخت کے حامل ہوئے جبرئیل علیہ السلام
کو وحی پہونچانے کی خدمت عطا ہوئی۔ اسرافیل علیہ السلام کو لوحِ محفوظ کی
خصوصیت کا انعام مِلا۔ غرض جو کچھ آدم علیہ السلام کا پاس ادب تھا۔ فرمانبرداروں پر
انعامِ الٰہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تھا۔
روایت ہے۔ کہ جنت میں آدم علیہ السلام نے تنہائی سے گھبرا کر کسی انیس و ہم جلیس
کی جناب باری میں یہ خواہش کی کہ جوڑا پیدا کر تا کہ تنہائی کی وحشت دور ہو۔ فرشتوں نے

بحکم خداوند تعالےٰ جب آدم علیہ السلام سوئے تو اُن کی بائیں پسلی چاک کی قدرت کاملہ سے ایک خوبصورت عورت پیدا ہوئی اور ایک لمحہ میں سب قد و قامت اس کا درست ہو گیا پھر اُس پسلی کو فرشتوں نے ایسا ملایا کہ آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے ہی رہے اور اُن کو ذرا بھی خبر نہ ہوئی جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت انکی جنس سے پہلو میں بیٹھی ہے دیکھکر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہماری لونڈی ہے اور اس کا نام حوا ہے۔ یہ تمہاری وحشت دُور کرنے کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے چاہا کہ بی بی حوا کو ہاتھ لگائیں۔ حکم ہوا کہ اے آدمؑ اس کو ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا مہر ادا نہ کرلو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین اس کا مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ اس کا مہر دس بار میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ آدم علیہ السلام نے درود پڑھا۔ فرشتے شاہد و گواہ بنے۔ اور بی بی حوا کا آدم علیہ السلام سے عقد نکاح اللہ تعالےٰ نے منعقد کیا۔ مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت رب العزت نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوا کے ساتھ کیا اور کلام اقدس سے پڑھا تو شیطان کو دشمنی ہوئی۔ اور آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین پر آکر طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے اور تین سو برس تک سر نیچے ڈالے اور شرمندگی سے سر اوپر نہ اٹھایا اور آسمان کی طرف نہ دیکھا اور اسقدر روتے تھے کہ آنسو آنکھوں سے بند نہ ہوتے تھے۔ کہ اشک اگر تمام روئے زمین کے جمع کئے جائیں تو بھی آدمؑ کے اشک اُن سے زیادہ ہوں۔ غرضکہ آدم علیہ السلام نے اسقدر گریہ وزاری کی کہ آنسوؤں سے ایک ندی جاری ہوگئی اور تمام چرند و پرند اُن کو پی پی کر کہتے تھے کہ کیا ہی میٹھا پانی ہے آدم علیہ السلام یہ سنکر اور بھی زیادہ روتے تھے کہ میرے

کہ میرے رونے پر جانور بھی ہنستے ہیں۔ ندا ہوئی بارگاہ ایزدی سے کہ اے آدم یہ جانور سچ کہتے ہیں جو کوئی ہم سے ڈر کر اور اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے۔ اُس کے آنسو واقعی شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں اور اسی واسطے حضرت نے فرمایا ہے۔

روایت۔ تین آنکھیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالےٰ دوزخ سے انہیں نجات دیگا۔ ایک وہ آنکھ جو خدا سے ڈر کر روئے۔ دوسری وہ آنکھ جو گناہوں کی چیزوں کو نہ دیکھے۔ تیسری وہ آنکھ جو خدا کی عبادت کیلئے بیدار رہے۔ جب آدم علیہ السلام تین سو برس تک روئے اور آہ و زاری حد سے زیادہ گذری تو دریائے فضل و کرم جوش میں آیا اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدم کے پاس جاؤ اور آذان کہو پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور جہاں وہ سر جھکائے رو رہے تھے اذان کہنا شروع کی جس وقت اس کلمہ پر پہنچے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ آدم علیہ السلام نے آنکھیں کھول دیں اور نام کے سننے سے وحشت دور ہوئی اطمینان حاصل ہوا اور یاد آگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش بریں پر لکھا ہوا ہے۔ اس نام کے توسل اور طفیل سے دعا کرنا چاہیے اُسی وقت آدم علیہ السلام نے یہ عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھے بخش دے اُسی وقت فرشتوں کو حکم ہوا اے فرشتو! آدم ہماری درگاہ میں بہت بڑا شفیع لایا ہے اب تعظیم کرو اُس کی اور کہدو کہ ہم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت تمہاری خطا معاف کی لکھا ہے کہ بیشمار فرشتے اُس وقت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنکے جسم سے گرد و غبار جھاڑتے تھے اور کہتے تھے۔ لَا تَحْزَنْ اٰدَمُ۔ یعنی اے آدم کچھ غم نہ کرو۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا اے آدم تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے جانا۔ ابھی تو اُن کو پیدا بھی نہیں کیا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند تو نے مجھے جس وقت پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی سر اُٹھا کر عرش کی طرف دیکھا کہ پایوں پر لکھا ہوا تھا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بس میں نے جان لیا تھا کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اُسکا نام ملا کر لکھا ہی جو اُسے سب سے زیادہ پیارا ہے

ارشاد ہوا کہ اے آدم تو نے سچ کہا واقعی محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرا حبیب ہے اور جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے سب اُسی کے طفیل سے ہے۔ اگر اُس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو کچھ بھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اب ہم نے اس کے طفیل سے تیرا قصور معاف کیا ہے اور قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑے گا۔ اُس کی خطائیں ہم معاف کردیں گے اور اُس کی مرادیں پوری کریں گے۔ شعر:۔

	آدم کی خطا بخشی گئی دم میں دم آیا		جس دم کہ لیا پیش خدا نام محمدؐ	
	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا عادت الٰہی اس طرح ہوئی کہ حوّا کے شکم مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے لیکن جب حضرت شیث پیدا ہوئے تو وہ اکیلے پیدا ہوئے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور غیر کے درمیان مشترک نہ ہو۔ دیکھیے غیرت خداوندی نے اتنی شراکت بھی گوارا نہ فرمائی۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ جو اُن کی پشت میں تھا عہد لیا گیا تھا کہ اس کی تعظیم و توقیر کرتے رہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدم علیہ السلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ جو تمہاری پشت میں نور ہے اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اس نور مطہر کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہونے پائے۔ اور ارحام طیبہ و طاہرہ میں پیوند پاک تفویض کیا جائے چنانچہ وہ نور مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں منتقل کیا آدم سے شیث اور ادریس اور نوح اور ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم السلام کو ممتاز فرماتے ہوئے عبد المطلب تک اُن سے عبد اللہ میں آیا جس پشت میں یہ نور محمدی آتا تھا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا یعنی آدم علیہ السلام کی خطا اُسی نور پاک کی

ہوئی حضرت شیث علیہ السلام کے جسم میں مشک کی خوشبو اُسی نور پاک کے باعث سے آئی -
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اُسی کے تصرف نے ترائی اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السلام پر
آگ کو گلزار اُسی نور کی محبت سے بنایا - اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے دُنبہ اُسی نور کی بدولت سے آیا
اور بغیر ذبح ذبیح اللہ اُسی کے سبب سے کہلائے عبدالمطلب کی دعا نے اُسی نور کی بدولت
قبولیت کے درجے پائے حضرت عبداللہ کو دیکھکر تمام بت منہ کے بل گرتے تھے اور پکارتے
تھے کہ اے عبداللہ ہمارے قریب نہ آنا کیونکہ ہمارے مٹانیوالے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے وہ
یہی نور تھا اور عبداللہ جو ہر شجر و حجر سے سلام کی آواز سنتے تھے وہ اسی نور کا ظہور تھا فی الحقیقت

قصیدہ

نیرنگیاں عجب تھیں محمد کے نور کی
ہر جائی ادا تھی کرم کے ظہور کی

آنکھوں میں روشنی ہے محمد کے نور کی
بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں طور کی

ہر گل ہے جلوہ گاہ محمد کے نور کی
بلبل چہک رہی ہے ثنا میں حضور کی

غنچوں میں عطر ہے خوشبو حضور کی
نیرنگیاں ہیں گلوں میں محمد کے نور کی

ہم عاصیوں کو بخش گئی پاک کر گئی
موج آگئی جو رحمت رب غفور کی

رحمت نے آکے جوش میں کیں غرق کشتیاں
عیبوں کی معصیت کی خطا کی قصور کی

بت کہہ رہے تھے وقت ہلاکت کا آگیا
آمد ہے اب تو شافع یوم النشور کی

اکبر خدا کے فضل سے جنت کو ساتھ ساتھ
پڑھتا ہوا چلونگا میں نعتیں حضور کی

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت و قوت اور حسن و جمال میں
مشہور نزدیک و دور تھے لیکن حضرت عبداللہ ان سب میں ممتاز اور یکتائے روزگار تھے تمام بلاد
امصار میں انکے حسن و جمال کا چرچا اور صورت و سیرت کی دھوم تھی تمام اہل عرب اُنکی محبت کا دم

بھرتے تھے اور والدین بھی سب بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ ہی کو چاہتے تھے جسوقت عبداللہ مکہ کے بازاروں میں گزرتے تھے تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں وہ سب حضرت عبداللہ پر جان و مال سے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک اُن سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی جب حضرت عبدالمطلب کو یہ بات معلوم ہوئی تو ہمہ تن اُن کے نکاح میں مصروف ہو گئے اور زیادہ جستجو تھی کہ جو لڑکی قریش کے حسب و نسب صورت و سیرت میں خوب تر ہو وہ ان کے نکاح میں لائی جائے چنانچہ **وھب** زہری کی لڑکی بی بی آمنہ خاتون صورت و سیرت میں لاثانی اور آثارِ سعادت اُن کے نورانی چہرے سے عیاں تھے اہلِ تحقیق لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اُسوقت یہ انتظام اہتمام فرمایا کہ مکہ میں جتنے مرد تھے اُنمیں سے حضرت عبداللہ کو اور جتنی لڑکیاں تھیں اُنمیں سے بی بی آمنہ کو انتخاب فرمایا تھا۔ کہ یہی دونوں میرے محبوب کے ماں باپ ہیں

روایت ہے کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب کے ہاتھ وہب زہری کے گھر بھیجا وہب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا۔ **شعر**

بلبل نہ ادب پا نہ نہد در صفِ گلزار
تا گل بہ صفِ گاری او لب نہ کشاید

اب مہر کی شرطیں وغیرہ باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں غرضکہ یہ رشتہ دونو طرف پسند ہوا فریقین کا دِل خورسند ہوا عبدالمطلب نے وقت مقررہ پر دوست وغیرہ کو جمع کیا اور نکاح کیا اور بی بی آمنہ خاتون کو بیاہ کر گھر لائے پہلے ایک چاند روشن تھا اب دو چاند روشن ہو گئے۔ لکھا ہے کہ اب عبداللہ کے ماں باپ کبھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کبھی اپنی بہو کو دیکھکر خدا کا شکر بجا لاتے تھے کہ خدا نے جیسا بیٹا عطا کیا تھا ویسی ہی بہو عنایت کی

روایت ہے کہ جس دن نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کو عنایت ہوا بارہویں جمادی الآخری شب جمعہ تھی اُس شب کو جو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرفِ بزرگی بخشا وہ لیلۃ تھی اللہ پاک نے طرح طرح کی خیر و برکت اہلِ عالم پر نازل فرمائی کہ شب قدر سے

اُس شب کو بہتر سمجھو اور افضل جانو تو زیبا ہے اُس رات کو جنت کے مہتمم کو حکم ہوا کہ تمام جنتوں کے دروازے کھول دے کہ ہمارا حبیب ماں کے شکم میں آیا ہے اور عالم ملکوت و جبروت میں یہ حکم سنایا گیا کہ تمام مقدس مقاموں کو معطر کرو اور اطراف و سماوات میں خوشبو بساؤ چاروں طرف نور کی شمعیں روشن ہوں اور سارا جہان خوشبو سے مہک جائے۔ عرش و کرسی یہ خوشخبری سن کر مارے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارک باد ہونے لگی۔

قصیدہ

مبارک ہو کہ پیدا شاہ والا ہونے والا ہے
کہ جس کے نور سے گھر گھر اجالا ہونے والا ہے

بجے گا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا
محمد کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے

مٹیگی بت پرستی تخت اُلٹیں گے شیاطین کے
بتوں کے ملک میں اللہ والا ہونے والا ہے

کھلیں گے خلق پر جود و نوال حق کے دروازے
کہ کفر اسلام کے منہ کا نوالا ہونے والا ہے

گھٹائیں رحمتوں کی گلشنِ عالم پہ چھائیں گی
کہ پیدا کالی کالی زلف والا ہونے والا ہے

عرب میں چاند نکلے گا جہاں میں روشنی ہوگی
اندھیرے میں رسالت کا اُجالا ہونے والا ہے

نہ ڈالیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوق الفت کے
کہ پیدا اس چمن میں سرو بالا ہونے والا ہے

پلائے گا جو بھر بھر ساغر توحید مستوں کو
وہ ساقی شرابِ حق تعالیٰ ہونے والا ہے

شرابِ عشق احمد پی یہاں دل کھول کر اکبر
وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونے والا ہے

مولانا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں نُودِیَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِحَمْلِهَا مِنْ اَنْوَارِ الذَّاتِیَّۃ یعنی زمین اور آسمانوں میں خوشخبری سنائی گئی انوار ذاتیہ محمدیہ سے آمنہ خاتون کے حاملہ ہونیکی۔ فَنَطَقَتْ بِحَمْلِهٖ كُلُّ دَابَّةٍ لِقُرَيْشٍ بِفِصَاحِ الْاَلْسُنِ الْعَرَبِيَّةِ وَخَرَّتِ الْاَسِرَّةُ وَالْاَصْنَامُ عَلَى الْوُجُوهِ [illegible] بول اُٹھے آمنہ خاتون سے حمل کی خبر سنکر تمام چوپائے قریش کے عربی زبان میں

بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہو گئے تخت بادشاہوں کے گر پڑے بت منہ کے بل الٹے .
وبُشِّرَت وُحُوشُ المشارق والمغارب ودوابها البحرية اور بشارت دی مشرق اور مغرب کے وحشی
جانوروں چرند اور پرند دریائی جانوروں کو وبُشِّرَتِ الجنُّ باظلال زمانہ وبطلت الکہانۃ
ورہبت الرہبانیۃ اور بشارت دی جنوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب ہونے کی اور
سست ہوگئی کہانت اور مٹ گیا جوگیوں کا جوگی پنا ورأت امہ فی المنام فقیل لہا انک حملت
سید العالمین وخیر البریۃ فسمیہ محمد اذا وضعتہ فانہ ستحمد عاقبتہ اور آپ کی والدہ
کو خواب میں خوشخبری دی گئی کہ کوئی اُنسے کہتا تھا کہ تیرے پیٹ میں سردار تمام عالم اور بہتر ہے
ساری خلقت سے اور جب یہ پیدا ہوں تو انکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اس لیے کہ انجام
نیک ہے پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی جماعت کے ساتھ ایک علم سبز نوری صلی اللہ علیہ وسلم لیکر
دنیا میں جلو اور اس علم کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کرو اور منادی کردو کہ آج کی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم سے حضرت آمنہ مشرف ہوئی ہیں اور اہل زمین خوش ہو اور فخر کرو کہ دونوں جہان کے سردار
حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں خوشا قسمت اس امت کی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سا پیغمبر پائے اور زہے تقدیر اُس شخص کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور
پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

لکھا ہے کہ حضرت آمنہ کے حاملہ ہونے سے پہلے اہل قریش بسبب خشک سالی کے قحط کی مصیبت
میں مبتلا تھے تمام درخت سوکھ گئے تھے سبزہ تک زمین پر نہ دکھائی دیتا تھا سب آدمی اور جانور
دبلے ہو گئے تھے پریشانی ہی پریشانی تھی جسوقت حضور والدہ کے شکم مبارک میں رونق افروز ہوئے
تو اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا تمام درخت خشک سرسبز و شاداب ہوئے اور قسم قسم کے اناج
کی فصل نہایت عمدہ ہوئی جانور سب موٹے ہو گئے مویشی بکثرت دودھ دینے لگے اس سال

ایسا چین و آرام اہلِ عرب کو ہوا کہ اس برس کا نام سَنَۃُ الفَرَحِ والابتہاج یعنی فرحت اور خوشی کا سن غرضکہ اُسوقت عجب بہار تھی۔

قصیدہ

آمدِ مصطفےٰ سے ہے پھولا پھلا چمن چمن — آئی بہار ہر طرف کھِلنے لگا چمن چمن
شادی ہے ہر مقام میں نخل ہیں سب قیام میں — ڈالیاں ہیں سلام میں سر ہے جھکا چمن چمن
کلیاں تمام کھل گئیں شاخیں خوشی سے ہل گئیں — بلبلیں گل سے مل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہوا ہے پھول پھول — سنبل ہوئی روش روش گل سے بھرا چمن چمن
ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں — بلبلیں چہچہاتی ہیں صلِّ علیٰ چمن چمن
بادِ خزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سبکو آنٹتی — پھرتی ہے عطر بانٹتی بادِ صبا چمن چمن

نعت میں قیل و قال ہو مدحتِ ذوالجلال ہو
اکبر خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

محدث۔ ابن الجوزی بیان المیلاد النبوی میں لکھتے ہیں صرف ترجمہ لکھتا ہوں بخوفِ طوالت عربی نہیں لکھتا لکھتے ہیں کہ جس شب کو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کو عنایت ہوا اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوا کہ اے عرش انوار کے برقعے پہن لے اے کرسی فخر کی چادریں اوڑھ لے اے جنت کی حورو جنت کی کھڑکیوں میں آراستہ ہو بیٹھو۔ اے فرشتو! نور کے ٹیکے باندھ کر عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے داروغہ جنت کے دروازے کھول دے اے دوزخ کے مالک جہنم کے دروازے بند کر دے کہ ہمارے محبوب اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہوئے ہیں۔

روایت۔ حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینہ تک مجھے کوئی علامت حمل کی ظاہر نہیں ہوئی۔ جو عموماً اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بار معلوم ہوا کرتا ہے بلکہ جسقدر ولادت شریف کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا اتنا فرحت و سرور بڑھتے تھے اور طبیعت کو انبساط و شگفتگی ہوتی تھی اور سب سے زیادہ میری عزت و توقیر یہ ہوئی کہ ہر مہینے میں ایک

ایک پیغمبر آتے تھے اور مجھے خوشخبری سناتے تھے یعنی پہلے مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے آمنہ تمہارے شکم مبارک میں وہ صاحب عزت و تعظیم ہے جو سارے عالم کا بزرگ ہے۔ اور دوسرے مہینہ میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا تمہارے شکم میں فرزند ہے جو صاحب نصرت و فتوح ہے تیسرے مہینہ میں حضرت ادریس علیہ السلام اور چوتھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پانچویں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور چھٹے میں حضرت موسٰی علیہ السلام اور ساتویں میں حضرت داؤد علیہ السلام آٹھویں میں حضرت عیسٰی علیہ السلام تشریف لائے اور سب نے طرح طرح کے فضائل کے ساتھ خوشخبری سنائی مولانا برزنجی اپنے رسالہ مولود شریف میں تحریر فرماتے ہیں وَقَدْ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذَوُو رِوَایَۃٍ

ترجمہ۔ اور تحقیق اچھا جانا اُٹھ کھڑے ہونے کو وقت ذکر پیدائش حضرت کے اُن اماموں نے جو روایت کرنے والے ہیں۔ فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ۔ پس خوشخبری ہو جیو اُس کیلئے جسے تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند ہے۔

روایت ہے۔ کہ جب چاند کے حساب سے نو مہینے پورے ہوئے اور وقت آپکی پیدائش کا قریب آیا تو آپ کی والدہ کے پاس بہت سی عورتوں کے ساتھ حضرت بی بی آسیہ اور حضرت مریم علیہما السلام عالم قدس سے حاضر ہوئیں اور بہت سی جنت کی حوریں آپکے ساتھ تھیں آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اُن سے میرا سارا گھر بھر گیا۔ اور وہ سب یہی کہتی تھیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں آپکی خدمت کیلئے بھیجا ہے آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اسوقت مجھے کچھ پیاس معلوم ہوئی اُسی وقت ایک نورانی فرشتہ میرے پاس آیا اُس کے ہاتھ میں ایک شربت کا گلاس بھرا ہوا تھا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اُس میں گلاب سے زیادہ خوشبو آرہی تھی۔ ہاتھ میں دیا اور کہا۔ اسے پی لو۔ یہ جنت سے تمہارے لئے شربت آیا ہے۔ چنانچہ خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ اُسوقت تشنگی رفع ہوئی اور سکون حاصل ہوا۔ پھر اُس فرشتے نے یہ التجا کی اُظْہُرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَظْہَرْ یَا سَیِّدَ الْعٰلَمِیْنَ اَظْہَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

پڑہو درود پڑہو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑہو

مسدس

ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ | شہنشاہِ ابرار تشریف لاؤ
رسولوں کے سردار تشریف لاؤ | دو عالم کے مختار تشریف لاؤ

زمیں کو بھی عزت ہو عرش علیٰ کی
دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی

کھڑے تھے ملک وہی تقلید اب ہو | کہ خوش جس سے روح رسولِ عرب ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو | اٹھو تا کہ تعظیم محبوب رب ہو

فجاء محمد بشیراً نذیرا
فصلوا علیہ کثیراً کثیرا

درود و سلام بوقت قیام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

فخرِ آدم فخرِ حوّا | فخرِ نوح و فخرِ یحییٰ
فخرِ ابراہیم و موسیٰ | فخرِ اسمٰعیل و موسیٰ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے | دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے | عاصیوں کی لاج والے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں
داغ سینے کے دکھائیں
اشک کے دریا بہائیں
سامنے ہو کر سنائیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

پوری یا رب یہ دعا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر
ہم در مولا پہ جا کر
یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہا ہو
اب تو باب جود وا ہو
کیونکہ محبوب خدا ہو
ہاں جواب اس کا عطا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
تم پہ اترائے ہوئے ہیں
دور سے آئے ہوئے ہیں
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

جان کر کافی سہارا
خلق کے وارث خدارا
لے لیا ہے در تمہارا
لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو
ہم ہوں دربار خدا ہو
اس طرف سے یہ ندا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو
ہم ہوں دربار خدا ہو
اس طرف سے یہ ندا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اکبر شیدا تمہارا — پھر رہا ہے مارا مارا
جابجا تم کو پکارا — اس کی اب سن لو خدارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

عاشقِ مائل کی سن لو — یا نبی محفل کی سن لو
سامعین کے دل کی سن لو — اکبر بسمل کی سن لو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ شاہ انس و جاں ہیں — وارث کون و مکاں ہیں
رہنمائے دو جہاں ہیں — پیشوائے مرسلاں ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

نور رب العالمیں ہو — جلوۂ حق الیقیں ہو
سرورِ دنیا و دیں ہو — دلمیں آنکھوں میں مکیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بادشاہِ انبیاء ہو — نور ذات کبریا ہو
حامیٔ روز جزا ہو — خلق کے مشکل کشا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

عرش اعظم پر تمہیں ہو — خلق کے رہبر تمہیں ہو
ساقیٔ کوثر تمہیں ہو — شافعِ محشر تمہیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

قابلِ مدح و ثنا ہو — جو لکھوں اس سے سوا ہو
آپکی توصیف کیا ہو — یعنی محبوب خدا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

دور ہے غم کا کنارا
دیجئے جلدی سہارا
سرورِ عالم خدارا
پار ہو بیڑا ہمارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

میرے مولیٰ میرے سرور
پہلے قدموں پر رکھے سر
ہے یہی ارمان اکبر
پھر کہے یہ سر اٹھا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

چاہیے یہ سلام پیش کرے

انیس مجلسِ شاہ و گدا سلام علیک
جلیس مسندِ عرشِ علیٰ سلام علیک
طبیب خلق حبیبِ خدا سلام علیک
دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک
زخاکِ ہند برائے صبا سلام علیک
رساں بجلوہ گہ مصطفےٰ سلام علیک
بہ بر بہ گریہ و زاری زما گدا یانش
بہ بارگاہِ شہنشاہِ ما سلام علیک
رساں ز عاجز و مسکین و بے نوا و فقیر
بحضرت شہ ارض و سما سلام علیک
غریب پرور و بیکس نواز و رحمتِ کل
پناہِ عام شفیع الورےٰ سلام علیک
رسولِ پاک علیک الصلوٰۃ و التسلیم
نبی خالقِ ہر دو سرا سلام علیک
ضیاء شمعِ شبستانِ حق علیک سلام
بہارِ انجمن کبریا سلام علیک

رسد ز اکبر بیچارہ یا نبی ہر دم
ہزار بار بروحِ شما سلام علیک

نعت

جبکہ پیدا وہ شہ زمن ہو گیا
اک جہاں غیرتِ اہلِ چمن ہو گیا

وقتِ میلاد ہر غنچہ گلزار میں — خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہوگیا
تخت اوندھے ہوئے اور ابلیس بھی — بے وطن بے وطن بے وطن ہوگیا
بت شکستہ ہوئے اور خطاب آپ کا — بت شکن بت شکن بت شکن ہوگیا
آپ کے روئے روشن پہ خود شیفتہ — ذوالمنن ذوالمنن ذوالمنن ہوگیا
آپ کے فیض سے بحر فضل خدا — موجزن موجزن موجزن ہوگیا
چاک عشاق کا آپ کے ہجر میں — پیرہن پیرہن پیرہن ہوگیا
تم پہ قربان ہمارا شہ انبیاء — جان وتن جان وتن جان وتن ہوگیا

آپ کے ہجر میں اکبر نیم جاں
خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہوگیا ۔

مسدس

لو وہ فخر ایوب تشریف لائے — لو وہ جان یعقوب تشریف لائے
لو وہ کل کے مطلوب تشریف لائے — لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے
سلامی خدا ہے سلامی بشر ہوں
درود و سلام اُن پہ آٹھوں پہر ہوں

مبارک ہو سرکار تشریف لائے — غریبوں کے غمخوار تشریف لائے
شفیع گنہگار تشریف لائے — وہ کل کے مددگار تشریف لائے
نبی سب براتی ہیں دولہا یہی ہیں!
کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہیں

شہنشاہ عالم ہوا جلوہ فرما — مفضل معظم ہوا جلوہ فرما
شیاطین کو ہے غم ہوا جلوہ فرما — رسول مکرم ہوا جلوہ فرما

وہ سلطانِ کونین پیدا ہوئے ہیں
کہ اللہ بھی جس پہ شیدا ہوئے ہیں

بیاں کر سکے کون توصیف اُن کی
گوارا نہ تھی حق کو تکلیف اُن کی
کہ تعریفِ خالق ہے تعریف ان کی
بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی
حسینوں کی کل خوبیاں لے کے آئے
حبیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے

کسی نے کہا یہ تو سردار کل ہیں
کوئی بولا گلزارِ وحدت کے گل ہیں
کسی کی صدا تھی یہ ختم رسل ہیں
کسی نے پکارا یہ خیر سُبل ہیں
جو پوچھا کہ کچھ تو کہو کون ہیں یہ
ندا آئی مختار دو کون ہیں یہ

ہے جن کا بڑا بول بالا وہ یہ ہیں
سہارے رہے ہیں جنکا اجالا وہ یہ ہیں
رسالت کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں
جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں
رسول ان کا اقصےٰ میں خطبہ پڑھیں گے
ملک ان کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے

یہ بچپن میں بھی کارپیری کریں گے
امیروں سے اونچی امیری کریں گے
فقیروں کی یہ دستگیری کریں گے
شہنشاہ ان کی فقیری کریں گے
بہت خوب سے خوب ہیں خوب ہوں گے
خدا ان کو چاہے گا محبوب ہوں گے

یہ کل ہیں حکومت ہے کس کی انہیں کی
بڑائی سب سے عزت ہے کس کی انھیں کی
کھلی سب سے امت ہے کس کی انھیں کی
خدا کو محبت ہے کس کی انھیں کی

خدائی بھی انکی خدا بھی نہیں کا
ہے رتبہ سب سے بڑا مرتبہ انہی کا

نبی دین اسلام والے یہی ہیں ۔۔۔ بڑے نیک انجام والے یہی ہیں
حقیقت میں احکام والے یہی ہیں ۔۔۔ ہے اِن کا نشان نام والے یہی ہیں

یہی عرش پر ہوں گے معراج والے
قدم ان کے چومیں گے سب تاج والے

خبردار آشفتہ حالی خبر لے ۔۔۔ گدا کی شہنشاہ عالی خبر لے
بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے ۔۔۔ خبر لے غریبوں کے والی خبر لے

خبر لے کہ ہے ہر بلا نے خبر لی
جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی

ہوئی ہے نہ ہوگی خوشی ایسی اکبر ۔۔۔ ہوں عیدیں فدا عید میلادِ شہ پر
ہوئے فرش سے عرش تک کل معطر ۔۔۔ یہ عالم منور وہ عالم منور

دو عالم کئے ایک جلوہ نے روشن
مکاں آمنہ کا بنا دشت ایمن!

لاکھوں فرحتیں اس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضور انورؐ نے اس دنیا کے ظلمت کدہ کو روشن فرمایا اور کروڑوں مسرتیں اس ساعت کی مسرت کے صدقے کہ جس ساعت میں سرکار اطہر نے اس جہان کے ویرانے کو رشکِ گلشن بنایا ازل سے ابد تک کی سب شادیاں اس شادیٔ مولود پر فدا اور اول سے آخر تک کی کل عیدیں اس عید میلاد کے نثار ہوں اور کیوں نہ ہوں یہ سب انہیں کے تو طفیلی ہیں ۔

اشعار

عید میلاد یہ تیری ہوں فدا کل عیدیں ۔۔۔ یہ بنے عید کا گل گل کی ہوں بلبل عیدیں
عید میلاد محمد سے نہیں بڑھ سکتیں ۔۔۔ لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمل عیدیں

یہ بہاریں یہ پھبن ان میں کہاں سے آتیں
عید میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی

گر نہ پاتیں میرے پیارے کا توسل عیدیں
اپنی ہستی پہ کریں غور و تامل عیدیں

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود و سلام اے خدا تھیج بیحد

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروح محمد و آلِ محمد

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میرا اجالا ہو گیا ہر در و دیوار پر نور ہی نور نظر آتا تھا ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و بام کعبہ پر معلوم ہوئے اور جس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اتریں۔ ایک بی بی حوّا۔ دوسری بی بی آسیہ تیسری بی بی سارا۔ چوتھی بی بی ہاجرہ۔ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دوسری کے پاس زمرد کا لوٹا۔ تیسری کے پاس سفید حریر چوتھی کے پاس بہشتی عطر دان۔ چاروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلا دیا اور حریر سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان مہک گیا اور بزبان حال سے فرمایا۔ اشعار

بوا اس مہ لقا کو گود میں لو
چھپا لو مصطفےٰ کو گود میں لو

اجالا ہو گیا دونوں جہاں میں
اب اس بدر الدجےٰ کو گود میں لو

جو چاہو فرحتِ دل راحتِ روح
تو اس راحت فزا کو گود میں لو

نگاہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں
لو اس یوسف لقا کو گود میں لو

ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب
تم اپنے دلربا کو گود میں لو

خدارا بد نگاہوں سے بچا لو
چھپا کر مصطفےٰ کو گود میں لو

ہے جنت کا چمن قربان اس پر
گلِ رنگیں ادا کو گود میں لو

وہ کہتی تھیں محبت سے یہ اکبر
حبیبِ کبریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا آپ اس وقت گود میں سے اترے اور سجدے میں جا کر عرض کرنے لگے۔ یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی یا اللہ میری امت کو بخشدے۔ یا اللہ میری امت کو بخشدے

سر سجدۂ معبود میں رکھ کر یہ شہ نے عرض کی | یارب ھب لی اُمتی یارب ھب لی اُمتی

غیب سے آواز آئی وَھَبْتُكَ اُمَّتَكَ یَا عَلٰی ھِمَّتِكَ یعنی بخش دی تجھ کو تیری اُمت بسبب تیری بلند ہمت کے

آواز آئی اے نبی بخشی تجھے امت تیری | تجھ پر ہوئی رحمت مری اعلیٰ ہوئی ہمت تیری

اور حکم ہوا کہ اَشْھِدُوْا یَا مَلَائِکَتِی اَنَّ لِحَبِیْبِی لَا یَنْسٰی اُمَّتَہٗ عِنْدَ الْوِلَادَۃِ فَکَیْفَ یَنْسَاھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی گواہ ہوا اے فرشتو کہ میرا حبیب پیدائش کے وقت بھی اپنی اُمت کو نہیں بھولا پھر قیامت میں کیوں کر بھول جائے گا مسلمانو! قربان ہو جاؤ اُس محبوب پر کہ جس نے دنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر کی ہے

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جس روز آپ پیدا ہوئے تمام روئے زمین پر ایک نور تھا اور عجب شاہانہ ظہور تھا ہر مذہب و ملت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے اپنے طریقے سے آپکی خبریں دیتا تھا یعنی اہل کتاب اپنی کتاب سے اور نجومی ستاروں کے حساب سے کاہن لوگ اپنے ضوابط و آئین سے اصحاب فال اپنے قوانین سے

روایت ہے کہ بی بی صفیہ آپکی پھوپی فرماتی ہیں کہ آپکی ولادت کے وقت میں حاضر تھی تمام مکان روشن ہو گیا اور اُس روشنی میں چھ چیزیں عجیب دیکھیں ایک یہ کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور یارب ھب لی امتی فرمایا۔ دوسرے یہ کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ یہ پاک و صاف ہیں تم تکلیف نہ کرو چوتھے یہ کہ آپ ختنہ کیے پیدا ہوئے پانچویں یہ کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ستارۂ روشن کی طرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جس پر نورانی خط سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا چھٹے یہ کہ اسوقت آپ نے بہت فصاحت کے ساتھ شہادت کی انگلی اٹھا کر یہ فرمایا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت حضرت عبد المطلب آپکے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ شریف میں تھا یکبارگی دیکھا کہ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی سے جھوم کر چار دیواری کے ساتھ جھکا اور مقام ابراہیم میں

سجدہ کیا اور پھر اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہو گئیں۔ در و دیوار سے دفعتاً یہ آواز تکبیر بلند ہوئی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی الْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ مِنَ الْاَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ یعنی بڑا رب ہے محمد ﷺ کا جس نے مجھے اب بتوں کی نجاست اور مشرکوں کی ناپاکی سے پاک کیا اور آواز آئی کہ اے اللہ کے مقبول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جس نے اُنکی زیارت کی اُسکے لئے سعادت ہے اور اپنی مراد کو پہنچا پھر حضرت عبدالمطلب نے کوہِ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ کبھی کبھی بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا ہے اور کوہ مروہ کی طرف دیکھا تو وہ بھی جوشِ مسرت سے اسی طرح مضطرب ہے۔ اب یہ غیب کی آوازیں سُنکر اور یہ کیفیات عجیب غریب دیکھکر حیران پریشان کھڑے تھے کہ ایک آدمی گھر سے بلانے آیا اور کہا کہ اے مکہ کے سردار بشارت ہو تم کو کہ تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جس کے نور سے تمام مکان روشن ہو گیا اور خوشبو سے بس گیا۔ اور مکہ کی گلی گلی چمک گئی اور مہک گئی۔ یہ سُن کر حضرت عبدالمطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ سے پوچھا کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں۔ خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں اس لئے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب و خیال ہے حضرت آمنہ نے فرمایا سچ ہے اور جو جو عجائبات نظر سے گزرے تھے وہ سب بیان کئے تو حضرت عبدالمطلب نے بکمال شوق دیکھنا چاہا حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں محافظانِ غیب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے انکی زیارت سے مشرف نہ ہو لیں اس وقت تک اور کو اجازت نہ ہوگی یہ سن کر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اس طرف اشارہ کیا جہاں آپ جلوہ فرما تھے عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا فوراً ایک شخص غیب سے تلوار کھینچکر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈرکر کانپنے لگے اور الٹے ہٹ آئے ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا مجبوراً چپ رہے۔ منقول ہے کہ آپکی پیدائش کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر پڑے۔ نوشیروان بادشاہ عجم کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہو گیا چودہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت الٹ دیئے گئے شیاطین کی قوت ناطقہ سلب ہو گئی اور پارسیوں کا آتشکدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی تھی بالکل بجھ گیا

دریائے ساوا جو عراق عجم میں درمیان ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا تھا۔ یک لخت سوکھ گیا صحرائے سماوا جس میں ہزاروں برس سے پانی کی ایک بوند نہ تھی اُس میں پانی کی ندی جاری ہو گئی کہ وہ ایک بڑی ندی ملک شام میں مشہور ہے الحمد للہ

قصیدہ

جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا
کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا
کیا بشر کیا ملک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نور حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا
بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوج ہر سمت سجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا
ہر طرف نور ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا سب کو جنے حسیں تھے گھٹانے لگا
پھر تو بحر شریعت میں موجیں اُٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں بڑھیں
خوب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا
کنگرے قصر کسریٰ کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتشکدوں کی بجھانے لگا خشک صحرا میں پانی بہانے لگا
سونگھ کر جلتی کھینچی وہ خوشبوئے تن پھیکے رحمت حق چمن در چمن
کہہ کے انت نبی پڑھ کے صل علیٰ بلبل خوشنوا چہچہانے لگا
موم پتھر ہوا بول اُٹھے جانور اُلٹا سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو ایک جا گئے دو شجر انگلیوں میں سے چشمہ بہانے لگا
ساتھ بوبکر اور عثمان علی پنجتن پاک پہ بیچے گلی در گلی ۔
دل میں پیدا ہوا اے خدا کر بھلا ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا ۔

روایت ہے کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا نورانی آسمان سے زمین پر اترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں کی اور گھوڑوں کی آتی تھیں وہ ابر حضرت کو میرے پاس سے اٹھا کر لے گیا اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی اور مشرق و مغرب کی طرف پھراؤ اور انبیا کی پیدائش کے مقامات میں لیجاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہم سب پر ظاہر کرو کہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی پکارنے والا پکارتا تھا کہ ان کو کنجیاں نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اخلاق سب پیغمبروں کے دو آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ بعد ایک ساعت کے آپکو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی کیا خوب کیا خوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر مقرر ہوے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب الگ الگ عنایت ہوئے تھے وہ سب آپ کی ذات والا صفات میں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو اشرف و افضل بنایا۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ اور ان سب میں سے مومنین صالحین اور اولیا انبیا کو انتخاب کیا اور ان کل میں سے جناب احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھانٹ لیا ازل سے لیکر ابد تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مہکتا ہوا کوئی ایسا پھول گلشن کائنات میں کھلا ہے نہ کھلیگا۔

جب باغ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
اک پھول اُس میں سے چھانٹ لیا تھیں جتنی ڈالی پھولوں کی
وہ پھول ہوئے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا
جس نے کھل کر اِس عالم میں اک شان نکالی پھولوں کی
اُس گل کا محمد نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
شاخ اُس نے کاٹی کانٹوں کی جب اُس نے ڈالی ڈالی پھولوں کی

جیسے تاروں میں ہو جلوہ مہتاب کا وہ پیارا بڑھکر چار اصحاب کا
سید عالم ہیں کسی کو تمام نے لگا دل کسی کا اداسے بھانے لگا

اگر رستہ کی ہیں یہ چار التجا ان میں کوئی تو پوری ہو بہر خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینہ بلا او یہ تسکین دے دل ٹھکانے لگا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جب نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا وہیں تھی آپ نے اسی وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا اس کے جواب میں غیب سے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا اور اسی وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اس کی روشنی میں ملک شام کے شاہی محل نظر آئے

روایت عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے مروی ہے کہ آپ کی پیدائش کیوقت میں وہیں تھی میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور تارے آسمان سے اتنے جھکے ہیں کہ مجھے گمان تھا کہ اب زمین پر گر پڑیں گے

روایت ہے سفیان ہذلی سے کہ اس رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ میں تھا صبح ہوتے ہی آرام کیلئے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد کیا کہ سو رہیں سب نے دیکھا کہ دفعتاً ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان میں معلق ہوا اور ندا کی کہ اے سونے والو! اٹھو کہ یہ وقت سونے کا نہیں ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اسوقت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ نے ظہور اجلال فرمایا۔ اسلام کا ستارہ چمکا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ اس واردات سے ہم سبکو خوف معلوم ہوا۔ مکہ میں سب اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

درود و سلام اے خدا بھیج بیحد | بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو تم شوق سے پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اُس کی ہی مہک سے مہکی ہے اُس کی ہی چمک سے چمکی ہے
ہے جتنی نگہت غنچوں کی ہے جتنی ڈالی پھولوں کی

جنت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے
یاں رنگ جدا ہے تینوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی

ہے رشک جگر کے زخموں کو حسرت ہے جگر کے داغوں کو
روضے پہ شہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولوں کی

طیبہ کا مالی کہلاؤں روضے پہ چڑھانے کو آؤں
اک ہاتھ میں گجرا کلیوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی

یہ مدح سرائے حضرت ہے اس سے اسکو کیا نسبت ہے
اکبر متوالا مولے کا بلبل متوالی پھولوں کی

واقعات رضاعت

اس میں سب کا اتفاق ہے کہ سات دن آپکی والدہ نے دودھ پلایا پھر چند روز ثوبیہ ابولہب کی لونڈی نے دودھ پلایا اور آپکی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جسکو ابولہب نے مژدۂ ولادت شریف اس سے سنکر آزاد کر دیا تھا کہ جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا۔

روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے دشمن رسول تیرا بعد مرنیکے کیا حال ہوا۔ ابولہب نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ سخت سخت عذابوں میں مبتلا رہتا ہوں لیکن پیر کی رات کو اُن دو انگلیوں سے دوزخ سے پانی پینے کو ملتا ہے جن سے میلادِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کرنیکا اشارہ کیا تھا اور میرے عذابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اس رات مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ مسلمانو اور انصاف کرو کہ جب ابولہب کافر دشمن رسول کہ جس کی مذمت کا کلام اللہ گواہ ہے میلادِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے تو جو مسلمان کہ اپنا

جان ومال اِس میلاد شریف کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالےٰ کے انعام واکرام اور عطیات سے محروم رہ سکتا ہے یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب لدنیہ شرح شفائے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے۔

پڑہو درود پڑہو عاشقو درود پڑہو　　درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑہو

ثویبہ کے بعد یہ دولت ابدی وسعادت سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی حلیمہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوے ایک رات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی کہ اے بنی سعد کی عورتو خبردار ہو اللہ تعالےٰ نے برکت نازل فرمائی ہے کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے اور وہ دِن کا سورج اور رات کا چاند ہے اور دوڑو اور جلدی کرو اور شتاب اِس دولت کو لو خوشا تقدیر اس عورت کی جو اس کو دودھ پلائے حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میرے قبیلہ کی عورتوں نے جو سنا تو اپنے خاوندوں کو ساتھ لیکر مکّہ کی طرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی سواریوں کو تیز ہانکنے لگے حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی نہایت سست اور ضعیف تھی۔ ہر چند اُسکو ہانکتی تھی لیکن وہ آہستہ چلتی تھی اِسوجہ سے میں پیچھے رہ گئی جب مکّہ میں پہنچی تو دیکھا کہ میرے قبیلے کی عورتیں جو مجھ سے پہلے پہنچ چکی تھیں اُنھوں نے قریش کے لڑکے جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لئے اور میں نے ہر چند تلاش کیا کوئی لڑکا مجھ کو نہ ملا تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی۔ دفعتاً کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد بڑی شان والے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر تھی کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں۔ آدمیوں نے کہا کہ مکّہ شریف کے سردار عبد المطلب ہیں پھر حضرت عبد المطلب نے باآواز بلند کہا کہ بنی سعد کی عورتو۔ ! تم میں سے کوئی باقی ہے جو ہمارے پوتے کو لے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں جلدی سے بول اُٹھی کہ میں فقط باقی ہوں اُنھوں نے میرا نام پوچھا تو میں نے کہا حلیمہ تو بولے کہ اے حلیمہ میرا ایک پوتا ہے اور اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے بنی سعد کی عورتوں نے اُسے یتیم جان کر نہیں لیا تو اُسے لیلے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اُنکے ہمراہ مکان میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں

کہ ایک بی بی کہ اُن کا چہرہ جیسے چودہویں رات کا چاند روشن ہو بیٹھی ہیں معلوم ہوا کہ آپکی والدہ ہیں حضرت عبدالمطلب نے میرا حال بیان کیا سنکر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی اور اِس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اوڑھے سو رہے ہیں اور اُس نورانی جسم میں سے خوشبو مہک رہی تھی جس وقت میری نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی ہزار جان سے عاشق ہو گئی اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہو کر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینہ مبارک پر رکھا آپنے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھکر مسکرائے میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیکر گود میں اُٹھا لیا اور اپنے داہنی طرف سے دودھ پیش کیا آپنے پیا پھر میں نے چاہا کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں آپنے نہیں پیا اور اپنے بھائی کیلئے چھوڑ دیا اللہ اللہ یہ انصاف اور یہ عمر۔ شعر

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دودھ پیا	نصف آپ لیا نصف برادر کو دیا
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے بی بی حلیمہ آپکو لیکر تین دن تک مکہ معظمہ میں رہیں پھر رخصت ہوئیں جب اپنے مقام پر آئیں اور اُن کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لیکر میں بھی چلی تو اونٹنی پر آگے حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا تو اُسی اونٹنی نے کعبہ کی طرف سجدے کئے اور ایسی تیز اور چالاکی سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں پیچھے رہ گئیں اور اونٹنی اِس دولتِ عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ کو لیکر کیسی اتراتی ہوئی زبانِ حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی کہ۔

ابیات

میں آج اپنے پیارے کو لیکر چلی ہوں	خدا کے دُلارے کو لیکر چلی ہوں
نصیبہ مرا ناز کرتا ہے مجھ پر	کہ روشن ستارے کو لیکر چلی ہوں

ہیں سب انبیا اُنکا منہ تکنے والے	میں کل کے سہارے کو لیکر چلی ہوں
ہوئے وہ جہاں جسکے جلووں سے روشن	اُسی ماہ پارے کو لیکر چلی ہوں
چلی رقص کرتی وہ یہ کہہ کے اکبر	میں آج اپنے پیارے کو لیکر چلی ہوں

پیچھے جوڑہ گئی تھیں یہ حال دیکھکر وہ سب قبیلے والیاں کہنے لگیں کہ اے حلیمہ یہ کیا بات ہے کہ آتے تو تیری اونٹنی چل بھی نہ سکتی تھی اور اب یہ سب سے آگے جاتی ہے اور اب تو تیری اونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ وہ اونٹنی بولی اور کہنے لگی قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں۔

ابیات

جس قدر ناز کروں آج مجھے زیبا ہے	کہ مری پشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمتِ عام کو مکّے سے چلی ہوں لے کر	میں بھی یکتا ہوئی راکب جو مرا یکتا ہے
آج وہ دن ہے کہ گردوں پہ زمیں ہنستی ہے	اِس پہ اِس شان سے یہ چاند جو آج نکلا ہے
ایسے بنڑے کے بھلا کیوں نہ میں سہرے گاؤں	سب نبی جسکے براتی ہیں یہ وہ دولھا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

پھر حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہ اب تیرے نصیب جاگے کیونکہ تیری گود میں حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں جو تمام مخلوقات جن و بشر کے سردار ہوں گے اور اُنکی سب کائنات فرمانبردار ہوگی اور کہتی ہیں کہ جس منزل پر جاکر قیام کرتی آپکی برکت سے اللہ تعالے اس مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کردیتا ہے جب میں گھر میں پہنچی تو آپکے قدم کی برکت سے میرے گھر میں اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری بکریاں بیاہیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں اور میرے سب جانور موٹے تازے ہوگئے تب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو اپنی بکریوں کو ساتھ چرانے لگے اور میرے پہلا نصیب حضرت کے پانوں کا [illegible] موٹے تازے ہوگئے

اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلے کی بکریاں حضرت کو اکثر سجدہ کرتی تھیں اور پائے مبارک کو چومتی تھیں اور اللہ تعالےٰ نے سب کے دِل میں آپ کی محبت ڈالدی اور سبکو آپ کا اعتقاد بڑھ گیا جس کسی کو کوئی بیماری ہوتی تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگاتا مرض دور ہو جاتا اور اُس جگہ سے کہ بس قبضہ ہاتھ لگتا تھا خوشبو آنے لگتی تھی اور حلیمہ فرماتی ہیں کہ جس روز سے آپ میرے ہاں تشریف لائے مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ رہی آپ کے چہرۂ انور سے مکان روشن رہتا۔ اور جب کسی اندھیری کوٹھری میں جانے کی ضرورت ہوتی تو حضرت کو گود میں لیجاتی تو وہ کوٹھری روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینی ہوتی بے تکلف اُس نور کی روشنی میں لے لیتی۔

غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ — بڑے حلم والے کو لائی حلیمہ
ملا دین و دنیا کا سردار تجھکو — تری بات حق نے بنائی حلیمہ
یہ حلم و ثواب اِنکے حصہ میں آیا — کھلائی تو یہ ہے دائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے — گلِ ہاشمی چمن سے لائی حلیمہ
وہ اللہ والا تری گود میں ہے — تمنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت — عجب روشنی تونے پائی حلیمہ
بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے — بڑی دولتیں لوٹ لائی حلیمہ
جو حور و ملک کو میسر نہیں ہے — وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہ
تری گود میں وہ گلِ مطلب ہے — کہ طالب ہے جسکی خدائی حلیمہ
نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی — بڑی کی یہ تو نے کمائی حلیمہ

ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر
تھی حبیب محمدؐ کی دائی حلیمہ

اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچھونوں پر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں آپ نے اپنے بستر پر پیشاب پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے معمول تھا کہ وقت مقررہ پر پیشاب پاخانہ سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرت کا منہ دھلاؤں تو خود بخود غیب سے دُھل جاتا تھا۔ مجھے نہلانے دُھلانے پونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی۔ اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینہ میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنا بڑھتے تھے چنانچہ دوسرے مہینہ آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت سے اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بہ فصاحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۔ پھر نہایت عقلمندی کی باتیں فرمانے لگے۔ کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلنے کو آپ سے کہتے تو آپ فرماتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو پیدا نہیں کیا۔

غزل

جو لڑکے ہم جا بجا کھیلتے تھے ‏— نہ اُن میں کبھی مصطفیٰ کھیلتے تھے
روایت ہے اکثر محلے کے لڑکے ‏— جو مکے کی گلیوں میں آ کھیلتے تھے
سمجھاتے تھے اُنکو بھی راہِ ہدایت ‏— عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے
کہیں لات ماری کہیں توڑ ڈالا ‏— بتوں میں رسولِ خدا کھیلتے تھے
صنم توڑتے تختِ شیاطین اُلٹے ‏— وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے
کھلونے بنے چاند سورج نبی کے ‏— اشاروں پہ سوئے سما کھیلتے تھے
تھی عرفان کی گیند وحدت کا بلّا ‏— وہ میدان ہو میں سدا کھیلتے تھے
نہ کھیلے تھے وہ کھیل نبیوں نے اکبر ‏— جو یہ خاتم الانبیا کھیلتے تھے

اور بچپن ہی سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اُٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ میں اور بسم اللہ کہہ کر اُٹھاتے اور تمام شجر و حجر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حلیمہ فرماتی ہیں کہ کبھی چاند سے باتیں فرماتے تھے اور جس طرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اُسی طرف پھر جاتا تھا فرشتے آپ کو جھولا جھلاتے تھے یہ حلیمہ سعدیہ قبیلہ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں افصح العرب ہوں اِسلئے کہ قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشو و نما پائی۔

روایت حلیمہ سے ایک دِن آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ بھائی دِن کو گھر میں نہیں رہتے حلیمہ بولیں دِنکو بکریاں چرانے جایا کرتے ہیں فرمایا کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کرینگے حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپکے کمالات بابرکات دیکھ کر بیحد محبت ہوگئی تھی یہ چاہتی تھیں کہ ایک گھڑی کو جدا نہ ہوں اِسلئے بھلاتی تھیں اور پیارے الفاظ سے آپ کو لوریاں دے کر سلاتی تھیں اور زبان حال سے یہ فرماتی تھیں

لوری

یہ حلیمہ کہہ رہی تھی مرے گلعذار سوجا
ترے جاگنے کے صدقہ میری جان زار سوجا

تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سوجا
راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سوجا

بنی سعد کا قبیلہ ہوا باغ باغ تجھ سے
مرا دودھ پینے والے گلِ نوبہار سوجا

مرا دل ہو تجھپہ واری مری جان تجھپہ صدقہ
مرے نور عین سوجا مرے شیرخوار سوجا

ہے یہ عین وقتِ راحت مرے سینہ سے لپٹ جا
آنکھوں میں نیند کا ہے ترے خمار سوجا

ہے یہ گرمیوں کا موسم کڑی دھوپ پڑ رہی ہے
نہ جا بکریاں چرانے سوئے کہسار سوجا

تجھے لا جھلاتے ہیں پنکھے کھڑے یہ فرشتے
آرام کر حبیب پروردگار سوجا

تری چاند سی جبیں پہ مری روح ہو تصدق	تری مست انکھڑیوں پر مری جان نثار ہو جا
کیا جانے کیا کریں گی تری شرمگیں نگاہیں	ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار ہو جا
ہے یہ وعدہ اس کا سچا اللہ بخش دے گا	امت کے ہائے آنا نہ ہو بیقرار سو جا
ہوا ورم پائے شہ پہ تو کہا خدائے اکبر	ترا آنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سو جا

لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیمہ کو دلشکنی بھی پسند نہ ہوئی اور آپ کا منہ ہاتھ دھویا۔ بالوں میں کنگھی کی سرمہ لگایا۔ کپڑے سفید پہنائے اور ایک ہار مہرہ یمنی کا نظر بد کے خیال سے گلے میں ڈالا آپنے اُسی وقت وہ ہار نکال کر پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میرا حافظ حقیقی میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپ عصا لیکر بھائیوں کے ساتھ ہوئے اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوگئے دوپہر کیوقت بیٹا حلیمہ سعدیہ کا دوڑتا روتا پیٹتا بدحواس گھر میں آیا اور کہا کہ اے ماں بھائی حجازی کی جلد چل کر خبر لے شاید ہی ہے کہ تو اس کو زندہ پا سکے۔ حلیمہ یہ سنکر گھبرائیں اور کہا کہ تو اُن کا مفصل حال بیان کر اُس نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگل میں تھے۔ ناگاہ دو شخص آئے اور اُنکو اُٹھا کر لے گئے اور پہاڑ پر بٹھا کر اُنکا پیٹ چاک کیا اور آگے کا کچھ حال مجھے معلوم نہیں کہ کیا گزرا یہ سنکر حلیمہ اور اُنکا شوہر سخت حیران و پریشان ہوئے اور دونوں بتیابانہ پہاڑی کی طرف دوڑے جب آپ کے پاس پہنچے تو صحیح و سالم پایا اور دیکھا کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور چہرۂ مبارک متغیر ہو رہا ہے۔ حلیمہ کو دیکھکر آپنے تبسم فرمایا۔ حلیمہ دوڑکر لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا اور ماجرا دریافت کیا آپنے فرمایا اے مادر مہربان۔ میں بھائیوں کے ساتھ چراگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتاً دو شخص ہیبتناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے اور کہتے ہیں کہ وہ جبرئیل میکائیل تھے۔ بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کی طرف اُٹھا لائے ایک کے ہاتھ میں ابریق نقرہ دوسرے کے ہاتھ میں طشت زمردین تھا کہ جو برف سے لبریز تھا ایکنے بہ لطف مہربانی تکیہ دے کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا تھا کہ کچھ درد و الم مجھے معلوم نہیں ہوا پھر پیٹ میں ہاتھ ڈالکر آنتیں نکالیں

اور برف کے پانی سے دھوکر اپنی جگہ پر رکھدیا۔ پھر دوسرا شخص اپنے ساتھی سے بولا کہ بس ہٹ جاؤ اب جو حکم میرے لئے ہے اُس کی تعمیل کروں اُسنے بھی میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اُس میں سے نکال کر پھینک دیا اور کہا هٰذا حظ الشیطان مِنكَ یا حبیب اللهِ۔ یعنی اے حبیب اللہ کے یہ شیطان کا حصہ ہے تجھ سے بعد اس کے میرے دلکو معرفتِ حق اور یقین صادق اور نورِ ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھدیا اور ایک نورانی خاتم سے مہر کی اور ہاتھ میرے سینہ کے شگاف پر پھیرا جس کا اثر میرے جسم کی رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے اور وہ شگاف فوراً بھر گیا اور سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا۔ اور ایک خط سینے سے ناف تک باقی تھا ۵

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بی بی حلیمہ آپ کو پہاڑ سے گھر لے گئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کو مکہ پہنچا دیا جائے حلیمہ کہتی ہیں کہ رات کیوقت غیب سے آواز آئی کہ اب خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور بطحائے مکہ تجھے خوشخبری ہو کہ نور اور روشنی اور زیب و زینت تجھ میں پھر آتی ہے۔ القصہ آپ کو مکہ پہنچا دیا۔ حضرت عبدالمطلب آپ کو دیکھکر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہ کے ساتھ بکمال احسان و انعام پیش آئے اور اسقدر مال و زر دیا کہ مالامال کر دیا۔ لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ پھر دوبارہ خدمت میں حاضر ہوئیں ایک دفعہ نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے زمانہ میں اور حضرت نے اُنکو بہت کچھ دیکر رخصت کیا اور دوسری بار جنگ حنین کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے اور اپنی چادر مبارک کا اُن کیلئے بچھونا کیا اور بہت احسان اور بخشش کی پھر حضرت حلیمہ اپنے خاوند اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حُلیہ شریف

خلقتِ تمام اعضائے رئیسہ مبارک کی اعتدال پر تھی اور اعضا کا اعتدال مزاج اقدس کے اعتدال پر دلالت

کرتا ہے۔ قد آپ کا میانہ۔ گویا بوستانِ لطافت کا ایک نہایت زیبا نونہال ہے اور اُس میں معجزہ یہ تھا کہ جب آپ سامنے تشریف لاتے تو سب آدمی آپکے مقابلہ میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے بیچ میں ہوتے تو آپ کے مونڈھے سب سے بلند ہوتے۔ دوسرے یہ کہ آپکے قد مقدس کا سایہ نہ تھا۔ چاندنی میں نہ سورج کی دہوپ میں۔

روایت ترمذی و حاکم۔ سر آپ کا بڑا تھا لیکن اِس قامتِ زیبا پر نہایت موزوں اور خوشنما تھا۔ بال آپکے گھونگھر والے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں اور ایک معجزہ بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر دھوکر بیماروں کو پلاتے تو شفا پاتے تھے پیشانی ایسی نورانی تھی کہ جیسی اندھیری رات میں چاند روشن ہو چہرۂ انور آپکا صاف وشفاف اور روشن تھا کہ ہر چیز کا عکس اِس میں معلوم ہوتا تھا اور گول تھا۔ حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے۔ اللہ پاک اُنسے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

ابیات

پتلی پتلی بھویں تھیں خوش منظر	ہوئے قربان ہلالِ عید اُن پر
ناک الائشوں سے پاک ایسی	شمع کی لو بلند ہو جیسی
رہتی آنکھیں بغیر سرمہ سیاہ	کثرتِ شرم سے زمیں پہ نگاہ
دونوں آنکھوں پہ سرخ ڈورے تھے	اور رخسار گورے گورے تھے
گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی	سرخی آمیز پیاری رنگت تھی
خطِ مشکیں تھا آپ کا گنجان	اور کشادہ تھے آپکے دندان
لب تھے گویا ٹپکتی رحمت تھی	پشت پر خاتم نبوت تھی
خوشنما ایسی صاف تھی گردن	گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن
سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار	اور شکم صاف مطلعِ انوار
تھا بدن صاف آپ کا بے مو	تھی پسینہ میں عطر کی خوشبو

جوڑِ اعضا کے تھے بہت مضبوط — ایک سے ایک خوشنما مربوط
لمبی لمبی تھیں انگلیاں زیبا — ہاتھ نرمی سے غیرتِ دیبا
تلوا پاؤں کا تھا بہت گہرا — رہتا چلنے میں خاک سے اونچا

آپ کے حسن بے مثال و جمالِ باکمال کا یہ عالم تھا کہ صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے آپ کی مانند نہیں تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب تر کوئی شے نہیں دیکھی۔ گویا آفتاب کا نور آپ کے چہرے میں جاری ہو رہا ہے اللہ اللہ آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر دل بیتاب ہو جاتے تھے نگاہیں تڑپ جاتی تھیں

قصیدہ

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی — روشن ہیں ترے نور سے سورج بھی قمر بھی
دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی — بول اُٹھے ترے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
جس وقت چلے تم ہوئے خوشبو سے معطر — کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در بھی
محبوب دو عالم ہے کدھر دیکھئے دیکھے — مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں اُدھر بھی
ہاں او قدِ انداز ہمیں چھوڑ نہ بسمل — صدقے ترے ایک تیرِ نظر اور ادھر بھی
جے ڈالیں گے جاں شربتِ دیدار کے بدلے — مرنے پہ تو ملتا ہے تو ہم جائیں گے مر بھی
اک میں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے — اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
حقا ہے تری یاد سے آباد زمانہ — گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی
اُف اُف یہ تری گرمیٔ رفتار سوئے عرش — جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریل کے پر بھی
پھرتا ہوں تصور سے مدینے کے چمن میں — گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی
اک دم میں وہ حل کرتے ہیں مرعقدہ لاحل — وابستہ اشاروں میں قضا بھی ہے قدر بھی

ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں کھڑے آس لگائے	یا شاہ دو عالم نظرِ لطف ادھر بھی
کیا وقت عبادت ہے سہانا اُٹھو اکبر	ہیں نغمہ سرا حمد مرغان سحر بھی

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندھیری رات سے زیادہ کالی گیسوؤں اور اُجلے دن سے زیادہ روشن رخسار کی قسم کھائی ہے اور اُنکی بہاریں اور اُنکی پھبن اُنکے درد مندوں سے پوچھو جنکی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قصیدہ

والّیل کی خوشبو سے مہکتے ہیں یہ کالے۔ اے گیسوؤں والے
ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے۔ اے گیسوؤں والے
کتنا ہی گنہگار ہو۔ کیسا ہی سیہ کار۔ پرسش نہ ہو زنہار
رحمت سے جسے اپنی تو کملی میں چھپا لے۔ اے گیسوؤں والے
اندھوں کو نظر آئیں پھر احمد کے کل انداز۔ کھل جائیں یہ سب راز
دم بھر کیلئے میم کا پردہ جو اُٹھا لے۔ اے گیسوؤں والے
اب بارشِ رحمت کے لئے آکے جھکا ہے۔ پہچان لیا ہے
سایہ ہے ترے قد کا یہ بادل نہیں کالے۔ اے گیسوؤں والے۔
جو امتِ عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر۔ رکھدے میرے سر پہ
یہ بوجھ ہے بھاری اسے سر تیری بلا لے۔ اے گیسوؤں والے
چل چل کے تری راہ میں قیمت ہوئی افزوں۔ اب دینے لگے خوں
گوہر سے بنے لعل میرے پاؤں کے چھالے اے گیسوؤں والے
کہتی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ اِدھر کو آجا۔ کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں ہر سے ٹالے۔ اے گیسوؤں والے

یہ گور کی منزل بڑی پر خوف و خطر ہے ۔ ہر طرح کا ڈر ہے
بیکس کی خبر کون یہاں تیرے سوا لے اے گیسوؤں والے

عیبوں سے میرے ہند وہ تاریک ہوا ہے ۔ اک دام بلا ہے
صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کے شرابوں کے پیالے ۔ اے گیسوؤں والے
قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنا لے ۔ اے گیسوؤں والے
میرے دلِ صد چاک کا تو شانہ بنا لے ۔ اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زلف کی بالوں کی بلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبرئیل سے خالق نے کہا جاؤ سویرے ۔ محبوب سے میرے
یہ کہنا کہ آ وصل کا خلوت میں مزا لے اے گیسوؤں والے

راجاؤں کے سر پر ہے بنایا تجھے راجہ ۔ معراج ہے آ جا
اب کھولدئے سات سماوات کے تالے ۔ اے گیسوؤں والے

ہم نے تو تجھے دیکھ لیا دیکھ لے تو بھی ۔ جو ہم میں ہے خوبی
آنکھوں میں مگر سُرمۂ مازاغ لگا لے اے گیسوؤں والے

حضرت نے کہا حق سے یہ جا کر مرے غفار ۔ امت ہے گنہگار
فرمایا کہ غم اس کا نہ کر بخش دیا لے ۔ اے گیسوؤں والے

بخشا تری امت کو کہیں ذکر نہ کرنا ۔ کچھ فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے مری ترے حوالے ۔ اے گیسوؤں والے

جس منزل محمود میں تو جلوہ فگن ہے جو رشک چمن ہے ۔ اکبر کی دعا لے وہیں اکبر کو بلا لے اے گیسوؤں والے

درود و سلام اے خدا بھیج بےحد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ازروئے احادیث کل مقدس و متبرک مقاموں میں سے چار مقام افضل و اعلیٰ مانے گئے ہیں۔ ایک مکہ شریف ایک مدینہ شریف۔ ایک عرش معلی۔ ایک بیت المقدس اور ان چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا گیا ہے۔ اور یہ فضیلت اور عظمت مدینہ کی زمین کے اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس سے جسم پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا ہوا ہے یہ ٹکڑا سب سے افضل و اعلیٰ انور و اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پرنور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاک قدم کی بدولت ہیں

قصیدہ مدینہ شریف

نبی کے قدم آئے سوئے مدینہ	بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ
نہیں بھاتیں واعظ مجھے اور باتیں	کئے جائیے گفتگوئے مدینہ
ادب سیکھو رضواں یہ جنت نہیں ہے	چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ
سفید اور سیہ میں ہی جس کا اجالا	ہے اس میں وہی ماہروئے مدینہ
خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود	قسم جس کی کھاتا ہے کوئے مدینہ
گریباں میں منہ ڈال کر اپنا دیکھے	ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ
مبارک ہو لیکر مجھے کس ادا سے	مدینہ چلی آرزوئے مدینہ
ہو دل تیرے صدقہ نظر تیرے قرباں	حبیبِ خدا ماہروئے مدینہ

دکھا بلبلِ روحِ اکبر کو یارب
بہارِ گلستانِ کوئے مدینہ

دیگر

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ	مری خاک ہو خاک کوئے مدینہ

ہے حسرت مری روح کو بن کے قمری	میں کوں کوں سدا کو بہ کوئے مدینہ
کبھی باغِ جبرئیل پر نغمہ سنجی	کبھی نعت خواں کو بہ کوئے مدینہ
یہ جنت سے تعبیر کرتے ہیں جسکو	ہے ویرانہ چار سوئے مدینہ
مریضوں کو نسخہ بلبلوں کو مژدہ	ہے خاکِ شفا خاک کوئے مدینہ
تمنا ہے یا رب دکھا دے سنگھا دے	تجلی محبوب بوئے مدینہ
مرے پاؤں اور خارِ صحرائے طیبہ	مرا سر ہو اور خاک کوئے مدینہ
ہو آنکھوں میں سکھ اور کلیجے میں ٹھنڈک	ترے نور سے ماہ روئے مدینہ
مدینہ بنے میرا دل یا الٰہی	مدینہ میں ہو ماہ روئے مدینہ

جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن
لگا آنکھ میں خاک کوئے مدینہ

ارشاد فیض بنیاد وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا اس آیہ مقدس سے بھی اللہ تعالےٰ کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے اس کا خوب پتہ چلتا ہے آپ کے ذکر پاک کی رفعت اللہ اللہ یعنی تمام قرآن شریف میں آپکے القابوں آپکے خطابوں آپکے اسمائے پاک کی آرائش ہے جنت کے درختوں کے پتوں پر قبوں پر خیموں پر عرش کی پیشانی پر آپکے ذکر خیر کی زیبائش ہے۔ اور زمین پر مسجدوں میں آپکے نام کی پانچوں وقت پکار ممبروں پر خطبوں میں آپکی مدائح کا اظہار ہر ملک میں آپکا شہرہ ہر زبان میں آپکا ذائقہ خانقاہوں میں آپکے اوراد و اشتغال ذکر و فکر کی ہو حق درسگاہوں میں آپ کے حسن و جمال خلق و کمال کا سبق واعظ کی مجلسوں میں آپکے تذکرے اور مناجاتیں مولود شریف کی محفلوں میں آپکی سوانح اور نعتیں ہیں۔

نعت

نعتوں کی مضامیں کی ہو جلوہ نما ڈالی	ہمراہ لئیں پھولوں کی چُن چُن کے سجا ڈالی
اس شان سے حضرت کے روضہ پہ چڑھا ڈالی	کلیوں کے بنا گجرے پھولوں کے بنا ڈالی

بیماری عصیاں کا پتا نہ لگا رکھا
مسرور ہوئی آنکھیں پر نور ہوئیں آنکھیں
رضوان تیری جنت میں پھول ہوئے ہیں آپ کے لیے
نازاں نہوں کیوں عاصی حضرت کی شفاعت پر
اے منکر دیکھو تو ہر نخل کی جھک جھک کر
ستار ترے آگے کیا پیش کرے عاجز
انگور کی جا دل ہیں بادام کی جا آنکھیں
اے ابر کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا

جب تیری شفاعت نے صحت کی سہا ڈالی
جس جس نے محمد کی خاک کف پا ڈالی
پتوں سے ملا پتے ڈالی سے ملا ڈالی
سب آگ گناہوں کی رحمت نے بجھا ڈالی
تعظیم محمد کا دیتی ہے پتا ڈالی
عیبوں کی جو گٹھری تھی رحمت نے چھپا ڈالی
منظور یہ فرما لو محبوب خدا ڈالی۔
ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضہ پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی
طاقوں میں نیا جالی جالی میں سجا ڈالی

معجزات جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دونوں جہاں تابع فرمانِ محمد
رتبہ میں ہے یہ عرش معلیٰ سے بھی اونچی

اللہ سے کم سب سے بڑی شان محمد
اللہ غنی کرسیٔ ایوان محمد

معجزہ - ایک عورت ایک شخص کو لائی جو پیدائشی گونگا ایک لفظ کبھی اُس کی زبان سے نہیں نکلا تھا جب حضور نے اس سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں تو وہ گونگا کہتا ہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جب گنگ نے کی آپ کی تصدیق رسالت
پھر کیوں نہ ہو کونین ثناخوان محمد

معجزہ - یک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اُدھر تشریف لے گئے تو ایک بھیڑیے نے اُس چرواہے کو خبر دی - کہ تیرے جنگل میں محبوب خدا تشریف لائے ہیں تو اُن کے حضور میں حاضر ہو اور تیری بکریوں کی میں حفاظت

کرتا رہونگا چرواہا یہ خبر سنکر فوراً حاضر ہوا اور ایمان لاکر قربان ہونے لگا۔ شعر

کی بھیڑئیے نے دشت میں گلے کی حفاظت ۔ چرواہا بھی ہونے لگا قربان محمدؐ

ایک شخص مستسقی جس کو جلندہر کا مرض تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بہت علاج کیا لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوئی ۔ اُسی وقت حضور نے تھوڑی سی خاک زمین سے لیکر اور اُس میں تھوڑا لعاب دہن ملاکر دیا ۔ اُسنے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہوگئی اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کے صدہا علاج ہوئے لیکن صحت نہیں ہوئی حضور نے کچھ پڑھکر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اُسیوقت پٹ سے کھل گئیں سبحان اللہ

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا ۔ صدقہ تیرے اے چشمۂ فیضان محمدؐ

معجزہ ۔ حضور کا ایک غلام سفینہ نام کہیں جارہا تھا جنگل میں پہنچکر راستہ بھول گیا تھا سامنے سے کیا دیکھتا ہے شیر تریاں چلا آرہا ہے یہ دیکھکر بہت گھبرایا اور کہنے لگا میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں ۔ شیر نے حضرت کا نام سنتے ہی گردن جھکالی اور دُم ہلاکر آگے ہولیا یہانتک کہ رستہ پر لاکر کھڑا کیا اور آہستہ آہستہ کچھ بولا اور سلام کرکے چلدیا ۔ سبحان اللہ ۔ شعر

گمراہی سے دریا سے سفینہ کو ترایا ۔ ہے شیر تریاں تابع فرمان محمدؐ ۔

معجزہ ۔ ایک اونٹ نے حضور کو سجدہ کرکے عرض کیا کہ میرا مالک مجھپر بہت بوجھ لادتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے حضور نے اُسکے مالک کو بلاکر اُسکی سفارش کردی کہ اسپر بوجھ کم لادا کرو پیٹ بھر کر چارہ دیا کرو ۔ معجزہ ۔ اسی طرح ایک روز حضور ایک باغ میں تشریف لیگئے وہاں ایک اونٹ نہایت شریر تھا جو کوئی اُس باغ میں جاتا اُسے کاٹنے کو دوڑتا حضور کو جو اُسنے دیکھا سامنے آکر سجدہ کیا اور حضور نے اُسکی ناک میں نکیل ڈالدی وہ اونٹ حضور کی برکت سے نہایت غریب اور سیدھا ہوگیا ۔

معجزہ ۔ ایکدن بہت سے اصحاب و انصار حضور کے ساتھ تھے ایک بکریوں کے گلے میں پہنچے تو بکریوں نے حضور کو سجدہ کیا ۔

سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ ۔ حیوان بیابان تھے مسلمان محمدؐ

معجزہ ۔ ایک اعرابی نے حضور سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو تو معجزہ دکھلاؤ ۔ کہا کہ اچھا

اچھا فلاں درخت کو بلاؤ۔ اعرابی نے درخت کے قریب جاکر کہا کہ تجھے وہ شخص بلاتے ہیں وہ درخت اپنی جگہ سے آکر بولا السلام علیکم یارسول اللہ یہ دیکھکر وہ اعرابی حیران ہوگیا اور کہا کہ اچھا اب اسے اپنی جگہ واپس بھیج دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اے درخت اپنی جگہ چلا جا یہ سنکر وہ درخت جھکا اور سجدہ کرکے اپنی جگہ جالگا۔ سبحان اللہ۔ شعر

سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ	اشجار بھی پہچانتے ہیں شان محمد

معجزہ۔ ایک قصبہ میں حضور تشریف فرما تھے۔ وہاں کئی معجزے ظاہر ہوئے ایک عجیب معجزہ یہ ہے۔ ایک عورت حضور کا امتحان لینے کو حاضر ہوئی۔ چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں اور عورت جب وقت حضور میں پہنچی ہے تو ایک لڑکا دو مہینے کا اس کی گود میں تھا۔ وہ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیک یارسول اللہ

مادرم از خشم گفتش ہیں خموش ۔۔ کیست افگند ایں شہادت را بگوش
ایں کیست آموخت اے طفل صغیر ۔۔ کہ زبانت گشت در طفلی جریر
گفت حق آموخت و آنگہ جبرئیل ۔۔ در بیاباں جبرئیلم من رسیل
پس رسولش گفت اے طفل رضیع ۔۔ چیست نامت باز گو و شو مطیع
گفت نامم پیش حق عبدالعزیز ۔۔ عبد عزا پیش ایں یک مشت نیز
من ز عزا پاک و بیزار و بری ۔۔ حق آنکہ دادت پیغمبری

دوماہ کے لڑکے نے دی حضرت کی گواہی	جس وقت کہ دیکھا رخ تابان محمد

معجزہ۔ ایک روز ابوجہل چھ کنکریاں مٹھی میں چھپاکر لایا اور کہنے لگا۔ مثنوی شریف

سنگہا اندر کف بوجہل بود ۔۔ گفت کائے احمد بگو ایں چیست زود
گر رسولی چیست در دستم نہاں ۔۔ چوں خبر داری ز راز آسماں
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہاست ۔۔ یا بگویند آں کہ ما حقیم و راست

گفت بوجہل آں دمم نادر تراست ۔ گفت حق آرے ازاں قادر تراست

گفت شش پارہ مجرد دستِ تست ۔ بشنو از ہر یک تو تسبیح درست

از میانِ مشتِ او ہر پارہ سنگ ۔ در شہادت گفتن آمد بے درنگ

لاالہ گفت و الا اللہ گفت ۔ گوہرِ احمد رسول اللہ سفت

گفت نبود مثلِ تو ساحر دگر ۔ ساحراں را سر توئی و تاجِ سر

چھ کنکروں نے صاف پڑھا کلمۂ طیب ۔ بوجہل نہ لایا مگر ایمان محمدؐ

معجزہ - ایک لکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا جس پر جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطبہ پڑھا کرتے تھے جب دوسرا ممبر تیار ہو گیا تو حضورؐ ممبر پر تشریف لیجاکر خطبہ شروع کر دیا لکڑی ہی تھے کہ

مثنوی شریف

استنِ حنانہ از ہجرِ رسول ۔ نالہ مے کرد ہے چو اربابِ عقول

در میانِ مجلسِ وعظ آں چناں ۔ کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں

در تحیر ماند اصحابِ رسول ۔ کز چہ مے نالد ستون با عرض و طول

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ۔ گفت جانم در فراقت گشت خون

از فراقِ تو مرا چوں سوخت جاں ۔ چوں نہ نالم بے تو اے جانِ جہاں

مسندت من بودم از من تاختے ۔ بر سرِ منبر تو مسند ساختے

گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند ۔ شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

یا دراں عالم حقت سروے کند ۔ تا تر و تازہ بمانی تا ابد

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش ۔ بشنو اے غافل کم از چوبی مباش

قطعہ

تب رونے لگا استنِ حنانہ بلک کر ۔ اٹھا نہیں صدمۂ ہجرانِ محمدؐ

چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی	اللہ غنی خلق فراوان محمدؐ

معجزہ۔ حضور کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا موم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے۔ ایک یکہ ایک مرتبہ رات کو مکہ معظمہ کے بڑے بڑے کفار حاضر تھے اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا کفار نے عرض کیا کہ حضرتؐ معجزہ دکھلائیے کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جاویں تو ہم آپ پر ایمان لائیں حضرتؐ نے اسی وقت کلمہ شریف کی انگلی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

پتھر تو بنے موم ہوں مہتاب کے ٹکڑے	ہے ارض و سماوات میں فرمان محمدؐ

معجزہ۔ ایک مرتبہ حضور جنگل کو تشریف لے جا رہے تھے کہ آواز آئی یا رسول اللہ۔ آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور شکاری پڑا سوتا ہے حضور وہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا۔ کیا کہتی ہے۔ ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ مجھے اس شکاری نے یہاں باندھ رکھا ہے۔ اور اس پہاڑ پر میرے بچے بھوکے رو رہے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر کیلئے چھوڑ دیں تو دودھ پلا آؤں۔ حضور نے اسی وقت اس ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ادھر تو وہ ہرنی دودھ پلانے گئی اور ادھر شکاری جاگا۔ اور پوچھا کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے گئی ہے ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ ابھی دودھ پلا کر واپس آتی ہے اتنا ہی گفتگو میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہرنی اپنے دونوں بچے ساتھ لے کر آ رہی ہے۔ شکاری نے جو دیکھا کہ ہرنی آ گئی حیران ہو گیا اور پڑھنے لگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔ اور اس تمنا میں کہ حضور مجھ سے خوش ہو جائیں ہرنی کو مع بچوں کے چھوڑ دیا۔ اب وہ ہرنی مع بچوں کے کودتی اچھلتی پھرتی تھی اور کہتی تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بشعر

بے رحم کہ صیاد سے ہرنی کو چھڑایا	بچے نہ ہوں کیوں اس کے ثنا خوان محمدؐ

معجزہ۔ ایک شخص ایک لڑکے کو جو اسی دن پیدا ہوا تھا۔ حضور میں لایا۔ حضور نے اس بچے سے دریافت کیا میں کون ہوں۔ شعر

کیا شان ہے اے صل علیٰ شانِ محمدؐ | گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبی ہو

معجزہ۔ غزوۂ خندق میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اُسکی بی بی نے پونے تین سیر آٹا جَو کا تیار کیا جس وقت گوشت دیگ میں چڑھا دیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لیچلیں۔ حضور نے باآواز بلند پکار دیا اور تمام اہلِ خندق سے کہدیا۔ آج جابر کے یہاں سب کی دعوت ہے اور حضرت صلعم نے جابر سے فرمایا کہ تم چلو اور میں جب تک نہ پہنچوں چولھے سے دیگ نہ اُتارنا اور روٹی نہ پکانا۔ جسوقت حضور تشریف لائے۔ تھوڑا لعاب دہن دیگ میں اور خمیر میں ڈالدیا۔ اور حکم دیدیا کہ دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلاتے جاؤ چنانچہ حضرت جابر نے ایسا ہی کیا۔ اس لشکر کے تمام آدمی جو کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے سب شکم سیر ہو کر کھا گئے۔ اور حضرت جابر کا بیان ہے۔ کہ میں نے دیگ کو دیکھا۔ تو قسم خدا کی کہ اسی طرح جوش مارتی تھی۔ اور آٹا جتنا تھا اُسی قدر برتن میں بھرا ہوا نظر آتا تھا ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا اِسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا۔ حضور نے اپنی انگشت مبارک ایک جگہ پر زمین پر رکھی۔ وہاں فوراً چشمہ جاری ہو گیا اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ شعر

غزوں میں کھلایا کبھی پلایا کبھی مگر پاس۔ کھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبر۔	جز نامِ خدا کچھ نہ تھا سامانِ محمدؐ کافی ہے چھپا لینے کو دامانِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو۔	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اور بے انتہا معجزے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مشہور و معروف ہیں۔

یعنی مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے جنت کی حوریں دایہ بن کر آئیں۔ جسم اطہر کی خوشبو اور نور سے۔ عالم معطر و منور ہو گیا۔ ستر مبارک کبھی نہ کھلا جو کھلتا تھا تو فرشتے چھپا دیتے تھے چاند سے ہواز میں۔ باتیں کیں۔ جدھر کروٹ لی

اُدھر پھر گیا۔ پسینہ وہ خوشبودار کہ ایک دُلہن کے لگایا گیا پشت تک اُس کی اولاد سے خوشبو نہ گئی اور اُن کا گھر بیت العطار مشہور ہوا۔ جس کوچے میں نکلے معطر و منور ہو گیا۔ ڈھونڈنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ کمرِ اقدس سے پٹکا نکل گیا ہجرت کی رات کو دیکھتے آنکھوں تشریف لے گئے کسی کو نظر نہ آئے۔ ہمیشہ دھوپ میں بادل سایہ کئے رہتا ؏

کہیں گر دھوپ میں محبوب جاتا	تو ابر آکر دھیں چھاتا لگاتا

اور فرماتے ہیں جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں۔ تم نہیں سنتے آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ سوتے جاگتے یکساں سنتے تھے۔ آپکا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندانِ مبارک سے نور جھڑتا تھا ایسا کہ کھوئی ہوئی چیز مل جاتی تھی سبحان اللہ۔

تیرے دنداں ہیں دُرِ عدنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
صدقے قامت پہ سروِ چمنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
تو نے کعبہ میں جلوہ دکھا کر، دونوں عالم کو شیدا بنا کر۔
شان کردی عیاں ذوالمننی۔ میرے پیارے رسول مدنی
رشکِ جنت ہے تیرا مدینہ۔ مشک و عنبر سے بہتر پسینہ
تیرے قد پہ فدا گلبدنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
لاکے قرآن رنگ دی خدائی میٹھے لفظوں کی لذت چکھائی
شہد جنت تھی شیریں سخنی۔ میرے پیارے رسول مدنی
ایک عالم کو کلمہ پڑھایا۔ لات ٹھوکر سے اپنی گرایا
بت خانوں میں کی بت شکنی میرے پیارے رسول مدنی

خضر کا فخر دنیا میں آیا بھولے بھٹکوں کو رستہ بتایا
دور کر دی غریب الوطنی میرے پیارے رسولِ مدنی

ہوا رنج و الم جب زیادہ۔ کیا امت کی بخشش کا وعدہ
نہ کی حق نے تری دل شکنی میرے پیارے رسولِ مدنی

میری آنکھوں کے پردے میں آکر طور سینا یہ سینا بنا کر
کیجئے دل میں جلوہ فگنی میرے پیارے رسولِ مدنی

ایک دندان کے بدلے ہیں توڑے دانت اپنے دہن میں جو چھوڑے
تھے وہ عاشق اویس قرنی میرے پیارے رسولِ مدنی۔

تو وہ ظلِ خدائے جہاں ہے تیرے سایہ میں کون و مکاں ہے
کیجئے اکبر پہ پرتو فگنی میرے پیارے رسولِ مدنی

گفتار و حلاوت نطق کے شہد سے وہ شیریں کہ عسل کی کیا اصل ہے۔ آواز وہاں پہنچی کہ جہاں بشر کی آواز پہنچنا ناممکن قریب و بعید کے لوگ آپ کا وعظ یکساں سنتے۔ سلمہ ابن اکوع جنگ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے کہ لوگوں نے جانا مر گئے اور پنڈلی ٹوٹ گئی آپ نے دستِ مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انس بن مالک کے کھاری کنوئیں میں تھوک دیا۔ وہ میٹھا ہو گیا جس بچہ کے منہ میں ذرا سا لعاب دہن ڈالا وہ دن بھر سیر رہا دودھ نہ مانگا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ روحی فداہ کی آنکھیں جنگ خیبر کے روز دکھتی تھیں لعاب دہن لگا دیا شفا ہو گئی۔ وفات شریف ہونیکے ایک عرصہ بعد میدان کربلا میں سخت دھوپ تھی اور خنگی تپ رہا تھا اور وہاں روحی فداہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تشنگی سے بے چین تھے آپنے رونق افروز ہو کر اپنی زبان مبارک انکے منہ میں دی فوراً تسکین ہو گئی

مضمون حدیث ترمذی شریف تَاَنِی اللَّیۡلَۃَ رَبِّی اِلٰی اٰخِرِہٖ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت میں آیا اور مجھے گمان گذرا کہ سوتے میں یہ واقعہ ہوا۔ اور میرے رب نے دریافت کیا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا تو واقف ہے کہ ملاء اعلیٰ والے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں واقف نہیں۔ تو میرے رب نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا۔ جس کی سردی اپنے سینے اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمان میں ہے۔ وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم واقف ہے تو کہ ملاءِ اعلیٰ والے کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید براں ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوب اور علم طلب کر۔ میں نے عرض کیا۔ رَبِّ زِدْنِیۡ عِلْمًا۔ یعنی اے رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو یہ شرف مرحمت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے مشرف کیا گیا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکروں سے کوئی پوچھے کہ اب اللہ تعالےٰ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ازل سے ابد تک کے تمام علوم عطا فرمائے تو علم غیب اور کون سے پردے کی بولو ہے اور ان زمینوں اور آسمانوں اور ابد ازل سے باہر کہاں کے حجاب میں مخفی ہے جس کا علم حضور کو نہیں دیا اور سنیئے اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۞ یعنی تیری ابتدا سے انتہا بہتر ہے حضور کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتداء سے ترقی ہوتی چلی آئی اور آخر تک مدارج زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ارشاد کو ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے اسوقت آپکے مدارج حضور میں فرمائی ہوگی خیر اللہ پاک ان منکروں کو ہدایت دے شیعہ

اگر سہو سے دو رکعت ۔۔۔ دو رکعت پڑھی ہو		دو رکعت سے کم نفل نہ ہو دو رکعت پڑھی ہو	

معجزات ۔ ابو رافع کا پاؤں ٹوٹ گیا ۔ آپ نے اپنا ہاتھ پھیر دیا ۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ گئی ۔ حارث بن انس کے ایسا زخم ہوا کہ خون نہ تھمتا تھا ۔ ہاتھ لگا دیا فوراً خون بند ہو گیا جس نے آپ سے مصافحہ کیا اسکے ہاتھوں میں خوشبو بس گئی جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اسکا سر معطر ہو گیا بوئی ہوئی کھجور کی گٹھلی زمین میں بوئی وہ ہرا بھرا درخت ہو گیا ۔ پھل آیا ۔ ایک خرمے کا درخت دست مبارک سے بویا اسمیں تریاق کا اثر ہو گیا جس نے اسے کھایا ہادوا اور زہریلے اثر سے محفوظ ۔ حدیبیہ کی جنگ میں انگشت مبارک سے پانی کی نہر جاری ہو گئی اور پندرہ سو آدمی سیراب ہو گئے جنگ بدر و حنین میں کنکریاں جو مٹھی میں لیکر پھینکیں ۔ وہ تلواروں کا کام کر گئیں پشت مبارک پر مہر نبوت ستارے کی طرح روشن یہ شرف کسی نبی کو نہیں ملا ۔ جسم پاک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی ۔ آپ حیوانات کی بولیاں خوب سمجھتے تھے ۔ تمام عمر آپ کو جمائی نہ آئی ۔ آپکو کبھی احتلام نہ ہوا ۔ آپکا براز کسی نے زمین پر نہیں دیکھا ۔ زمین نگل جاتی اور دیر تک اس زمین سے مشک کی خوشبو آتی رہتی ۔ فضلات آپکے پاک و طاہر تھے ۔ بحالتِ غسل جنبی آپ کو اور سوائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں بے تکلف آنا جانا ٹھہرنا جائز تھا ۔ تو جتلیں جو سوائے کل علی کے ساتھ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیں اور کسی کو نصیب نہیں روایت ترمذی عن ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد یجنب روایت ہے ابن سعید سے کہا کہ فرمایا حضور نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے کہ اے علی سوائے میرے اور تیرے کسی کو جائز نہیں ہے کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد میں قدم رکھے ایک روز مولائے کائنات علیہ السلام ایک درخت کی جانب گذرے اس کھجور نے باآواز بلند کہا ۔

ھذا محمد سید الانبیاء و ھذا سید الاولیاء الائمۃ الطاھرین یعنی یہ جناب قبلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے سردار ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ولیوں کے سردار اور پاک ملوں کے باپ ہیں ۔

درود و سلام اے خدا بھیج بحمد	بروحِ محمد وآلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصلوٰۃ کی وہ شان ہے کہ فرمایا جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انا مدینۃ العلم و علی بابھا یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ۔ علم سے مراد یہاں معرفتِ الٰہی ہے یعنی اللہ پاک کے پہچاننے کا شہر جو اس شہر میں داخل ہوگا وہ خدا کو پہچان لے گا۔ اور اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علی ہیں بغیر اس دروازے کے شہر میں نہیں پہنچے گا مطلب یہ ہے کہ علی بغیر رسول اور رسول بغیر خدا نہیں مل سکتا۔ اور ارشاد ہے بقولِ بعض یہ حدیث موضوع ہے لحمک لحمی و دمک دمی اس کا خلاصہ یہ ہے بہ شعر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ یعنی کہدے محمد کہ اے مسلمانو میں تم سے کارِ رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں لیکن میرے اہلبیت سے محبت کرو۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ دیگر صحابہ نے دریافت کیا کہ خویش قریب کون کون ہیں جن کی محبت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ علیؑ فاطمہ حسن حسین رضی اللہ عنہم ہیں (صفحہ ۲۵۵ تفسیر حسینی جلد ثانی)

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ فرمایا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معرفت آلِ محمد کی چھٹکارا ہے آتشِ دوزخ سے اور آلِ محمد کی اماں ہے عذاب سے کتاب شفا میں مرقوم ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ عذابِ الٰہی سے نجات پائے گا۔ ایک سچ بولنا۔ دوسرے محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

درود و سلام اے خدا بھیج بحمد — بروحِ محمد وآلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ہیں چودہ طبق تیری تجلی سے منور	ذرے ہیں ترے نور کے سورج بھی قمر بھی
بغداد میں مکے میں مدینے میں نجف میں	ہیں تیرے ہی جلوے نظر اٹھتی ہے جدھر بھی

اور تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے توارث ساتھ ذکرِ صلوٰۃ آل کے بعد صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ کہ اس پر اجماع ہو گیا ہے۔ بقول توارث کے درود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا ہے ۵

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بے انتہا آلِ پاک کے فضائل ہیں اس مختصر میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات حضرت علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اور اسم گرامی نے تو وہ مقبولیت عامہ پائی ہے ہر قوم ہر فرقے ہر مذہب میں دھوم ہے کوئی مشکل کشا کے دونے پر دونے بھرتا ہے۔ کوئی اڑتی بھیڑ میں نیاز بولتا ہے۔ پٹا بازوں میں بولو نعرۂ حیدری یا حسین کا شور ہے۔ کشتی کے اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے لڑائیوں میں یا علی مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے پہلوان پچھڑتے وقت یہی نام لے کر ارجمند ہوتے ہیں۔ کوچہ کوچہ بچے بچے کی زبان پر علی علی ہے فقیروں کی صدا یا علی یا علی۔ گلی گلی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

علی کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے	عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جنگ میں جو علی علی کر کے چڑھتے ہیں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علی کر کھیلی یا علی کر کھیلی کے گیت گاتے ہیں۔ کوئی حیدرِ کرار غیر فرار کے ڈنکے بجاتا ہے لا فتیٰ اِلّا علی لا سیف اِلّا ذوالفقار کی عظمت کے علم اٹھاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نائب ہیں۔ اور فی الحقیقت۔ مظہر العجائب و غرائب ہیں۔ ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں کہ کہاں ہیں کہیں شیرِ خدا

کہیں حاجت روا کسی کے مشکل کشا کسی کی کشتی کے ناخدا ہیں۔ میری تحقیق اور تجربہ میں ابتدائے آفرینش سے آجتک ہزاروں خوبیوں کے ساتھ تمام کائنات میں جیسا قبولیت عام کا سہرا باندھ کر اِس دولہا کا نام علی نکلا ہے کسی ولی اللہ کا نام نہیں نکلا ہے

درود و سلام اے خدا بھیج بحد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
اے بادشاہِ لافتیٰ مولا علی مشکل کشا	ہمراز محبوبِ خدا مولا علی مشکل کشا
کیا اصفیا کیا اذکیا کیا اتقیا کیا اولیا	ہے سب کا تم سے سلسلہ مولا علی مشکل کشا
شاہِ زمن کعبہ وطن اژدر فگن خیبر شکن	مرحب رُبا صد مرحبا مولا علی مشکل کشا
کیا شان ہے شانِ نبی کیا آن ہے آنِ نبی	کیا نام ہے نامِ خدا مولا علی مشکل کشا۔
نورِ صمد شیرِ خدا ماہِ شرف شاہِ نجف	ابرِ کرم بحرِ سخا مولا علی مشکل کشا
تلوار دی اللہ نے دُختر رسول اللہ نے	ٹھیرے لفیری کے خدا مولا علی مشکل کشا
اِس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کئے	میری طرف بھی دیکھنا مولا علی مشکل کشا
رد ہو گئی اُس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا	مشکل میں ہوں آجائیو مولا علی مشکل کشا
کب تک صعوبت میں رہوں کب تک رنج و غم سہوں	آخر تو ہوں میں آپکا مولا علی مشکل کشا
بے بس کڑی منزل میں ہوں بیکس بڑی مشکل میں ہوں	کیجئے مری امداد یا مولا علی مشکل کشا
اکبر جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ	پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولیٰ علی مشکل کشا
درود و سلام اے خدا بھیج بحد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ناصر الاسرار فی مناقبت اہلِ بیت الاطہار میں لکھا ہے۔ کہ حسنِ اعتقاد اہلبیت کی جناب میں لازمۂ ایمان اور رکنِ اسلام سے ہے جو کوئی اِس میں قصور کریگا۔ وہ

دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائیگا اور وہ حسنِ اعتقاد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی طرح اہلِ بیت و آلِ رسول کی محبت کو فرض جانے اور بغض و کینہ اُن سے مثلِ کفر کے حرام سمجھے اور اُن کو یقیناً جنتی جانے اور جب اُن کا نام لے تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے اور اُن کی بزرگی و مراتب کا معترف رہے اور اُن کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوجائے اور مناقب اُن کے جو قرآن اور احادیث اور سیر سے ثابت ہوں اُنھیں دل و جان سے سنے اور سنائے اور تصانیف میں لکھے اور سب سادات سے گو یہ وہ امی ہوں اور حضرت کے طریقہ پر نہ چلتے ہوں تعظیم و توقیر سے پیش آئے ۵

درود و سلام اے خدا بھیج بحد ۔۔۔ بروحِ محمد و آلِ محمد۔

ارشادِ الٰہی ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ دور کردے اے اہلِ بیت اور پورے طریقے سے تم کو پاک کردے ہر معصیت سے حضرت سعید خدری فرماتے ہیں کہ اہلِ بیت مراد ہے حضرت علی رض و حضرت امام حسن رض و حضرت امام حسین علیہما السلام سے۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا عنہا گوشت کے سموسے بنا کر حضرت کی خدمت میں لائیں حضرت نے فرمایا کہ اے جانِ پدر علی رض و حسن و حسین کو بھی بلاؤ تا کہ ہم سب مل کر کھائیں۔ جب سب آگئے اور کھانا کھالیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن چاروں نفس کو کملی میں داخل فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں اِن سے رجس کو دور فرما اور اِن کو پاکیزہ کر اُسی وقت یہ آیت تطہیر نازل ہوئی بعض تفسیروں میں لکھا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گذر فرماتے تو فرماتے اَلصَّلٰوۃُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ (ضمیمہ... تفسیر حسینی جلد ثانی)

درود و سلام اے خدا بھیج بعید	بروح محمد و آلِ محمد		
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو		

معراج

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف رات میں باقی اُس کی تفصیل احادیث صحیحہ میں مرقوم ہے کہ جس کا قدر مشترک حدِ تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبر آحاد ہے اِس واسطے اِس کے منکر کیلئے کفر کا خوف ہے اب اِن شکوک شبہات کو کو رفع کریں کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہیں یعنی ملحد منش معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ اور جسم سے بیت المقدس تک آنحضرت کا جانا مانتے ہیں اور آگے آسمانوں پر روح کا جانا ثابت کرتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ معاویہ معراج کی نسبت یوں فرماتے ہیں۔ کان رویا صادقۃ یعنی خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ سے یہ بھی منقول ہے۔ ما فقد جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیلۃ المعراج۔ کہ معراج کی رات جسم مبارک آنحضرت کا گم نہ ہوا۔ اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ یعنی جو خواب کہ اے نبی ہم نے تجھکو دکھایا تھا اُسکو لوگوں کے حق میں فتنہ بنا دیا الجواب۔ اُن کی دلیل کا جواب یہ ہے اول تو یہ روایتیں کہ جو حضرت عائشہؓ اور معاویہؓ سے منقول ہیں اُنکو احادیث صحاح کے مقابلہ میں کہ جن میں صاف جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے صلاحیت نہیں رکھتیں پس شاذ و نادر قرار دیجائیں گی۔ دوم اگر ان کو بہمہ وجوہ تسلیم بھی کیا جائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب میں کئی مرتبہ معراج ہوئی تھی

تا عرش کئی بار گئے آئے محمد	بیکل رہے امت کے لئے ہائے محمد

بس ہم یہ کہتے ہیں کہ تمھاری ان روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضرت صلعم کو خواب میں معراج ہوئی

اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوئی۔ سوم معاویہ فتح مکہ میں ایک مدت کے بعد ایمان لائے ہیں اور حضرت کو کئی برس پہلے معراج ہوئی سو انکی روایت اس معاملہ میں ان صحابہ کے مقابلہ میں کہ جو اس وقت موجود تھے معتبر نہیں۔ چہارم حضرت عائشہ بھی ایک مدت کے بعد حضرت کے نکاح میں آئیں۔ یہ بھی اُس وقت نہیں تھیں۔ پنجم حضرت عائشہ رضہ کے قول سے مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جسم روح سے جدا نہیں ہوا معہ جسم کے روح اوپر گئی۔ اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ خود یہی آیت ہمارے مدعا کیلئے دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت کا خواب میں آسمانوں پر تشریف لیجانا فتنہ نہیں ہو سکتا کس لئے کہ خواب کی باتوں کو ایسا عجیب نہیں سمجھتے۔ کہ اُنکی تکذیب کرکے کافر اور مرتد ہو جاتے اور شور و غل مچاتے۔ ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری میں افلاک پر جانا بیان کرے تو اُس کو عوام البتہ عجیب اور بعید جانا کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت نے جسم کے ساتھ حالت بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرمایا تھا۔ سو وہ اُن لوگوں کے حق میں کہ جو ضعیف الایمان تھے فتنہ ہو گیا۔ پس ضرور ہوا کہ رویا کے معنی اس آیت میں خواب کے نہ لئے جائیں بلکہ رویت بصری مراد لی جائے کہ فقط رویا کچھ خواب ہی کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ رویت سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنا۔ اور بعض لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے ہیں کہ آسمان میں نہ دروازے ہیں اور نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتا ہے جس سے کہ آپ اوپر تشریف لیگئے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک کن کے ساتھ دونوں عالم کو ظاہر کر دیا اور اس کو اب بھی ہر طرح کی قدرت حاصل ہے تو پھر کیا مشکل ہے جس صورت سے چاہا بلا لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم معہ جسد اطہر کے تشریف لے گئے کیونکہ یہ ازخود رفتن نہیں ہے بلکہ بلایا ہے ایک کر انسان میں نرکیہ اور تصفیہ کرتے کرتے یہانتک لطافت آجاتی ہے کہ جسم کثیف لطیف ہو کے ہو جاتا ہے

پس آنحضرت کو تمام نفوس سے کامل تر ہیں آپ کا جسم مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا بے پھٹے ٹوٹے آسمانوں سے پار نکل جانا ایسا ہے جیسا نظر کا آئینہ سے پار ہو جانا ف

تن او کہ صافی تر از جان ماست	اگر شد بہ یک لحظہ آمد رواست

اور غایت تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے کہ آپکا سایہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے اور دوسرے ٹیکا بھی آپکی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا چونکہ اور انبیا علیہم السلام کو یہ لطافت اور درجہ تزکیہ حاصل نہ تھا۔ لہذا جسمانی معراج نہیں ہوئی۔

آغاز

ارباب خبر نے وقوع واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات و لطائف لکھے ہیں مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قربت کا خلعت خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا چنانچہ عالم بالا کی سیر کے بارہ میں آیۃ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی اور قربت الٰہی کی دلیل میں نکتہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور دیدار ذوالجلال کے ثبوت میں کنایہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور آگہی اسرار الٰہی کی گواہی میں رمز فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی اور ایک انوار لاتناہی کی شہادت میں اشارہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی دلیل ناطق اور برہان صادق ہے ایک یہ کہ جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونوں میں بحث ہوئی ہر ایک اپنی اپنی بڑائی کی دلیل لایا۔ آسمان نے کہا کہ میں رفعت رکھتا ہوں۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا زمین نے کہا میں بسط رکھتی ہوں۔ وَجَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا۔

نظم

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ و خورشید درخشاں ہے
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں

فلک بولا زمیں سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں

فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمیں ہنس کر یہ بولی مجھ میں موتی کی لڑی ہوگی

فلک بولا گھٹا اُٹھ کر مری تجھ کو گھٹا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری سے شرف مجھکو

فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے

فلک بولا مرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر بیل بوٹے پھول پھل ہوں گے

فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمیں بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ مدینہ ہے

فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرشِ علےٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیا ہوں گے

فلک بولا ستاروں کا مری منزل میں لشکر ہے
زمیں بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سن کر آسمان نے کہا میں ہوں قلعہ فلک بہ بنائے محلِ عرش رفیع مکان کرسی وسیع بام جبرئیل ومیکائیل مسکن اسرافیل وعزرائیل صومعہ سیرِ حرم مقام لوح وقلم مدرسہ ادریس۔ بیت المعمور تقدیس پھر تو خاک غمناک نہایت شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال اسی حال میں رہی۔ لیکن جسوقت

جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ اے فلک دیکھ اب اِس سلطانِ دو جہاں نبی آخر الزماں کے قدم پاک مجھ پر آئے ہیں کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے دو جہاں بنائے ہیں اب کہہ کہ میں بڑی ہوں کہ تو؟ اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھے؟

مجھ پہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجھ پر	اب ہوں میں رحمتِ عالم کہ سرفراز کہ تو۔
مجھ پہ ہیں فخرِ دو عالم کے قدم یا تجھ پر	اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الہٰی میں دعا کرنے لگا کہ یا رب العالمین اس خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ ملا۔ اب میں اِس شرافت سے خالی ہوں اگرچہ لاکھ طرح ظاہر میں زمین سے عالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دُعا قبول فرمائی اور آنحضرت کو معراج میں طلب کر کے آسمانوں کو بھی شرف بخشا۔ تو یہ رات عجیب رات ہے اِس رات کی کیا بات ہے۔ اللہ پاک کی رحمتوں کا بیحد نزول ہے ہر کسی کو نقد مدعا وصول ہے۔ دونوں جہاں میں شانِ کرم کا ظہور ہے طبقات زمین و آسمان میں نور ہی نور ہے۔ آج نیرنگی کا دولہا نیرنگی کی دلہن سے ہم آغوش ہے خلوت خانۂ نو جبد میں فرحت و انبساط کا جوش ہے جس محبوب پر وادیٔ ایمن میں ہزاروں پردے تھے آج بے نقاب ہے۔ وہ معشوق جس کی ادنےٰ جھلک نے حضرت موسیٰ کو بیہوش کیا تھا۔ اِس رات بیحجاب ہے۔ طالب سے مطلوب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں۔ غنچہ ہائے وصل اِس طرح ٹھیک ٹھیک کر کھلتے ہیں

تضمین بر غزل حضرت بیان خلد آشیاں

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا	سرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگائے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا	خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹائے آجا

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا کون ہے عرش مکاں کون ہے شان دوسرا	تجھ پہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا

اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

سبحان اللہ کیا رات ہے اللہ اللہ کیا بات ہے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی ہر طرف دھوم ہے بارش الطاف وکرم علی العموم ہے خدا کو چاہت چاہت کو نبوت۔ نبوت کو امت امت کو شفاعت۔ شفاعت کو رحمت۔ رحمت کو جنت جنت کو عشرت۔ عشرت کو حور و غلماں مبارک باد دے رہے ہیں۔ نبی سے وصلت۔ وصلت سے خلوت۔ خلوت سے جلوت۔ جلوت سے راحت۔ راحت سے فرحت۔ فرحت سے لذت۔ لذت سے حیرت۔ حیرت سے ملاء اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ الہ العالمین آج کیا بات ہے کہ دونوں جہاں نور علیٰ نور ہو رہے ہیں۔

قصیدہ معراج شریف

دونوں عالم ہیں نور علیٰ نور کیوں کیسی رونق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی عید کا دن ہے یا آج کی رات ہے

دن کھلے ہوں تو دن اُس کا مجنوں بنے زن سنگوں میں ہر روز الجھا رہے
اوڑھنی چاند تاروں کی اوڑھے ہوئے لیلی دلربا آج کی رات ہے

طور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا۔ چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشک صبح صفا آج کی رات ہے

فرش کون و مکاں میں ہے کمخواب کا یہ معنی کہ سونا نہیں ہے روا
سونے والوں کو اکسیر ہے جاگنا جاگ کر رت جگا آجکی رات ہے

اسکی سونگھی جو بو اُسکی دیکھی ضیا دن پھرے دونوں کے اور نصیبہ کھلا
عارض شہ پہ قربان دن آج کا زلف پر مبتلا آج کی رات ہے

وہ حبیبِ خدا سیدالمرسلین خاتم الانبیاء شاہِ دنیا و دین
بزمِ قوسین میں ہونگے مسند نشین جشنِ معراج کا آج کی رات ہے
طور پر رفعتِ لامکانی کہاں لن ترانی کہاں من رآنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اُس کا ثانی کہاں اُسکا اک معجزہ آج کی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپکو نبوت عطا ہوئی۔ اُس سے بارہویں برس ماہِ رجب کی ستائیس تاریخ شب دوشنبہ کو جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمِ ہانی کے گھر باسباب ظاہر خواب راحت میں تھے۔

خواب راحت میں تھے اُمِ ہانی کے گھر آکے جبرئیل نے یہ سنائی خبر
چلئے چلئے شہنشاہِ والا گہر۔ حق کو شوقِ لقا آج کی رات ہے
جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دین اُٹھو اُٹھو ذرا لامکاں کے مکیں
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامیں روح تم پر فدا آج کی رات ہے

ہوا جبرئیل کو ارشاد یہ اوج و مکاں	لامکاں پر میرے محبوب کو جا لے آجا۔

اور حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے آمادہ و مستعد رہیں جنت کی حوریں آراستہ و پیراستہ ہو جائیں غلمان یاقوت کے طبق موتیوں سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائیں جب تک حکم نہ ہو سورج نکلنے نہ پائے۔ اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو جائے حوریں جنتی ہوئی سر گرم مبارکباد رہیں۔ کوہ سے کاہ تک دلشاد رہیں۔

کوہ سے کاہ تک دل میں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوہ طور ہو
عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو۔ لاکھ دن سے سوا آج کی رات ہے

اور اے جبرئیل تمام اولادِ آدم کی قبروں سے عذاب موقوف ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہمارے محبوب کی پیشوائی کے واسطے آمادہ اور مستعد رہیں۔ غزل

بلاوا ہے شب معراج ہے [illegible] سے کہدو	کہا حق نے محمد سے کہے جبرئیل سے کہدو
کہیں یوسف [illegible]	[illegible] دل [illegible] اسمٰعیل سے کہدو

پئے تعظیم حاضر ہو کر آتا ہے مرا پیارا
کرے سامان تشریف آوری سرورِ عالم
مرا محبوب آتا ہے قدمبوسی کو حاضر ہو
مرے محبوب کی امت اتر کر جائے جنت میں
دو چنداں روشنی ہوگی مرا چاند آنے والا ہے

رکھے ہاتھوں سے اپنے صور اسرافیل سے کہدو
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سے کہدو
کرے موقوف قبضِ روح عزرائیل سے کہدو
یہ بچھا دے پر صراطِ حشر پہ جبرئیل سے کہدو
رہے روشن یہ سراک عرش کی قندیل سے کہدو

الحاصل جبرئیل امین حکم خداوندی بجالائے گلزارِ جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق
ہے داد علی احمد تلمیذ حضرت اکبر

حور کا چہرہ پری کے پر تجلی برق کی
دستِ قدرت سے خدا نے خود بنایا تھا براق

صفت براق

جیسا کہ معارج النبوۃ میں تحریر ہے یعنی برق رفتار آتش کردار زہرہ جبین۔ زرین زین سیاہ مو مبارک خو۔ جادو چشم آہو چشم۔ عطارد منظر۔ ثریا پیکر۔ دراز مژگاں۔ گوہر دنداں۔ تنگ دہن۔ سیمیں تن سبک عناں۔ تیز جولان۔ خورشید طلعت۔ قمر ہیئت۔ آسمان سیر۔ گردوں طیر۔ یاقوت گردن مصفا بدن۔ زمرد گوش۔ سراپا ہوش۔ تند رو۔ گرم رو۔ خجستہ پے۔ معطر خے۔ مصفا شکم۔ منور قدم۔ مرجان دم۔ لولو شم ہے

آسمانوں سے نظر بن کے گذرنے والا
نازنیں۔ ماہ جبیں۔ نجابت جبیں۔ زینتِ دیں
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے

سبزۂ گلشنِ فردوس کا چرنے والا
گلبدن۔ رنگِ چمن۔ سیبِ ذقن۔ غنچہ دہن
اسپ خوش ادا کہ سیکھیں کہ انداز چلن

بہر ادب بیدار کر کے یہ براق جبرئیل علیہ السلام نے حضور میں پیش کیا اور عرض کیا۔

برق سے تیز ہے یہ براق آپ کا
کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپ کا

اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپ کا   جلد چلنا رو آج کی رات ہے

یہ مژدہ سنکر حضرت نے طہارت کا ارادہ فرمایا حکم پہنچا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بندِ قبا اور تکمہ گریبان وا نہ ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی آبِ کوثر سے بھری ہوئیں اور ایک طشت زمردین لیکر حاضر ہوا اور زبانِ حال سے عرض کیا ؎

بکشا بندِ قبا بکشاید دلِ من   کہ کشادے کہ مرا بود زپہلوئے تو بود

ردائے نورانی اُڑھائی نعلین سبز پائے مبارک میں پہنائیں ٹپکا یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا حضرت جبرئیل نے تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ میں دیا اور حضور مسجد الحرام میں تشریف لائے میکائیل و اسرافیل معہ فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم بجا لائے جبرئیل نے باگ پکڑی میکائیل نے رکاب تھامی۔ اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور حضور سوار ہوئے اسی اسی ہزار فرشتے دائیں بائیں نور کی قندیلوں میں کافور کی بتیاں روشن کئے ہوئے ساتھ ساتھ چلے سلطان خوباں میرود گرد ش ہجوم عاشقاں۔ چابک سواراں یکطرف مسکیں گدایاں یکطرف۔

اسوقت عجب بہار آرہی تھی جسوقت حضور کی سواری آرہی تھی۔

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی سرورِ انبیا کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابر رحمت اُٹھا آج کی رات ہے

جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دولھا بنا آجکی رات ہے

گھات وہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ بات جس بات میں بات ہو
رات وہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس رات کا آجکی رات ہے

کون جاتا ہے سلطان دنیا و دیں کس طرف عرش پر ذات حق کے قریں
لینے آئے ہیں یہ کون روح الامیں اب وصلِ خدا آجکی رات ہے

عطر رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیر پا آج کی رات ہے

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس میں سواری پہنچی تمام انبیاء علیہم السلام اور بیشمار فرشتے جو حضور کی پیشوائی کے منتظر تھے تحیت و سلام بجالائے مسجد اقصیٰ میں حضور نے شکرانہ ادا کیا اور ان سب نے اقتدا کیا پھر وہاں سے آن واحد میں پانسو برس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیہ شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ بیشمار فرشتوں کو دیکھا کہ سر و قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا۔ اسی آسمان پر آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اس کے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ روح الامین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں اسی عبادت میں مشغول ہیں۔ کبھی اور طرف نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا۔ اور یہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پہ پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں مصروف پایا اور تمام فرشتوں نے سجدے سے سر اٹھا کر حضور کو سلام کیا پھر اسی طرح عبادت میں مشغول ہو گئے۔ یہیں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام سے اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی شفاعت امت میں کوتاہی نہ فرماویں۔

پھر حضور نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دو زانو بیٹھے ہوئے تسبیح الٰہی میں مشغول دیکھا۔ یہاں نماز میں قعدہ اخیری فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا اور جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے

بکمالِ مسرت آپ سے کہا کہ شکر ہے خدائے جلیل کا کہ جس نے آپ کا جمال باکمال مجھے دکھلایا
اور آج آپ کو وہ رتبۂ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسی کو ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے

اور نبیوں کو یہ مرتبہ ہی نہیں عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں

ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یا رسول اللہ اس وقت رحمتِ الٰہی جوش پر ہے جو کچھ چاہو مانگ لو اور امت پر جو عبادت فرض کی جاوے اس کی کوتاہی میں کوشش کیجئے حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سنی اور یاد رکھی۔ اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نفل ادا کی اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کی آپ نے امامت کی تھی یہاں تمام فرشتوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب حضور نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا تو دل میں آیا کاش میری امت میں بھی مثل اس کے ظاہر ہوتا چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا مسلمانو! ثابت ہوا کہ یہ نماز وہ عطیۂ الٰہی ہے کہ پہلے آسمانوں کے فرشتوں کا قیام اور دوسرے آسمان والوں کا رکوع اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے ان تمام فرشتوں کی فضیلتیں تمہیں ہر نماز میں حاصل ہیں سخت افسوس ہے اُن پر جو اس سے غافل ہیں یہ معراج المومنین ہے۔ پانچوں وقت نمازی کو معراج ہوتی ہے۔ مگر نماز بھی نماز کی طرح ہونی چاہئیے۔ بیگاری ٹکروں سے تو اُلٹی گلے پڑ جاتی ہے بقول مولانا روم صاحبؒ ؎

بر زباں تسبیح در دل گاؤ خر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اور جو اس کا مزہ لیکر پڑھو گے تو وہ لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹے گا اس سے یہاں بھی بھلا اور وہاں بھی بھلا دنیا میں عافیت و عزت آخرت میں فرحت و جنت ؎
جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی ۔ مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی
خدمت کیلئے حوریں سکونت کیلئے خلد
کہتا ہے یہ دروازہ پہ داروغۂ جنت
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے
فجر و ظہر و عصر کو مغرب کو عشاء کو
سجدہ کا نشاں چاند سا روشن ہے جبیں پر
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے اٹھتے ہیں اوپر
حوران جناں کہتی ہیں اکبر سے کہ سرکار

سجدے کیلئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
پھولے نہیں جامے میں سماتے ہیں نمازی
ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
جان اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی
لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

پھر جب پانچویں آسمان پر پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور سب سے مصافحہ کیا پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس ملے اور معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی پھر حضرت ساتویں آسمان کے عجائب غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پہنچے پھر حضرت جبرئیل اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا ؎

بچو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی

جبرئیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؎

اگر یک سرِ موئے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر حضرت نے ستر ہزار پردے نور کے طے کئے یہاں تک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا پھر رفرف عرش کے قریب پہنچا کر غائب ہو گیا اور ندائیں آنے لگیں ؎

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر کہکشاں اب قدم چوم لے
عرش اعظم بھی جھک اب قدم چوم لے مجتبیٰ شاہ دیں آج کی رات ہے

چاند بالہ ہے اُس روئے بے داغ کا اُسکی آنکھوں میں سرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جس کی زلفِ دوتا آج کی رات ہے
خلوتِ خاص میں یہ حضوری ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضور عرش کے قریب پہنچے۔ حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ اس وقت حضور نے چاہا کہ نعلین پائے مبارک سے اتاریں۔ عرش ہلنے لگا۔ حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اُتارو بلکہ پہنے چلے آؤ کہ عرش قرار پکڑے۔ حضور نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اُتار کر کوہِ طور پر آؤ پس عرش کوہِ طور سے کہیں زیادہ معظم اور بزرگ اور پُرنور ہے پھر یہاں نعلین کیوں نہ اُتاروں۔ خطاب ہوا کہ محبوب میرے موسیٰ کو اس واسطے نعلین اُتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک وادیٔ مقدس کی اس کے پاؤں میں لگے تاکہ اس کو بزرگی حاصل ہو اور تجھ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم نہیں کہ تیری نعلین کی خاک سے عرشِ مجید کو بزرگی حاصل ہے ؎

تو بدیں جمال و خوبی سرِ طور اگر خرامی	ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا تو اُسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا میں نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو بلائیں گے اور اُس کی نعلین کا گوشوارہ تجھ کو عطا فرمائیں گے تب اُس کو قرار ہوا۔ اور اُسی وقت سے عرشِ بریں نعلین کا مشتاق ہے ؎

اللہ رے زینت تری اے عرشِ معلے	جھومر ہے ترا نقشِ کفِ پائے محمدؐ
سب نبیوں کے سر پر تو ہے عرش کا پایا	اور عرش کی چوٹی پہ کفِ پائے محمدؐ

پھر ارشادِ الٰہی ہوا کہ محبوب آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا دولھا دکھلائیں اور مکان عالیشان

دکھایا شہ نشین پر پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خود حضور پر نور کی شبیہ جلوہ افروز ہے۔ سبحان اللہ۔

ہے ایک مکان اور ایک مکیں تو اور نہیں میں اور نہیں
پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقیں تو اور نہیں میں اور نہیں
اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا پہچان لیا پہچان لیا
بس اب دھوکہ نہ دے او پردہ نشیں تو اور نہیں میں اور نہیں

اے عاشقانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ غور ہے کہ اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے اگر یونہی ارشاد ہوتا کہ تم ہماری سلطنت کے دولھا ہو تو وہ بات نہ ہوتی کہ اول یوں شوق دکھلایا جائے پھر شبیہ دکھائی جائے۔ اللہ اللہ

تضمین بر اشعار حضرت بیان خلد آشیان

ہوئی عرش اعظم پہ جب لامکانی | نہ تھا کچھ خبر جلوۂ کبریائی!
جلال الٰہی سے ہیبت جو چھائی | ادھر کھلے توپردہ سے آواز آئی

کہ پردہ ہیں آنکھ سے پردہ نہیں ہے

شب معراج میں کیا لطف تھا اللہ غنی | خود کہا خالق اکبر نے کہ اے پیارے نبی
دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے ہی کنجی | وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنز مخفی

کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا
کہ پردہ ہیں آنکھ سے پردہ نہیں ہے

متصل عرش کے جب وہ شہ بطحا گزرا — بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
دھوم تھی چاروں طرف صل علیٰ صل علیٰ — پہنچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا

خلوتِ راز میں اے ناز کے پالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

گل خوبی ہے تو اور گلشن وحدت ہے یہاں — جس کی صورت ہے تو اُس حُسن کی سیرت ہی یہاں
مایۂ ناز ہے تو۔ آیۂ الفت ہے یہاں — رنگ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں

اے گلِ گلشن لولاک لما لے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

خلوتِ راز سے پھر عرش پہ آواز آئی — میرے محبوب خوش اسلوب رسول عربی
اے مرے لاڈلے اے ہاشمی اے مطلبی — ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی

اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوہ — بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلین آجا
آ بھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا — لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا

تو ہمارا ترے ہم چاہنے والے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

وہ نورِ الٰہی۔ یہ نورِ پیمبر — یہ صل علیٰ۔ اور وہ اللہ اکبر
جو دیکھا کہ ہے سب حسینوں سے بہتر — کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں لے کر

جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

انہیں عرش تک لے گئی ہوشمندی — ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
خودی سے گزر کر ملی خود پسندی — یہ تھی شبِ معراج شہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھریاں جو چاہو سو لو ، ہے
سبھی مسندِ عرش آرام کو ہے
دیا ہم نے تجھ کو مرے پاس جو ہے
پرے کیا کہوں عالم گو مگو ہے
خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرش بریں پر گئے چُپ کے چُپ کے
جو رازِ دلی تھے کہے چُپ کے چُپ کے
گھڑی نیک ہے اِس میں کھٹکا نہیں ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا
پہن لو نبی کی محبت کا گہنا!
ہمیشہ نہیں باغ عالم میں رہنا
چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ
یہ جنگل وہ ہے جسمیں کانٹا نہیں ہے

سوا نیزے پر ہو گیا مہر روشن
یہ ہنگامۂ حشر ہے قہر افگن
یہاں نفسی نفسی میں ہیں مرد اور زن
قیامت میں دو کس طرح چھوڑ دامن
کہ اس بھیڑ میں کوئی میرا نہیں ہے

فرماتے ہیں جناب خواجۂ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیکھا میں نے عرش کے قریب پہنچکر ایک امر عظیم کہ زباں نہیں اسکا وصف نہ کر سکیں اور اسی حالتِ شوق و ذوق میں کہ میرا رونگٹا رونگٹا محو لقائے کبریا تھا کہ ایک قطرہ عرش بریں سے میری زباں پر گرا جو کمال شیریں اور سپید تھا اس وقت مجھ کو علم اولین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اُس سے روشن اور نورانی ہو گیا اس وقت میرے پروردگار نے مجھ کو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سُنا تھا کسی گوشِ بشر نے مؤلف ؎

عرش سے ایک قطرہ زباں پر گرا علم ہر شے کا اُس وقت حاصل ہوا
پھر تو دیکھا جو دیکھا سُنا جو سُنا گو مگو ماجرا آج کی رات ہے

جس مکاں میں فرشتوں کے جلتے ہیں پر اس میں راز و نیاز بشیر و بشر
ناز و انداز ادھر اُدن سے تھی۔ اُدھر ہر ادا میں ادا آج کی رات ہے

پھر کہا حق نے جلوے مرے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے
تو نہ مجھ سے الگ میں نہ تجھ سے جدا تجھ سے جو مل چکا ہے وہ مجھ سے ملا
اور جو تجھ سے گیا ہے وہ مجھ سے گیا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے

چونکہ اس وقت رحمت الٰہی اپنے جوہر دکھا رہی تھی تو حضور نے بھی شفاعت کے دفتر کھول دیئے ؎

اس طرف رحمت حق کے جوہر کھلے اِس طرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہہ دیا دیکھ لیں فیض کے در کھلے مانگ جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الٰہی اُمت عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ رب العالمین امت عاصی کی بخشش فرمایا ستر ہزار اور بخشے اب اور کیا مانگتا ہے تو ؎

شہ نے کی عرض اُمت گنہگار ہے بخش دے میرے مالک تو غفار ہے
تجھکو آسان ہے سب مجھکو دشوار ہے۔ فکر روزِ جزا آج کی رات ہے
پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبی تو مرا چاند ہے اور تارے نبی
ایسا گھبرانا اے میرے پیارے نبی ایسی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار جناب باری سے یہی خطاب ہوا کہ حبیب میرے اور کیا چاہتا ہے۔ اور ہر بار حضور نے یہی عرض کیا کہ یا غفور الرحیم امت گنہگار کی نجات۔ فرمان ہوا کہ محبوب میرے کب تک امت عاصی کی مغفرت طلب کرو گے۔ عرض کیا حضور نے کہ یا الٰہ العالمین طلب کرنیوالا میں اور بخشنے والا تو ہے۔ حکم ہوا محبوب میرے اگر آج ہی سب اُمت کو بخش دوں کل قیامت میں کیا لطف آئے گا۔ اے پیارے۔ شعر

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی ہوگا تیری شفاعت پہ رحمت مری
بخش دونگا قیامت میں اُمت تری تجھ سے وعدہ مرا آج کی رات ہے

تجھ سے بندہ مرا گر کوئی پھر گیا طبقۂ نار دوزخ میں وہ گر گیا
اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ مرا مدعا آج کی رات ہے

حضور پر نور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں ان کلمے کے کہنے کا حکم فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف عرض کی گئی تو خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اس وقت بھی حضور نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب میں عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۔

ہائے اکبر ہے گنہگاروں کا کس درجہ خیال — عیش میں بھی نہیں امت کی پڑی آج کی رات

پھر جس وقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رتبۂ اختصاص معلوم ہوا تو سب نے بالاتفاق عرض کیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

لطف دل میں خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
زمزمے خوش زباں پر ثنایات کے فیض کا دکھلا آج کی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اس کیلئے تحفہ ضروری ہے یہ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے کہا ہے یہ بطور ارمغان سفر کے میرے بندوں کو سوغات تحفہ ہے ہر نماز میں پڑھا کریں ۔

سب نماز اور روزہ سکھا دیجئے باغ جنت کا سرسبز دکھا دیجئے
تا عدم بندگی کے بتا دیجئے میں نے جو کچھ کہا آج کی رات ہے
کہنا آخر یہاں بھی ہے آنا نہیں ایک دن ہے مجھے منہ دکھانا نہیں
پھر یہ مت کہنا ٹھکانا نہیں ہم کو سمجھا دیا آج کی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کو یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی جو جناب باری میں قبول ہوئی اور اس طرح کی دعا سکھائی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔

پھر ہوا حکم رب سیر جنت کرو اور مکانات اُمت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

دونوں عالم میں صل علیٰ کا ہے غل کلمہ شکر پڑھ خلد جاتے ہیں کُل
باغ جنت میں جا آتے وحدت کا گُل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آج کی رات ہے

آمد آمد کی جنت میں دھومیں مچیں حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں
بلبلیں پھولوں کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

دیکھا جنت میں جا کے بہا نہریں رواں موتیوں کے مرصع مکلل مکاں
اُن مکانوں میں یاقوت کے سائباں لوٹے کیا کیا عطا آج کی رات ہے

جنت میں حضور طرح طرح کی نعمتیں دیکھ کر شکر خدا بجا لائے اور جب تمام عجائبات و غرائب آسمانوں کے اور جنت کے ایوانوں کے ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصد دل پا چکے تو سے

ہر مراد دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بستر گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے

معجزہ یہ محمد کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدیق ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ مردود ہے خدا آج کی رات ہے

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی پرسش جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کر یا خدا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضور واپس تشریف فرمائے حرم نبوی ہوئے تو در و دیوار شجر و حجر و اصناف ملائکہ سر گرم مبارک باد تھے۔

مبارکباد

جشن معراج کا مبارک ہو	وصل ذات خدا مبارک ہو
آپ کے واسطے شب معراج	عرش خلوت سرا مبارک ہو

تم کو ماہ رجب کی ستائیسویں اے حبیب خدا مبارک ہو
لیلۃ القدر کی تجلی سے رات کا دن ہوا مبارک ہو
ہر طرف ہیں درود کے تحفے شور صل علی مبارک ہو
وعدہ بخشش گنہگاراں حق نے تم سے کیا مبارک ہو
حق سے راز و نیاز کی خلوت خاتم الانبیا مبارک ہو
بزم قوسین میں رسائی آج تم کو شاہ دنی مبارک ہو
حور و غلماں نے خلد میں شہ سے سر جھکا کر کہا مبارک ہو
فرش پر عرش پر دو عالم میں ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حال معراج مصطفےٰ لکھنا
اکبر بے نوا مبارک ہو

تضمین بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو دو جہاں کا ہے رہنما وہی شمع انجمن دنیٰ وہی عرش جسکا ہے متکا ہے عروج اسکو سوئے علا
وہی سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا وہ حبیب احمد مجتبےٰ وہ نبی محمد مصطفےٰ
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

جو قدم نبی نے بڑھا دیا سر خود فلک نے جھکا دیا وہ حجاب حق نے اٹھا دیا انہیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کیا وہ دلا دیا کہا باغ خلد دکھا دیا جو لیا دیا وہ لیا دیا یہ پوچھو آگے کہ کیا دیا
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

وہ حبیب حق شہ نیک خو کرے ذہن جس کا ہی جستجو گیا ہر مقام سے ہو رہا کوئی پردہ نہ رو برو
یہ مزے مزے کی تھی گفتگو کہ ہے خوش بیان تو حبیب تو ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صد الہمد ہے گو بگو

بلغ العلے بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہوا عزم خلد حضور کا کہیں فرش دیکھا بلور کا — کہیں جام آب طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کہیں قصر نور ہی نور کا کہیں خوش ترانا طیور کا — کہیں شور و غل یہی حور کا کہ یہ پیارا ہے ربِ غفور کا

بلغ العلے بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہے دعائے اکبر خستہ تن کہ ہو پُر بہار کوئی چمن — سجے اس چمن میں اک انجمن کہ ہوں صدر جس میں شہِ زمن
پڑھیں شیخ سعدی خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن — مری بات بھی وہاں جا بنے کہ ہوا نکے ساتھ ہیں نغمہ زن

بلغ العلے بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

مومنو وقت رحمتِ رب ہے — اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے
سب کو ربِّ غفور دیتا ہے — ہے وہ داتا ضرور دیتا ہے
یوں کرو عرض اے کرم والے — ہاتھ پھیلا رہے ہیں غم والے
ہے غفور الرحیم تیرا نام — بخشنا ہے قدیم تیرا کام
تو ہی دیر و حرم کا ہے والی — تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی
دردمندوں کے دکھ میں ساتھ ہے تو — کل کا حلال مشکلات ہے تو
ہے تو دکھے دلوں کا چارہ ساز — وارثِ بیکساں غریب نواز
بات بگڑی ہوئی بناتا ہے — ناؤ ڈوبی ہوئی ترا تا ہے
میکدوں والے معرفت والے — سب ترے عشق میں ہیں متوالے

بطفیلِ محمدِ عربی
بہرِ اصحابِ پاک و آلِ نبی

بخش اکلِ حلال و صدقِ مقال
نیک خو صاف قلب پاک خیال

ناز ہے تجھ پہ تیرے بندوں کو
دے مرادیں مراد مندوں کو

دونوں عالم میں آبرو دینا
اپنے بندوں کے عیب ڈھک لینا

جو کہ اولاد کے ہیں خواہش مند
دے خدا اُن کو دختر و فرزند

بھر کے پیمانۂ شریعت سے
اپنے محبوب کی محبت دے

بے خبر ہم تباہ کاروں کی
مغفرت کر گناہ گاروں کی

ہاں دکھا دے بہار جینے کی
ہو زیارت ہمیں مدینے کی

نزع میں راہزن نہ ہو شیطان
نام حضرت کا لے کے دیدو جان

باپ ماں بھائی اور کل مومن
بخش دینا خدا جزا کے دن

تیرے محبوب کی ہیں امت ہم
شرم رکھیو قیامت میں

جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو
واں محمد کا نور روشن ہو

ہوں نہ میزانِ عدل پر ہلکے
پل سے اک پل میں پار ہوں چل کے

ہوں قیامت میں قاضی الحاجات
آل و اطہار و مصطفیٰ کا ساتھ

گر محمد کا ساتھ ہو جائے
پھر تو بیشک نجات ہو جائے

یا محمد میں لوں عدم کی راہ
کہتے ہی لا الٰہ الا اللہ

آپ کے نام پر میں مر جاؤں
عاشقوں میں یہ نام کر جاؤں

پورا یا رب طفیل احمد ہو
بانیٔ بزم کا جو مقصد ہو

جس قدر حاضرینِ محفل ہوں
سب کی یا رب مرادیں حاصل ہوں

یہاں پھولے پھلے چمن سب کا
واں جنت میں ہو وطن سب کا

اے خدا صدقہ آلِ اطہر کا
خاتمہ ہو بخیر اکثر کا

رب سلم صلے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

قطعہ تاریخ بطور تقریظ

مولوی قاضی حافظ خلیل الدین صاحب حافظ رئیس آنریری مجسٹریٹ بہادر پیلی بھیت

اے جزاک اللہ اکبر واہ وا — کیا لکھی روداد میلادِ حضور

ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے — ایک ہی روداد میلادِ حضور

سچے سچے واقعہ کی شرح ہے — واقعی روداد میلادِ حضور

ایسی دلچسپ آج تک دیکھی نہ تھی — کوئی بھی روداد میلادِ حضور

آپ کے حصے میں ہی روزِ ازل — آ گئی روداد میلادِ حضور

آپ کی تالیف کو صد آفریں — جمع کی روداد میلادِ حضور

آپ کے حق میں سند ہے مستند — عفو کی روداد میلادِ حضور

دونوں آنکھوں نے کئے دو دھار جب — دیکھ لی روداد میلادِ حضور

کھول کر بستہ جو کھولی یہ کتاب — کھل گئی روداد میلادِ حضور

راہ پر آئے جو پڑھ لے ایک بار — مدعی روداد میلادِ حضور

غنچۂ دل کھل گیا جب یہ سنا — چھپ گئی روداد میلادِ حضور

بزم میں ایمان تازہ ہو گیا — جب سنی روداد میلادِ حضور

دوسری خوبی یہ کہ تم نے خود لکھی — خود پڑھی روداد میلادِ حضور

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع — اچھی چھپی روداد میلادِ حضور

اکثر شعرا حضرت اکبر وارثی کے دیوانوں کا جواب لکھ رہے ہیں یہ اُن کا جواب ہے

لکھ چکے ہیں شیخ سعدی کی گلستاں کا جواب — ہو سکے کیا آپ بھی ختم رسولاں کا جواب

کافروں سے کب ہوا الہام یزداں کا جواب — آپ شعور لکھتے ہیں اکبر کے دیواں کا جواب

جیسے لکھا تھا کسی کافر نے قرآں کا جواب

باضافہ جدید نعتیہ کلام

وہ میرا ماہ اگر بے نقاب ہو جائے
تو مہر رشک سے زیر سحاب ہو جائے

جو چشم رحمت رحمت مآب ہو جائے
عذاب سخت بھی پھر تو ثواب ہو جائے

خدا کے پیاروں میں اس کا شمار ہو جس پہ
نگاہِ لطف رسالت مآب ہو جائے

ہو مات موتیا موتی سے جسم پر اُن کے
عرق سے غرقِ خجالت گلاب ہو جائے

خدا کا اور خدائی کا ہے وہی محبوب
کہ سب حسینوں میں جو انتخاب ہو جائے

ہے طول حسرت و ارماں بھرا مرا قصہ
اگر لکھوں تو وہ پوری کتاب ہو جائے

وہاں بلائیے یا ایسا دل عطا کیجئے
کہ جس کو درد اٹھانے کی تاب ہو جائے

گنہ کے خوف سے اتنا تو رو دیئے اکبر
کہ پاک جرم سے فردِ حساب ہو جائے

نعتِ دیگر

سُنائے کون ہے طاقت کسے سُنانے کی
شہیدِ عشق ہے سرخی میرے فسانے کی

مچی جو دھوم زمانے میں اُن کے آنے کی
ہوا بدل گئی دم بھر میں کل زمانے کی

ہیں جھکتے شمس و قمر اس لئے ادب سے اُدھر
زمیں ہے عرش محمدؐ کے آستانے کی

رواں رواں رہے جبرئیل عرش سے تا فرش
یہ آن بان تھی خدمت میں آنے جانے کی

وفائیں کرتے تھے کیا کیا جفائیں سہتے تھے
یہ عادتیں تھیں محمدؐ کے کل گھرانے کی

اُدھر سے ظلم اِدھر سے دعائیں کیا کہنا
عجیب شان تھی اسلام کے بڑھانے کی

اِدھر لعابِ دہن چشم کور تک پہنچا
تھی منتظر بھی اُدھر روشنی لگانے کی

اُٹھائے دستِ دعا اس طرف خطا بخش
تھی رحمتوں کو اُدھر جستجو بہانے کی

جھکے گی قبر پہ بارش تو رحمتوں کی گھٹا
درود خواں کو نہیں فکر شامیانے کی

تری کتاب ہے وہ جس کے پڑھنے والے کو
ہوں ایک حرف کے بدلے میں دس عطا نیکی

اسے بھی کھول دو تالا ہے بند طالع کا
تمہارے ہاتھ میں کنجی ہے ہر خزانے کی

خمار اُتر نہیں سکتا مرا قیامت تک
پیئے ہوئے ہوں میں ایسے شراب خانے کی

یہ دو ہی دُھن ہیں خدا و نبی کو اے اکبرؔ
اُسے تو بخشنے کی اس کو بخشوانے کی

دیگر

دل وہی دل ہے کہ جو تیرا تمنائی ہے
آنکھ وہ آنکھ ہے جو تیری تماشائی ہے

اس لئے ہیں میری نظریں ترے جلووں پہ نثار
میری آنکھوں میں ترے نور کی بینائی ہے

نور وہ نور کہ جس نور کے نزدیک کبھی
نہ جمائی ہے نہ سایہ ہے نہ انگڑائی ہے

پیچھے آنا ہے ترا ختمِ نبوت کی دلیل
سایہ کا ساتھ نہ ہونا تری یکتائی ہے

کھل کے مرجھائے بہت پھول جہاں میں لیکن
اس چمن میں جو تم آئے تو بہار آئی ہے

تیرے دنداں بھی اُجالا ہیں اندھیرے گھر کا
سوئی بی عائشہ کی کھوئی ہوئی پائی ہے

کس کو ارشاد ہے اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتُ
کون ایسا ہے کہ جس نے یہ سند پائی ہے

اس کے صدقے میں مجھے اپنا دکھا دے دربار
جس نے تیرے درِ دولت کی قسم کھائی ہے

رات دن جاگنے والے ترے صدقے ماں باپ
میری قسمت کو جگا دے بڑی نیند آئی ہے

نعمتیں بانٹنے والے ہو ادھر چشمِ کرم
خالی جانا بڑی بدنامی ہے رسوائی ہے

یہ دعا ہے کہ محمدؐ کا ہو لب پر کلمہ
جب تک اکبرؔ کو عطا لذتِ گویائی ہے

دیگر

نور تاریکی میں پایا اس سے ہر گمراہ نے
لا الٰہ کو مٹایا ضرب الا اللہ نے

مٹ گئی جس کی خودی خود وہ خدا سے مل گیا
دے دیا لطف بقا ذوقِ فنا فی اللہ نے

عرش وکرسی مہر وماہ ارض وفلک لوح وقلم
سب محمدؐ کے لئے پیدا کئے اللہ نے

نعمتِ کونین دے دے کر بنایا مرحبا
کل سلاطیں کو گدا ابنا عرب کے شاہ نے

ڈوبتے تِرتے ہیں پھرتے آشنا اس بحر میں
کیسے کیسے غوطے کھلوائے ہیں اسکی چاہ نے

جس کو عامل کر دیا سمجھو کہ کامل کر دیا
شوق الا اللہ نے ذوق فنا فی اللہ نے

لیلیٰ وشیریں نے اکبرؔ قیس کو فرہاد کو
تجھ کو رسوا کر دیا عشق رسول اللہ نے

دیگر

ثانی حیدر کا دو عالم کے بیاباں میں نہیں
کوئی شیر ایسا شجاعت کے نیستاں میں نہیں

ضو محمدؐ کے کفِ پا میں ہے جیسی ایسی
ماہِ تاباں میں نہیں مہر درخشاں میں نہیں

حُسن نے اُن کے کیا ختم نمک دُنیا کا
کل حسینوں کی دوکانوں کے نمکداں میں نہیں

لیکے ارواح شہیدوں کی اجل نے یہ کہا
ضم
ہم نے وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

نور میں رنگ میں خوشبو میں پھبن میں تم سا
ایک بھی پھول دو عالم کے گلستاں میں نہیں

شمر نے ظلم کئے آل نبی پر کیا کیا
رحم کا نام بھی اس دشمنِ ایماں میں نہیں

تیری رحمت کے بھروسہ پہ کئے خوب گناہ
کچھ کمی اکبرؔ ناچیز کے عصیاں میں نہیں

دیگر

کیا صبا تو نے مدینہ کی ہوا کھائی ہے
اتنی کیوں جھومتی ہے کس لئے اترائی ہے

اس کی قسمت ہے نصیب اُسکا ہے تقدیر اسکی
جس نے اس روضہ کی روزن میں ہوا کھائی ہے

پنجگانہ ہے دو عالم میں اذانوں کی پکار
کس شہنشاہ کے یہ نام کی شہنائی ہے

حُسنِ یوسف کی ملاحت ہے مُسلم لیکن
یہ ملاحت نہ یہ رونق نہ یہ رعنائی ہے

خُلق وہ خُلق کہ جس خلق کی خلقت کے لئے
مدح قرآن میں خلاق نے فرمائی ہے

بدلہ ایذاؤں کا آزاروں کا تکلیفوں کا
خاکساری ہے تحمل ہے شکیبائی ہے

دیکھ وہ آئے شفاعت کا اٹھا کر بیڑا
اب تو اے اُمتِ عاصی تری بن آئی ہے

دیکھ کر چاند کو تاروں میں گزرتا ہے خیال
تیرے اصحاب ہیں یہ انجمن آرائی ہے

میرے عصیاں کا ہے کتنا ہی گرانبار پہاڑ
آگے رحمت کے مگر رائی کی چوتھائی ہے

ہوتی جاتی ہے جو ہر نقشِ قدم پر صدقے
یہ میری عاجزی ہے میری جبیں سائی ہے

قبر تاریک ہے اے ماہِ مدینہ آجا
کوئی مونس ہے نہ غمخوار ہے تنہائی ہے

ہو مبارک یہ عمامہ کا عطیہ اکبرؔ
خوب مداحی کی حضرت سے سند پائی ہے

دیگر

اس جہاں میں روشنی کی مل کے مہر و ماہ نے
دونوں عالم کر دیئے روشن رسول اللہ نے

دونوں عالم میں کوئی محبوب کا ثانی نہیں
کر کے سایہ دو یہ دکھلا دیا اللہ نے

دونوں عالم کو دکھا دی اپنی صورت کی بہار
خود محمد کو بنا کر آئینہ اللہ نے

چلنے والا اس شریعت پر بھٹکتا ہی نہیں
رہبری اللہ تک کی تیری سیدھی راہ نے

چاہنے والا جو ہو اللہ کا ایسا تو ہو
جان کی اللہ پر قرباں ذبیح اللہ نے

مومنو اللہ اکبر کا ہو اب نعرہ بلند
آپ کے دل کو بنایا آئینہ اللہ نے

تضمین بر غزل حضرتِ حزیںؔ

ترے عشق نے جس کو تلوار ماری
گئی پار دل کے نسر کی کٹاری
گناہوں سے اس کو ہوئی رستگاری
نکلتی ہوئی روح تن سے پکاری

دو عالم بکاکل گرفتار داری
بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

شہنشاہ ہیں تیرے در کے بھکاری
ہے کون و مکاں میں ترا حکم جاری
تیرے زیر فرماں ہے مخلوق ساری
ملک تجھ پہ صدقے بشر تجھ پہ واری

دو عالم بکاکل گرفتار داری ‌ ‌ ‌ بہ ہر مُو ہزاراں سیاہ کار داری

ہوئی جرم اُلفت سے کملی جو بھاری ‌ ‌ ‌ کہا زلف نے اُس سے ہیں تیرے واری
تجھے بھی ہے کیا رنج اُمت کا پیاری ‌ ‌ ‌ تو زُلفوں سے کملی لپٹ کر پُکاری
دو عالم بکاکل گرفتار داری ‌ ‌ ‌ بہ ہر مُو ہزاران سیاہ کار داری

جو میری نہ دیکھی گئی بے قراری ‌ ‌ ‌ شبِ تار ہجراں نے کی آہ و زاری
تڑپ کر محمدؐ محمدؐ پُکاری ‌ ‌ ‌ کہ رکھا اپنے گیسو میں مجھ کو بھی واری
دو عالم بکاکل گرفتار داری ‌ ‌ ‌ بہ ہر مُو ہزاراں سیاہ کار داری

محمدؐ پہ خالق نے واللیل اتاری ‌ ‌ ‌ تو کالی گھٹا کو ہوا رشک بھاری
گرجنے برسنے میں تھی آہ و زاری ‌ ‌ ‌ مجھے بھی تو لے پھانس آخر پُکاری
دو عالم بکاکل گرفتار داری ‌ ‌ ‌ بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

نہیں تجھ سا حامی کوئی یا محمدؐ ‌ ‌ ‌ کہ ہے عام رحمت تری یا محمدؐ
ہے ہر غم سے دم پر بنی یا محمدؐ ‌ ‌ ‌ ادھر بھی نظر مہر کی یا محمدؐ
زسر تا بپا رحمتی یا محمدؐ ‌ ‌ ‌ نظر جانب ہر گنہگار داری

یہ قد جس سے شرمندہ سروِ گلستاں ‌ ‌ ‌ یہ چہرہ خجل جس سے خورشید تاباں
گیسو کہ سنبل ہے جس سے پریشاں ‌ ‌ ‌ یہ گوش اِن پہ قرباں گل باغ رضواں
دُو ابروے چو شمشیر عُریاں ‌ ‌ ‌ دو چشمِ فسوں ساز عیار داری

خدا جس کو دیتا ہے عشق و محبت ‌ ‌ ‌ الگ کفر و ایماں سے ہے اُس کی ملت
نہ کچھ خوفِ ذلت نہ پرواہ عزت ‌ ‌ ‌ ہے اللہ اکبر عجب یہ شریعت
زہے اللہ اللہ ایں کفر و عشقت ‌ ‌ ‌ نہاں در نہ خرقہ زنار داری

تمت

۷۸۶

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

محمد عبداللہ بٹ گجر
20/7/70 ۱۳۹۰ھ

خانیے